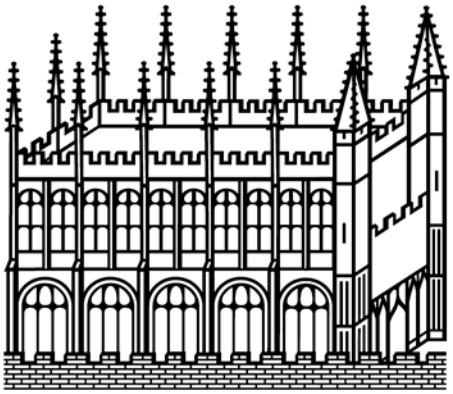

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

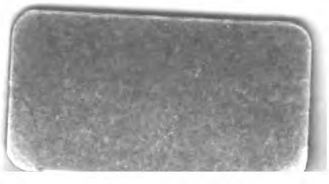

رہی خط و امان میں تیرہ دائم	رہی عالم کا جب بنکو نام قائم	وفا کار اب مجکو خاموشی ہی بہتر	بھلا ہی اب یہ قصہ مختصر کر
	گئی آنکھوں سے نیند اب ناگہانی	زبان کر بند بس کر یہ کہانی	

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ اس زمان ہمیمنت عنوان مین بفضل و تائید ربانی یہ سچی کہانی قصۂ قرآنی احسن القصص اعنی یوسف زلیخا اردو قدیم زبان کی جواہر مین بھری ثواب سے خالی نہین دیکھنے سننے پڑھنے والا مثاب ہو عاصی نہین بجمال آب و تاب نہایت صحت صفائی خط کے ساتھ مطبع فیض منبع منشی نول کشور صاحب مین بار ہشتم شہر کانپور مین کارپرداز باکمال لالہ بشیشر دیال صاحب کے اہتمام سے فروری ۱۸۷۱ء مین مطبوع ہو کر عزیز دلہای شائقان ہوئی

زلیخا اردو

وہ انکھ اپنی وہ انگلی سے نکالی — فغان کر اوسکے تئین تب مین ڈالی — یکایک ایسی پھر آہ ماری — کہ جان اوسکی نکل گئی ایک باری

جو لوگون نے یہ دیکھی وان حقیقت — لگے کرنے تئین ہر ایک حسرت — کی وان ہر ایک نے اوس وقت زاری — عجب ماتم پڑا تب ایکباری

ہوا بیدم کوئی کوئی سر کو توڑا — اوسے پھر آخری پہنا کے جوڑا — رکھا یوسف کے پہلو بیچ سہیات — زلیخا سو رہی یوسف کے لگ سات

سدا کے یہ جو دونون عاشق پاک — ہوئی تاریک تاری اور فلاک — ہوئی از بسکہ ماتم کی سیاہی — پڑی اوس ملک پر گہری تباہی

ہوئی اوس ملک مین پھر قحط سالی — گئی اکثر سب کے منہ کی لالی — جہان سے جب کہ ایسا شخص اوٹھ جاوے — تباہی کیون نہ پھر اوس ملک مین آوے

عجب معشوق و عاشق تھی وہ ہمدم — رہے مرنے بھی پھر وہ باہم — نہ کی ایسمین دونون نے جدائی — چھوڑی حشر تک بھی آشنائی

عجب تھی عشق مین قائم زلیخا — رہی محشر تلک ہمدم زلیخا — محبت مین عجب صادق تھی مہیات — کہ بعد از مرگ بھی چھوڑا نہین سات

ہزارون آفرین ان دونون اوپر — کہ تھی وہ دونون ہی پاک جوہر — ہوا دونون کا ازبس عشق مشہور — ہوا دونون کا قصہ جگ مین مشہور

خاتمہ کتاب کا ہی تسکین بخش دل بیتاب کا ہے

پیا دونون نے آب زندگانی — ملی بیشک حیات جاودانی

ہزارون شکر یہ رنگین کہانی — اب اوسکی نظم سے فارغ ہوا دل

ہوئی انجام یا شیرین بیانی — کشاکش مین پڑا تھا یہ مرا دل

بہت تھا دور دور اب سکا آہنگ — مدد کی فکر نے جب آکے اکسا — ہوئی رنگین کہانی یہ حسین زار

بہت تھا قافیے کی فکر سے تنگ — مدد کی اوسنے دوستا نجانا — کہ اس میدان سے نکلا ایکبارگی

قلم کی ہو نہین ہمت کا دوانا — عجب اوسکی ہی یہ چابکسواری — کہ یہ رنگین کہانی ہی رقم کی

ہزار اس خامہ پر آفرین ہے — رفیق ایسا کوئی ہر گز نہین ہے — زبان فیاض کیا ہی اس قلم کی

بہت خوبی سے دی انجام اسکو — دو ہفتے مین کیا اتمام اسکو — ہر اک اوسکا ورق ہی شک گلزار — ہر اک بیت اسکی ہی جیون ابرد یار

ہر اک سطر اسکی ہی سنبلستان — ہر اک لفظ اس کہانی کا ہی دلجو — ہر اک حرف اس کہانی کا ہی دلجو — ہر اک نقطہ مثال چشم آہو

نیا رونا اوس دلدار کا ہی — عجب قصہ یہ کچھ اسرار کا ہے — ولیکن کوئی بھی صاحب ہوش — یہ گلشن ہیچ اگر ہووے گل نوش

قصور اسمین اگر کچھ پاوے اکبار — معاف اوسکو کری از لطف بسیار — کہ انسان ہے بہار از سہو نسیان — خطا ہر آن ہوتی ہی ز انسان

جو آدم کر خطا گندم کو کھاتا — کوکب دنیا مین پھر انسان آتا — کری جو مغفرت سی یاد مجکو — رہے وہ خوش کری جو شاد مجکو

خطا میراث ہر انسان کی ہی — خطا جو اہل دل ہین اوسکی بھی ہی — ہزار و دو صد و دہ اور تھی دو — کیا انجام جب اس داستان کو

گنے ابیات جو مین اسکے اکبار — ہوئے تب سہ ہزار و بست اشعار — لکھا تھا عشق نے جسکو بیاض — رکھا تب نام اسکا عشق ناسہ

خداوندا بحق نیک مردان — بحق حسن و عشق اہل دوران — کہ اب یہ قصہ مشہور جہان ہو — پڑھے جو شخص اسکو وہ شادمان ہو

نہین آتا ہو خوش یہ سایہ و برگ — مجھے ہو دوری اوسکی بدتر از مرگ — مجھے بھی ساتھ اوسکے تو اوٹھا لے — خدا ہی تجھے میری یہ دعا لے

یہی کہتی تھی اور روتی شب و روز — نکال اپنے جگر سے آہ دلسوز — گئی کئی دن گذر کر ایک بھاری — رہی دونون کے دل مین بیقراری

نہ اون دونون کا دل لگتا جہان مین — سدا رہتے تھے وہ دونون فغان مین — کیا اک روز یوسف نے سواری — چلا وہ سیر کرنے ایکباری

رکاب اذر رکھا اپنے قدم کو — کیا جولان وہ اپنے تیز دم کو — صدا جبرئیل کی اوس وقت آئی — یہی بات اوسکی تلقین آکر سنائی

ہوا حکم اب کرو تم اے پیمبر — رکاب بندگی سے پاؤن باہر — تمھارا اب ہو مشتاق باری — تمھاری ہو فلک پر انتظاری

ہوا خوشوقت یوسف سنکے یہ بات — پھر اتب گھر کو اپنے خرمی سات — کہا جلدی زلیخا کو بلاؤ — جدائی ہوتی ہو اوسکو دکھاؤ

کہا سب نے پڑی ہیگی وہ بیہوش — گری حجرے کے اندر ہو کر مدہوش — اوٹھا یوسف جو اوسکے پاس آیا — اوسے بیہوش پا سینے لگایا

بہا آنکھو سے پھر اشک شفق رنگ — کیا گود مین تب اوسکی تین تنگ — وہانپر پھر ہوے جبرئیل نازل — یکایک آکے یوسف کے مقابل

نکالا اوس جگہ بازینت و زیب — وہ اپنی جیب سے اوس وقت اک سیب — لیا اوس سیب کو وہ ماہ خسار — اوسے جو سونگھا دی جان اپنی اکبار

سر اپنا اوچکر تب ڈھیر کر بال — ہوا سنبل الم کے ساتھ پامال — وہ چہرہ اوسکا تھا لالے کا جو رنگ — ہوا تب کاہی سی ہو کر وہ دلتنگ

بہت وہ ماہرو تھیہات روئی — وہ سر خی اپنی جب پھیکی ہوئی — گریبان اپنا پھر داسن تلک چاک — ملی منہ مین زندانی کی وہ تب خاک

لٹونکو منہ کے اوپر اپنے لائی — فغان کرماتمی صورت بنائی — اوتاری ناک سے تھپ ایکبای — اوسے ہاتھو نمین لیکر آہ ماری

گلے سے پھینک کر موتیکا مالا — اوتارا کان سے سونیکا بالا — لیا پھر ایک پتھر تب وہ مہجور — کیا تب زیور اپنا اوسنگھڑی چور

نئی پوشاک سب تن سے اوتاری — ملی پاؤن سے لے ساری کناری — سنگا کر اپنی سب پوشاک اکبار — لگا دی آگ تب وہ ماہ خسار

دوانی بن گئی وہ ناگہانی — بہت بیکل ہوئی پھر دوانی — یکایک تب سواری وہ منگائی — وہان ہے قبر پر یوسف کی آئی

جو دیکھا ہی پڑا ماٹی کا اک ڈھیر — کیا دامن سے اپنے ڈھیر کو گھیر — لگا سینے مین اپنے ہو کے بیہوش — بہا آنسو تین وہ ہو کے مدہوش

کیا قطرون نے آنسو کے اوسے تر — جڑے آنسو کے موتی اوسکے اوپر — وہ چہرہ نو چکر لوہو بہایا — اوسے یاقوت سے تب جگمگایا

ہوا تھا دل جو اوسکا سر بسر چور — رکھا سینے کے مجمر مین اگر چور — وہ زلف مشکبو سی تب سراسر — کیا تربت کی تین اوسکے معطر

رہی بیہوش ہو کر تین دن تب — کھڑے چاروں طرف روتے وہان سب — جب آئی ہوش مین اوس دم پکاری — کہ یوسف بول مجھسے ایکباری

گیا کیون دل الہی میرے تین بھول — لگی ہی غم کی تیری دل پر اسول — رہون جیتی مین تو ماٹی مین جاوے — کہون کیونکر مجھے یہ داشت آوے

تجھے پایا تھا مین نے محنتون سے — ہاتھا تو مجھ بس شد تون سے — تجھے اکبار ایسی موت آئی — ہزار افسوس جان اپنی گنوائی

کہ دی دولت تجھی بعد از فقیری — وہ دی بیٹے تمکن ایسی امیری — زلیخا یا کے ان باتونکی توفیق — عبادت دل مین اپنی کر بہ تصدیق
رہی یوسف کے تب وہ سایہ خسرو — محبت مین خدا کے دل کو کر یکسو — خیال آیا یہ خاطر مین پری کے — ہوا دل مین یقین اوس مشتری کے
کہ دنیا کچھ نہین ہی سب فنا ہی — فقط باقی یہان ذات خدا ہی — نہین ہی کچھ بھروسا زندگی کا — بھلا ہی اوس سے کرنا بندگی کا

انتقال فرمانا حضرت یوسف علیہ السلام کا جہان فانی سے اور ماتم زلیخا کا پھر مزار پر رو کے آنکھین نذر کرنا آخر تڑپ کے جان دینا

عجب حسرت کی دیکھیو یہ بات — کہ جی جاتا نکل اس بات کے ساتھ — جدا ہوتا ہی اب یان یار سے یار — جہان عشق کا اوٹھتا ہی بازار
چراغ عشق ہوتا ہی یہان گل — نکلتی باغ سی اب ہیگی بلبل — صبا پروانے سے ہی شمع ہوتی — یہ غم ہی محفلون مین شمع وتی
کیا اوس گھر مین گھر اپنا زلیخا — ہمیشہ عیش کر اپنا زلیخا — خوشی اور خرمی کی ساتھ دائم — رہی وہ ماہر و خوشوقت دائم
بلی یوسف سے جب آمختون سے — کٹی اب عمر اوسکی عشرتون سے — ہوئی فرزند سب دلبند اوسکے — ہوئے فرزند کے فرزند اوسکے
نہین کچھ آرزو دل مین رہی تب — میسر تھا خدا افضل سے سب — بغیر از خرمی کی کچھ نتھی بات — ہر اک دن عید تھی ہر رات شب رات
برس چالیس عشرت مین گئے جب — مصیبت اوسکی اوپر پڑی تب — کہ یوسف ایک شب سوتے تھا اوسکے — نتھا کچھ دل مین اوسکے رنج و وسواسے
وہ دیکھا خواب مین مادر پدر کو — کہا دونون نے اوس نور بصر کو — کہ ای فرزند اب تیری جدائی — ہماری جان ہی از بس جلائی
کرو مت دیر تم اب جلد آؤ — ہمارے دل کی آتش کو بجھاؤ — اوٹھا یکبارگی دیکھا جو یہ خواب — زلیخا سے کہا آنکھون مین بھر آب
زلیخا ہو گئی سن کر کے بیچین — بھر آنسو سے تب اکبارہ دونین — کہا دائی سے آیا وقت دوری — ہوئی یوسف سے اب دوری ضروری
کیا اس خواب مین یوسف نے جو غور — ہوا دل اوسکا بے کچھ اور سے اور — اوٹھا دینا سے دل فکر سفر کی — دو آنکھین اشک سی بادام تر کی
عبادتگاہ مین اوس وقت آیا — خدا کی بندگی مین سر جھکایا — دو رکعت کر ادا مانگی دعا تب — کہ خالق میرے گھبرایا ہی دل اب
نہین کچھ آرزو دل مین رہی ہے — تمنا تھی جو کچھ دل مین ملی ہے — پھر اوسکا دل میرا اب دار فنا ہے — مجھے کر آشنا آب بقا سے
یہ دنیا سے مرا دل ہو گیا تنگ — مجھے صحرا یہان اب ہیگا الفرنگ — سنے جب یہ زلیخا زار و زاری — کہ یوسف اس طرح کرتا ہی یاری
کیا دل مین یقین بے غیرت و مور — کہ ہو دیگی دعا یوسف کی منظور — خدا نے اوسنے جو مانگی دعا ہے — یکایک اوسکی تین دہی ملا ہے
گئی محبری مین اور بند کر در — لگی رونے کی تین گر کر زمین پر — کہا ای کردگار ہر دو عالم — تری قدرت سے پیدا جنس آدم
نظر آتی ہی یوسف کی جدائی — مصیبت کیا ہی مجھ بیکس پہ آئی — نہین ہے اوس سے مجھکو تاب دوری — نہین دل مین مری بیدار صبوری

کہا اونے تعجب اسمین کیا ہے
خدا کا شکر اب نا بجا ہے

خدا کی فضل سے اب یہ بجا ہے
کہ منہ مین میرے اب صندل لگا ہی

عزیز مصر اوت مجھسے مقصد تھا کام
ہوا خوشوقت یوسف سنکے یہ بات

ہوئی تھی صرف مین اوس ساتھ بدنام
خوشی اور خرمی مین کٹ گئی رات

زلیخا تھی جوا بہ جی سے مائل
ہوا اک بار مقصد اوسکا حاصل

گذران کرنی حضرت یوسف علیہ السلام کی زلیخا کے ساتھ اور عبادت گاہ بنانی اوس کے لیے

رہا جو عشق مین ثابت قدم ہو
زلیخا عشق مین ازبس تھی ثابت

یہان ثابت کہا جسنے قدم کو
ہوئی حاصل اوسے دل کی نیت

ہوا تب کام اوسکا آخر انجام
رہی بس عشقبازی مین قائم

لڑکپن سے اوسی تھی عشق سازی
وہ بی فکری کا عالم جب سے ہارا

سدا گریا بنا کرتی تھی بازی
ہوئی تب خوب اب مین اوس وقت اکیلا

اونھون کو کرتی تھی معشوق و عاشق
محبت مین ہی یوسف کے گرفتار

وطن سے آئی ملک مصر مین تب
نچھوڑا اوسنے گھر بی بھی خیالات

بسا تھا ثابت قدم تھی پر زیادہ
ضعیفی اوسکے اوپر جب کہ آئی

بڑھاپے مین رہی وہ عشق کی بات
رہی یوسف کو پا خوشوقت خرم

جہان مین جب سے ملک کی زندگانی
رہی یوسف کی اوسکو شادمانی

رہا یوسف کا دل اوس سے سدا شاد
محبت مین ہوئی اوسکے گرفتار

کیا یون عشق نے یوسف کو ناچار
ہوئی وا تب یوسف کے گریبان

یکایک تب وہ پکڑا دامن اوسکا
پھٹا اکبارگی پیراہن اوسکا

وہ پیراہن کو یوسف یاد کر کے
وہ دامن کا تجھے بدلا ملا اب

اوسی بدلے یہ دامن پھٹا اب
جہان مین ہمکا بدلا سب کا ایسا ہی ہار

عوض ملتا ہی سب کو ناگہانی
مگر ہی بے عوض زندگانی

جو دیکھا پارسائی مین ہے سرشار
ہمیشہ بندگی مین تھی وہ مشغول

نظر مین ہوگئی یوسف کے مقبول
بنایا ایک جنت کے برابر

کیا دیوار و در اوسکا طلاکار
ارم اوس سے ہوا شرمندہ اکبار

رکھا بازیب و زینت تب سنگار
زلیخا کو وہان یوسف لے آیا

محبت سے وہ تخت اوپر بٹھایا
کہ اوس تصویر خانے کی غرض ہے

کہ جس دامن پھٹا نکلا تھا باہر
زلیخا دل مین اپنے یہ کیا فکر

بس اب مین تجھسے شرمندہ ہوا ہون
تری لطفون کا مین بندہ ہوا ہون

وہ شکرانے مین اس گھر کو دیا تب
تجھے ہمنے اس گھر کا کیا اب

خدا سے صاف کہہ تو اپنی نیت
کہ تجھپر اوسکا اب بس کرم ہو

کرے تو جتنی طاعت اوسکی کم ہے
سرافراز اب تجھے اسکا کیا ہے

جوانی بعد پیری کو دیا ہے

قدم دھرتا جہان و صاحب شان — وہان فردوس کے بستی تھی قربان — کیا تارون نے سایہ اوسکی اوپر — چلاوہ چہاؤنمین تا رونکی یکسر

زمین تک سبز تھی جو سہر یکا رتھا — خدا کی نور کا وہ اک شجر تھا — وہ نور اوپر جو سہر یکا پڑا نور — ہوئی وہ نور تب نور علی نور

انار و نین جو گاتش وہان پر — مرصع کا سب نخل صنوبر — لگی جب چھوٹنی گنج ہوائے — فلک پر خرمی اکبار چہائے

کہون کیا مین بہوچہی کی شادمانی — اوبختی تی زمین سے شادمانے — محل مین چھوٹی آتشبازی اکبار — ہوا سارا محل تب اسکا گلزار

بہار و نکی زیبر می ہوئی تیز — ہوا اکبار گی ہنسہ پھول گلریز — کیا روشن محل ہیک نی سارا — پتنگون کا ہوا عشق آشکارا

ہوئی گرمی سی شادیکی شتابے — نمود ماہتاب نے آفتابے — ٹپا خاچادرون کا جبکہ چھوٹا — ہزارون رنگ کا نکلا تھا بوٹا

تماشا کیا ہی چرخی مین ہوا تھا — کہ جس سی چرخ چکر مین پڑا تھا — محل مین جبکہ آیا وہ سمن بو — کیا دولہن کا آتی گرم پہلو

بہم ہو بیٹھی دونون ماہ طلعت — وہ سیج عشق کی نجم سعادت — پھر اوسدم آرسی مصحف منگایا — دولہن کو سورۂ یوسف دکہایا

زلیخا دیکہہ کر یوسف کا رخسار — بنی تصویر کی صورت وہ اکبار — نظر صورت پہ کر اس مشتری کی — رہی حیران مثال آرسی سے

رہی بیہوش ہو اوغش مین آئی — نظر آئی اوسی اوسدم خدائی — پڑہی تو بات کی پھر اوہان باتان — زلیخا کی رکہا زانو پہ نو بات

نہین کچہہ بات مین انوشہ بھی لایا — وہ باتون باتون نو بات کہایا — زلیخا کی جو صورت اوسکو بہائی — دیا تب ایک بوسہ رو نمائی

ہوا تب غل مبارک ہو مبارک — بنی اب یہ بنی تجکو مبارک — رہی جسوقت باقی دو پہر رات — چلا خلوت مین نوشہ تب بنی سات

ہر اک اوٹھکر گیا اپنی جگہ پر — رہی خلوت مین تب وہ دونون دلبر — ہوا تب شوق کا بازار آگرم — محبت سے ہوا یوسف کا دل نرم

پکڑ تب ہاتہ اکباری وہ دلبر — زلیخا کو وہ لی آیا پلنگ پر — لگا سینے سے اوس نازک بدن کو — کیا بوسے تب شیر دہن کو

دکہا شہباز اراد پر جو وہ ہاتہ — زلیخا بولی اوسدم ہنسکے یہ بات — کہ یوسف کیا ہی یہ کیا ہی ارادہ — جہکا جہوری نکر مجہسے زیادہ

دکہا یوسف نے تب یون اوسکو اکرام — جہکا جہوری نا کر مجہ سے یہ کام — یہ کی یوسف نے چالاکی جو اوسدم — زلیخا کا ہوا اکبار محرم

وہ گنجینہ بہت نایاب پایا — صدف مین اوسکے تب یاقوت لایا — یہ شوخی دیکہہ اوسکی ایکباری — زلیخا کو ہوئی تب شرمساری

عرق آیا وہ گلریکی جبین پر — پڑا شبنم کا دانا یاسمین پر — محبت نی کیا جول اوپر جوش — زلیخا ہو گئی اکبار بیہوش

جب آئی ہوش مین وہ ماہ تابان — کہ یارب خواب ہے یا ہی خیالات — کہ یوسف آج سو یا ہی مرے سات

صدف مین بوند موتی کی گرنی جب — ہوئی وہ فلون جدا اکبار گی تب — ہوئی صبح سعادت اوسکو وہ حین — زلیخا کی ہوا تب دل کی تسکین

ملا جب گنج یوسف کو امانت — کہا جب ہنسکی یون ماہ طلعت — امانت کسطرح سے یہ رہی ہے — تعجب یا وہ اب مجہکو ہوا ہے

غضب اوسوقت تھا وہ سحر ادا ستم تھا ادسکا وہ آنکھین چرانا کہ جسنے دیکھا کہا یا دل اوپر تیر ہوئی ہر ایک جوان چیز تکی تصویر

سبھونکے ہاتھ سی جاتا رہا دل کھڑا رہنا ہوا ہر اک کو مشکل لگین سب کانپنین گانی شمانا لگا لمبلونین سبنے شادیانا

ہوئین مہندے ستی فارغ جو اہار وہان جو بیبیان تھین ماہر خسار کیا ہر ایک نی اگر بخیا ور طبق بھر بھر کی لعل و گوہر نثار

مبارکباد رسلامت کی پڑی دھوم وہ ملک مصر مین غوغا نی کی دھوم گذر گئی رات سارے ہو گیا بھور عجب کچھ بھور کے ہوتی پڑا شور

شادی یوسف علیہ السلام اور زلیخا کی اور وصل سے شاد ہونا اون دونون کا

محبت خرمی کا ماجرا ہے کہ یوسف اب یہان نوشہ بنا ہے عجب نوشہ محب اوسکا تعشق ہزارون نوشہ کی اوسپر تصدق

گیا جب دن گذر کر آئی جو رات چلا یوسف محل سی تب سگون سات کیا مجلس کو پھر اکر اوجالا ہر اک کی آرزو دلکی نکالا

سما اگر بند ہا پھر رنگ کا تب صدا نکلی پھر آمرزنگ کی تب پڑا پھر ناچ اس مجلس مین کیا تب وہ مجلس پھر ہوئی اکبار گلزار

عجب کچھ مایکو تھین وہ پری تھے عجب بیخودی خوش شیوین پری تھے کسر یا ایک جوڑا اوسکی تن مین بھرا نازو ادا ساری بدن مین

وہ جوڑا اوسکی تن مین کیسری رنگ عجب کچھ لایا تھا جادو گری رنگ جو دیکھا ہو گیا زرد اوسکا رخسار بسنت اوسکے رخ پر ہولی اکبار

پری رخسار بھی اوسدم نہائی بدن کے اور اپنی کی صفائی سنگار اپنا کیا تب اوس پری نے لیا لہر اکی پھر جادو گری نے

پر و یا بال بالون بیچ موتے پرے دیکھا اوسکو اپنا ہوش کھوتی لگا کر اوسکو گہری آنکھونین کاجل بنی اکبارگی وہ شوخ چنچل

مسی نی دانت مین انکے کیا یاقوت پری نے کہا یا اوسکو دیکھا ذرا سوت نئی پشواز اوسنی پھر اوتاری بنی تھی موتیون کی جسمین جالی

لگا موتی کی لڑ دامن مین سانے مرصع ساز دامن مین کنارے پہن خلعت کے تئین وہ ماہر خسار گلی مین موتیون کا ڈال کر ہار

جو پہنا پای جامہ ہندوی سے پری نی انگ پا اوسکی چوی سے سجا زیور کی تئین اپنا تی فرق مرصع اور جواہر مین ہوئی غرق

عجب بن ٹھن ہوئی اکبارگی جو چڑھا چہرہ اوپر صلوات کا نور جو دیکھا اوسکو مرحبا یا وہ اکبار رہا بیہوش ہو جیون نقش دیوار

تب اوسکو تخت پر لاکر بٹھایا سر اوپر اوسکی سہرا لا بندھایا چھپایا اوسکی تئین مقنع کی اندر کیی سر کی اوپر موتی نچاور

پری جب ہم دولہ کو بلاؤ یہ ساعت مین دولہا کا منہ دکھاؤ سجا نوشہ نی مجلس مین تب اوس آن شہانا ایک خلعت گوہر افشان

سر اوپر موتیون کا باندھا سہرا گلی مین ہار مقیشے سنہرا ہوئی پھولونکو صحبت اوسکی راس کری پھولون نے بھاوس گلبدن سے

ہوئی پسمین جب یہ دونون راضی لکھا کابین تب آکر کی قاضی پڑی جب مہر کی مجلس مین تیار مقرر تب ہوا یوسف کا دیدار

وہان جب رسم نے انجام پایا خوشی و خرم محل مین سبھونے آیا چلا نام خدا ایسی جھلک سے لگی تب جھانکنی تارے فلک سے

مرصع کی دھری لا عطردان وان — جڑاؤ پاندان آنی تب اوس آن — چنبیلے کی بہت لاکر کی تب ہار — لگا تہا بادلی کا جس اوپر تار

لگا موتی بنا مقیشے مالا — گلی مین بیسیون کے لاکی ڈالا — ہوا ساز طرب اوسوقت سارے — لگی گت ناچنی ہر ایک نارے

کیا مرنگ نی ہر ایک کو دنگ — خوشی کا دلمین ہر اچنگ مرچنگ — صدا قانون کے دل بیچ گھر کے — دف نی کی صدا نی بی خبر کے

رباب ایسا ہوا عشرت کا مائل — کہ خرم ہوگئی ارباب محفل — کہون کیا مین کمانچی کی صدا کو — گرا دیوی فلک پر سی سہا کو

جو صیقار نی منقار کھولا — تدرو ارغوان سو رنگ بولا — لگا قانون سی بجنی اسطرح مین — کہ سب رہ گئے نی تال و سم کہا چین

ہر اک راگون نی شکل اپنی دکہائے — ہوا اول سبکا مست لا ابالے — کبھی گوری کبھی تھانگنگلے رنگ — کبھی ہر یہ کبھی ہونی کا آہنگ

کوئی گانا خنجہوٹے کا تھا گویا — بلاول کوئی اور کوئی الپا — کہ کیکون گئی کی گرجہ شہ آئی — کوئی لگنی سی جان اپنی لگائے

کیا تانون مین اوسکو بھیک جیسے — جو راگین بھی کین من از بسکہ جیسے — گوئیون کو کا دہن تھا راگ مالا — کہ جب جو راگ چاہا سو نکالا

ہوا تب راگ سی ایسا وہان رنگ — کہ آئی اوس جگہ روح سما رنگ — سما ایسا بندہا مجلس کا اکبار — کہ ہر اک ہوگیا تصویر دیوار

طوائف نی کیا ایسا مزا تھا — کہ اوسپر دل سبہونکا مبتلا تھا — ہر اک کہنی لگا شاباش شاباش — ہمیشہ ہو خوشی سی یہ خوشی کا عیش

دیا تب اشرفی سی سب نے آکر — طوائف کے وہان امن کی پہر پہر — ہوئی اوسوقت یون اوسکی زبان بات — کہ مہمانون کی کیجی اب مدارات

ضیافت کہانی مہمانونکو لائے — ہر اک کو لاکی تورون پر بہائے — نبی تہی اسطرح چوبچی کی تورے — فرشتہ دیکہ جسکو منہ نہ موڑے

ورق پوش اوسکی سونیکی رکابے — ہوئی ہر اک کا بی آفتابے — جہان کے ساری میوے سی بہرا تہا — گویا جنت کی نعمت لا دہرا تہا

جڑاؤ طرے سب توڑونکی اوپر — بہری یاقوت اور موتی سی کیسر — ہوئی کہانی سی جسدم سبکو سیر — کیا اوسدم نہین یوسف نی دیرے

پہر آبیٹہا وہ مجلس بیچ مہوش — لگین پہر ناچنی وہ شوخ دلکش — گھڑی دو چار جب بارہی رات — محل مین یوسف آیا خبری سات

قدم آکر کہا جب گہر کی اندر — پریزیون نی کی آکر بجہاور — رکہی مہندے کی چوکی سامنی لا — بنا یوسف کو نوشہ جب بٹہایا

ہوئین چارون طرف سی بیبیان جمع — نبی پروانہ سب اوپر وہ ہوا شمع — گھڑی جو بیبیان تہین شوخ چنچل — نبی کی سر پہ ڈالا آسے آنچل

کسیر یا ایک جڑالا کی خاصا — معطر عطر سے بہونون کا باسا — نہایا بیٹہ کے گاڑی کی بدن مین — بہار کیسرے آئی عدن مین

سبہون نے دیکہہ مارا آہ تب سے — ہوا رخسار اونکا عیش سی زرد — اوٹہا مہندے کی لی اک تشتری کو — لگانی کو لگین اوس مشتری کو

کیا ہاتہونکو اوسکی جسگھڑی لال — ہوا یاقوت کا تب رنگ بالا — جب آئی پاؤن کی مہندے کی نوبت — عجب آکر نبی اوسدم یہ عشرت

نبی کی تب کف پا کو گدائے — ہنسے اوسوقت ایسی اوسکو آئی — کہ رومال زرد منہ پر لے آیا — چہپا کر آنکہ چہپ کر مسکرایا

چرخ پھر رنگ لایا رنگ پر
بہار آئی یکایک پھر خزاں پر
ہوا پھر سبز و خرم سرو آزاد
صنوبر سا ہوا پھر تازہ شمشاد

جوانی پائی پھر عالم مین بستی
ہوئی آباد پھر صورت کی بستی
برس چالیس کے پیچھے تھا آکر
کمان ابرو اوپر چلہ چڑھا کر

ہوئی غمزہ کی تیغین پھر اندارے
لگا جس سے کہ دلمین تیر کارے
گندھی دانتونکی تھی بیتکی لڑیان
لبون پر یک بیک یاقوت چڑیان

گیا خم ہوگیا قد سرو آزاد
بنی اکبارگی پھر وہ پریزاد
یکایک ساعت آئی رنگرس کے
زلیخا پھر ہوئی بارہ برس کے

کہا یوسف نے تب ہو اشتیاقی
مراد اب اور کیا تیری ہی باقی
کہا مقصد یہی اب گر مین پاؤن
تری خلوت کی اب خلوت مین جاؤن

رکھون داغ جگر پر اپنے ہر دم
رہون تا زندگی اب تیرے ہمدم
سنا یوسف نے جب یہ بات اکبار
ہوا تب فکر مین وہ ماہ رخسار

کہا یون دل مین مشکل ہی یہ آئی
یہ کیا محکوز لیخانی سنائی
ہوا وہ دریا اس فکر مین جب
وہین جبرئیل کی آئی صدا تب

کہا جبرئیل نی آکر کے اکبار
کہ ای پیغمبر خورشید رخسار
غلام باصفا و ہم شگرفناک
کرم سی تم کو کہکر ایزد پاک

یہ بھیجا اب تمہاری پاس پیغام
تمہارا آسمان اوپر ہوا نام
تری منظور اب عصمت تمہاری
زلیخا کی ہوئی مقبول ہماری

تمہارا اور اوسکا عقد یکسر
فرشتون نی ہی باندہا آسمان پر
یہان پر تم بھی باندہو عقد اس سات
خدا کو اب ہوئی منظور یہ بات

بیان حضرت یوسف علیہ السلام کے جشن شادی کا زلیخا سے

وہ ساعت کیا مبارک ہی کہ اکبار
ملی ہی جبکہ ڈی آیا رسی یار
کنار و بوس سے آگر بنے کام
ہوئین دونون بہم ہو عیش کام

کبھی یہ اوسکی اوپر ہووے مفتون
کبھی وہ دیکھہ اوسکو ہووے مجنون
ملی پروانگی یوسف کے تئین جب
زلیخا کو محل مین بھیجکر تب

کیا سامان جشن خسروانی
ہوئی دلمین تب اوسکی شادمانی
کہا تب مصر کی لوگونکو اکبار
کرو اس شہر کی بستی کو گلزار

مڑہو اب طاش ہی دکان گھر کو
زری پوش اب کرو دیوار و در کو
منادی کردو ہر یک اپنی گھر مین
کری اب خرمی سارے نگر مین

بچھاؤ جا بجا گھر دلنشین فرش مخمل
کہ سیم و زر سی جو ہووے مکمل
غریب اور مستحقون کو کھلاؤ
جو حاجت ہو خزانہ سی منگاؤ

یہ کی تیاری پھر اپنی محل کے
کہ جنت دیکھکر اوسکو خجل تھے
بچھایا فرش شب گھر مین نجوبے
شجر سندر دمی کا رچوبے

شب اندر روز کی مسند سرا سر
لگی ہووے سی تھی اوسپر سراسر
دھری تکیون پر رنگی کیمخوابے
کوئی تھا قرمزی اور کوئی گلابے

امیرون کو کیا مہمان یکسر
کہ دین محفل کو رونق سے اوسپر
وہان تئین بیبیان سب عالیہ اکبار
محل مین ہوگیا مجلس سے گلزار

سہاگن بیبیان عصمت بھری سب
سبھی تھین حور ایسی اور پری سب
پہنکر خاصی خاصے جوڑی تن مین
پہنی تھی طاش کی جوڑی بدن مین

مرصع کا سبھونکی تن مین زیور
گلی مین موتیون کے ہار یکسر
یہ گلرویان جب بیٹھین آکی اکبار
ہوئی مجلس ہے رنگین جون چمن زار

جب آیا گھر میں اپنی یوسف کہ بار — کیا تب مجھ پیدا رون نے یہ اظہار — جسے فرمایا تعالا نی یہان پر — وہ دروازہ کی اوپر ہی گی ماضر
کھڑی ہی منتظر ہو وہ زن پیر — بہت اپنی وہ ہی دل بیچ دلگیر — کہا جاکر بلا لا اوسکو اندر — مین دیکھون کس ایسی ہیگی ہ حفظ
اوسنے جو چیدا رون سنے بلایا — کہا تیرا بھلا دن اب ہی آیا — ہوئی خرم زلیخا گھر مین آکر — مثیسے اکیبارگی وہ کھل کھلاکر
وہان اوسکا جو تھا دانتون سی حانے — عجب ہنسی ہین سچ منہ کے کانے — خوشی کر یک بیک اوسنے ادا کے — ادا کی ساتھ یوسف کے دعا کے
کہا قائم رہی تیری یہ شوکت — زیادہ اس سے ہووی نازو نعمت — تعجب دل مین یوسف کی ہوا تب — کہا کس بات کی یہ تو ہنسی آج
کہا یوسف نی کیا ہی نام تیرا — کہان تو ہی ہی کیا ہی کام تیرا — کہا مین وہ ہون نیکی جسی صورت — بھلائی دلسی اپنی سب کدورت
کہا کر تیری اوپر ڈال اور گنج — لیا تیری لیی اپنی اوپر رنج — جوانی سب گئی پوچی نہ نکی کس — بنی بوڑہی کھڑی اب ہون تیری پاس
ہوئی مین اسطرحسی تیری مدہوش — کیا اکبار مجھکو تو فراموش — زلیخا نام میرا مین ہون بیکس — بہت ہون عشق کی ماتو نہ تھی بس
کہا یوسف نی تب مین اے زلیخا — یہ کیا احوال تیرا ہی زلیخا — زلیخا نی سنا اکبار کے جب — کہ میرا نام یوسف نی لیا اب
ہوا جو خرمی کا دل اوپر جوش — ہوئی اکبارگی خوش ہوکی بیہوش — جب آئی ہوش مین اپنی وہ اکبار — نگاہ تب پوچہی وہ ماہ رخسار
زلیخا کیا ہوئی تیری جوانی — کہا کہوئی مین تجہیر ہو وہ بانی — کہا کیون خم ہی تیرا سر فراغت — کہا آکر پڑا جو بار فرقت
کہا آنکہین ہوئین کیون تیری بینجو — کہا تیرا ہوا کیا مال اور زر — کہا صدقے کیا مین تیرے اوپر
جو تیرا نام آمجھکو سنایا — جو کچھ وہ مجھسے مانگا سو وہ پایا — زر و اموال اور یہ عمر ساری — تجھ اوپر اکیبارگی مین نے واری
کیا جو کچھ تھا تیرے پاس برباد — فقط باقی رہی ہی اب تیری یاد — کہا یوسف نے اب کیا ہی تری آس — زلیخا کر بیان اب تو مری پاس
کہا پہلی کری جو مجھسی گندہ — تو اپنی مین زبان کا کرون بند — کہ مین جو مانگون تجھسی اب مین پاؤن — جلی دل کا مین داغ اپنی مٹاؤن
کہا یوسف نے اوسکی قسم ہے — کہ جو پیدا کیا لوح و قلم ہے — کہ جو تو مانگی مجھسی آج پاوے — اگر مقدور پھر وہ مجھسی اوہے
کہا ہون مانگتی پہلے جوانی — کہ جس سے ہووے تازہ زندگانی — پھر اوسکی بعد مین یہ آنکہ کا نور — کہ جس سے ہو نہین تجکو دیکہنا مسدور
سنا یوسف نے جب اس آرزو کو — محبت آگئی اوس ماہرو کو — اوٹھا کر ہاتہ تب اوس دم دعا کے — خدا کی پاس سے وہ التجا کی
کہ ای خلاق دانے پیدا کرنہار — مہیمن ذوالمنن ستار و غفار — دی مقصد اوسکا تو جو شاد مان ہو — نئی سر سی زلیخا پھر جوان ہو
ہوئی مقبول اوسدم یہ مناجات — زلیخا کی برآئی تب یہ حاجات — فلک سی اوسکی اوپر نور چمکا — کہ جیسی ہو لپک بجلی کی دم کا
گئی ہو مشک وہ کافوری ڈال — ہوا اکبارگی چہرہ مثل گلشن — ہوا تاب غیب کا چہرہ مین روشن

نہیں کچھ بی حال پر اوسکی کیا غور — گذر گئی سب سوار جلدی نہ لگور — زلیخا آئی کرتی گھر مین زاری — ہوئی اوسکی تبین بس بیقراری

نہ دیکھی یار کی جب اپنی صورت — کہا تب ہے فقط مائی کی مورت — نکالا بت کو اوس پردے کیا بار — اور دیکھکر سامنی وہ سینہ نگار

یہ بولی دیکھی مین تیرے کرامات — عبث مین نے جنم کھویا تری ہات — نہین مین نے خدا مین پایا ہمتا — کہ تو آنکھون مین میرے دیسکی نور

کبھی امید میری بر نہ آئے — ہوئی تجھسی مری ساری ادائے — تری باتون نے لب مین لہو رنگ — پڑا ہی تو مری اب راہ پر سنگ

یہ باتین سخت اوس بت کو سنا کر — لیا ہاتھون مین اک پتھر اوٹھا کر — محبت اوسکے اپنی دلسی کر دور — زلیخائی کیا اوس بت کی تسکین چور

ہوئی جب رات وہ پورے دوانے — تب اگ گوشی مین جا کر کی نہانے — نین کی اپنی پانی سی وضو کر — خدا کی جانب اوسنی اپنا رخ کر

کہا ای راز دار پردہ داران — گنہ بخشندۂ امیدواران — بت و بت ساز نین تیری بندے — ترا ہی نام سب رٹتے ہین رندے

خدایا بت کو گر سجدہ کیا مین — پشیمان ہون بت عذر کیا مین — معاف اب کر مری یہ خود پسندے — دعا ہی مانگتی تیری یہ بندے

یہ ہی تجھہ پاس بیری مناجات — یہی مین مانگتی ہون تجھی حاجات — مرا اب غمسی خاکستر ہوا دل — مری اب دل کا مقصد کر تو حاصل

دعا یہ مانگ کر از آہ و زارے — بہت کر رو دل سی بیقرارے — رہی سجدہ مین تب سر کو جھکا کر — زمین رنگین کیا آنسو بہا کر

گذر جب دم گئی وہ رات سارے — ہوا تب فروزی اپکیارے — زلیخا آئی اوسدم بر سر راہ — سوارے آئی تب یوسف کے ناگاہ

جب اوسکے آگیا یوسف برابر — کہا تب یون زلیخا فغان کر — عجب وہ خالق ارض و سما ہے — عجب وہ دستگیر بیوا ہے

یہ بندی کو مین کل دیکھا تھا محتاج — کیا ہی کج اوسکو صاحب تاج — سنی یوسف نے جب اوسکی تقریر — کیا اس بات نے دل بیچ تاثیر

اوسی دم چوبدارونکو بلایا — تفقد کر کی اون سبکو سنایا — کہ جاکر پوچھہ لو اوسکا ٹھکانا — حویلی مین مرے اوسکو لی آنا

عجب یہ بیوا تسبیح خوان ہے — عجب یہ پیر زن اسرار دان ہے — کیا دلمین مرے اوسکی اثر بات — کہی اسرار کی یہ سر بسر بات

نہین گر دو دسی دلگیر ہی یہ — تو پھر کیون بات مین تاثیر ہی یہ — پڑا اوسکی اوپر اب کچھ الم ہی — مقرر اوسکی دل مین کچھ تو غم ہے

گذر گئی یک بیک اوسدم سوارے — زلیخا گھر مین آئی کرتی زارے — گری بیہوش ہو تبین کے گھر مین — لگی تب مارنی ہاتھونکو سر مین

یہ پاتی یار کی اپنی جو وصلت — نہ کٹتی آہ یہ اوسکی مصیبت

آنا زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام کی گھر مین اور درخواست حسن و جوانی کر پھر جوان ہونا زلیخا کا حضرت کی دعا سے

نہین کچھ اس سے بہتر ہی یہ ہجران — اور آنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا حکم نکاح لیکر — کہ ہو معشوق عاشق پر مہربان

کری پتھر سی جی کو موم سا نرم — نیاز و ناز کا بازار ہو گرم — اوسی خلوت مین لا احوال ہوجے — غم دیرینہ کا سب حال پوچھے

جو ٹکسی جہا ہوتا وہ ناگاہ — کہین جاتا جو لشکر بھولکر راہ — سن اوس گھوڑی کی آواز اوسدم — وہ اوسدم آ وہان ہوتا تہا ہاہم
نکلتی جبکہ یوسف کی سواری — وہ گھوڑی کی صدا سن ایکبار — نکل گھر سی زلیخا بر سر راہ — نت اکر بیٹھتی تہی باغم و آہ
سواری اوسکی تہی وہ جو بہ حشمت — وہان سے جبکہ رہتی کچہ تفاوت — اوسی لڑکی سے کہتی تہی اکبار — زلیخا دیکہہ آ یوسف کا دیدار
وہ کہتی ابتلک یوسف ہمارا — کیا ہیگا نہین آکر گذارا — کہ یوسف کی نہین یہ ہاتہی نہین یہ — عبث تم سب ستاتی کیون ہو مجکو
مرا یوسف جہان کہتا قدم ہے — وہان خوشبو سی گلزار ارم ہے — پہونچتا آکی جب یوسف دہا پر — یہ کہتی اوسکی تین لڑکی سنیا کر
کہ یوسف ابتلک آیا نہین ہے — جمال اپنا وہ دکہلایا نہین ہے — یہ کہتی کیون مرا ہو جی جلاتے — مری یوسف کی تین مجہ سی چہپاتے
مرا یوسف تو اب یہان ہے — کہ اوسکی بو سی خوشبو یہ مکان ہے — معطر ہوگیا میرا دل و جان — مین اوس بو کے اوپر ہو بار قربان
نقیب آگی سواری کی وہان جب — یہ کہتی تہی یکایک شور کرتب — ادب کرتی بڑہی ہر ایک باؤ — تفاوت دور سے دولت بڑہاؤ
زلیخا دور کا سنتی تہی جب نام — یہ کہتی تہی الہی تب وہ ناکام — کہ اک مدت سے مین تو وہ ہی ہون — وہ گل رخسار سی محجور ہی ہون
نہین ہنکتی ہون مہنی اب یہ دو سے — نہین دل مین مرا اب صبر ہے سے — یہ بہتر ہی کہ اک اپنی سی ہون دو — وہ ولہ سی کہانتک مین ہون مہجور
یہ کہہ بیہوش ہوجاتی کسکے اکبار — زمین پر گرتی وہ جون نقش دیوار — اسی صورت سے گذری ایکبات — زلیخا پر پڑی اسخت محنت

طلب کرنا نوکرانیون کا بت سی زلیخا کا واسطے دیکہنے جمال حضرت یوسف علیہ السلام کی اور بنانا مراد کا اور توڑنا اوس بت کا پہر طلب کرنا حضرت یوسف کا زلیخا کو

کہین عاشق کو بہی ہوتا ہے آرام — سدا ہی بیقراری صبح اور شام — ہمیشہ آتش دل بیشتر ہو — ہمیشہ داغ اوسکی داغ پر ہو
زیادہ شوق ہو ساعت بساعت — ہر اک دم ہو وے افزون و محبت — زلیخا کو ہوا یہ شوق اکبار — کہ دیکہی یار کا وہ اپنی دیدار
کہی اوس بت کی تین بت ایکبار — کہ جسکو پوجتی گئی عمر سارے — اگر تحقیق تیری ہی خدا ئے — تو آنکہون مین مری دے روشنائی
کہان تک مین رہون یون بیقراری — اوسی مکہیون جو دے آنکہ مین نور — مرا یہ حال ہی تجہسی نہان کب — سبی ہون مانگتی تجہسے عالب
برسنہ سر ہوا یا چشم گریان — دعا کرتی تہی یون ہو سینہ بریان — کر اپنی عاجزی اور انکسارے — دعا مین تا سحر کی اوسنی زارے
ہوئی جب صبح تو وہ زار یوسف — چلی وہان سے پی دیدار یوسف — گذر جس جا تہا یوسف کا سر راہ — وہان بیٹہی وہ آہ و نالہ و آہ
سواری جبکہ وہ پہونچی آئی — نغان و آہ کر کی ہوم و ہائی — نبی اوسوقت فریادی کی صورت — کہا قائم رہی تیری حشمت
مری اب حال کی اب کچہ تو دی داد — مین ہون تیرا فریادی میری سن تو فریاد — سواری کا وہان لشکر تہا اوسجہ غل — نقیبون کا زبس تہا اوسجہ غل

دہن سے کرکی دانتونسی کندا — گرا موتی کی ٹر سا ٹوٹ سارا — ہوئی خالودہ اوسکے منہ مین تن بات — زبان فرنی کی فن ہی گئی سات
نکلتی فر فرا کر بات اوسکے — لرزتی بید سی گات اوسکی — قدا وسکا تھا جاک چشمہ ذخم — ہلال سر بگردون ہوگیا خم
نہ ٹھہری پاؤن جاگی اوسکی کاسے — زلیخا نی رکھی ہاتھو نہین لاسے — کیا کاجل کا دن سی گئی چوٹ — بڑہاپی نی لیا اکبار گی لوٹ
نہ سر پر تاج نہ پاؤ نہین خلخال — نہ تن پر جوبن نہ پانون مین منہ لال — کبھی جوبان کہاتی تو کچل کر — جو چلتی تو قدم دھرتی سنبھل کر
نہ تن مین اوسکے کچھ کپڑا زری کا — ہوا کچلا دوپٹہ اوس پری کا — پھٹی چادر سر اور پیر پاؤن ننگی — بنی وہ نازنین اک بھیک منگی
پلنگ اوسکا کیا آفت جو آئی — حصیر اوسنی پرانی اک بچھائی — غریب ایسا کیا اوسکو خدا نے — رکھا ماٹی کا ڈھیلا سرہانے
ہوا ہر چند ایسا حال اکبار — ولی تھی دل مین با حسرت یار — سدا ورد زبان تھا ذکر یوسف — سدا رہتی تھی اوسکو فکر یوسف
جب اوسکی ہاتہ مین تھا سیم اور زر — خبر یوسف کے جو کہتا تھا آکر — اوسی خوش ہوکے وہ دیتی تھی انعام — یہی رہتا تھا اوسکو رات دن کام
سنین بارہ رہا جسوقت دینار — زلیخا تب ہوئی از بسکہ نا چار — ہر ایک کا ایکبار آنا ہوا بند — خبر کی وہ ہوئی تب آرزومند
ہوئی محروم جسدم وہ خبر سے — یکایک آئی باہر تب وہ گھر سے — بنایا ایک گھر تپون کا وہ آہ — جہان یوسف کی دائم تھی گذرگاہ
مگر یوسف کے لشکر کی وہ آواز — سنی کانون سے اپنی پھر اوراز — صبا آکر مگر کوئی چمن کے — سونگھا دی اوسکو بو اوس گلبدن کی
عجب یہ عشق دیکھو جادوگری ہے — اثر کرتا ہی ایسا جان کے ساتھ — کہ دیوانا ہووے آخر جانسی ہاتھ
زلیخا کو کیا ایسا دوانا — ملا اوسکو نہ کچھ ہرگز ٹھکانا — جنم کہوکر ٹرہا پاسر پہ لائے — سنین اسّی تک بھی اوسکی تھاہ پائے
فقط اک سانس اب باقی رہی ہے — ولی عشق اوسکی بھی اب تک وہی ہے — نہین کرتی جو سکتی دید پانی — رہی آوارگی ہووے دوانی

فریب دینا شہر کے لڑکون کا زلیخا کو جسوقت کہ راہ پر یوسف علیہ السلام کی دیکھنی کو اٹھتی

زلیخا نی بنا پتو نکا پھر گھر — رہی وہ خستہ دل جار آسی پر — فغان کرتی لگی ہوکر وہ نا چار — دیوانی سی لگا داغون سے کہبار
ہوا آکر کے یون نزدیک ناگاہ — جلا پتو نکا گھر از شعلۂ آہ — سنو یوسف کے یان تھا ایک گھوڑا — کہو اوسنی نہین کہایا تھا کوڑا
برابر ایسی تھے اوسکی شکل صورت — بنی دلدل سی جب اوسکے تھی سورت — قوی ہیکل گران قیمت سبک خیز — صبا کی چال سی اوسکا قدم تیز
عجب جی لا نہین اوسکو دیکھہ تقدیر — ہوئی تھی دست قدرت کی وہ تصویر — نکل جاوے وہ ساتون آسمان سے — کری گر جست اکبار جہان سے
سنے تھا جبکہ وہ دلدل کے آواز — ہوا شور قیامت سا اندراز — گریزان اوسکے ہوتے شور سے شیر — کری دیو ونکو اپنی زور سے زیر
ملا فقرہ کو تب سے در زن اور سنگ — ہوا جیسی کی اوسکا نقرئی رنگ — اوس اوپر جبکہ ہاتے تھی سوار — کہین جاتا تھا یوسف کرنیہار

گھر اوسکا بہو لیسا آباد — نہ یوسف کی الم سی ہوئے آزاد — فلک کا رات دن یہ کام ہیگا — مستمگر اوسکا دائم نام ہیگا
کسیکو لا چڑہا تا آسمان پر — کسی کو خاک سی کرتا برابر — نہین کچہ اعتبار اوسکی ستم کا — نہ کچہ ہی اعتماد اوسکی کرم کا
برابر ہی ہان اقبال و ادبار — نہین ہی دیر کچہ دونون مین زنہار

تباہ ہونا حال زلیخا کا اور گھر سے نکل کر ایک گھر بنانا بتون کا حضرت یوسف علیہ السلام کی راہ پر

جو دل کوئی دلربا پر مبتلا ہو — نہین ہرگز بچہری گر سو بلا ہو — اگر ہو وی جہان دریا اندوہ — رہی ثابت قدم دائم وہ جو کوہ
نہین ہیچ حوادث سی ٹلی وہ — کہ جب تک پیار سے اپنے ملی وہ — زلیخا غم سی ہوا زلیکہ دلتنگ — ہوا زرد اوسکا چہرہ تہا جو گلرنگ
غرض میصر تہا جب سایہ گستر — ہر اک نعمت اسے تب تہی میسر — حویلی اوسکی حشمت سے بہری تہے — جہانکی نعمتین اوسمین دہری تہے
اگرچہ تہی یہ لیلت داوسکو حاصل — ولی دل اوسکا یوسف پر تہا مائل — یہی تہی آرزو اک اوسکی باقی — سدا یوسف کے تہی وہ اشتیاقی
عزیز اسکی گیا جب سے کہ اکبار — ہوئی زلیکہ وہ گل چہرہ ناچار — ہوا سب مال و اموال اوسکا برباد — رہی یوسفکی تب اوسکو خبر یاد
خیال یار کی ہو کر خیالی — بنی جون نقش تصویر نہالی — گئی تب یکدیرانی کے اندر — رہی جا گہر بنا کی اوس جگہ پر
نہ کہاتی اور نہ سوتی وہ دوانی — ہوئی جنجال اوسکو زندگانی — یہ کہتی کیا وہ خوش تہا روزگارہم — کہ مین رہتی تہی دلبر ساتہ باہم
وہ میرا یار تہا وائم مری پاس — مین اوسکو دیکہتی تہی دل مین ہر پاس — یکایک آگئی دل بیچ یہ بات — کیا قیدی اوسے قید یون سات
دہا پہر رات کو جاد یکہتی تہے — کسیصورت سے آنکہین سینکتے تہی — جو ہوتا دن تو اوسکا گہر مین نظارا — جہروکہی بیٹہکر کرتی تہے نظارا
ہوا یہ آج کیا ہیہات ہیہات — کہ اجاتی رہی سارے مری بات — فقط اوسکا خیال ایسی نظر مین — فقط ہی داغ اب میرے جگر مین
یہ کہ روتی تہی وہ بانالۂ و آہ — کہ یہ کیا دن پڑا آمجہپہ ناگاہ — وہ رخسار ونکی اوپر بار جن — بنا چہرہ کو رنگین مثل گلشن
کبہی سینی اوپر وہ مارتے ہاتہ — کبہی بیہوش ہو جاتے الم سے — کبہی بالونکو اپنی کہول کہبار — وہ اپنا ماتمی کرتی تہی رخسار
کبہی زانو کی اوپر وہ سر کو — وہ کرتی یاد اپنے سیمبر کو — جو کہ اونگلی کی خامی سی وہ مخزون — زمین پر کینچتی خط مثل مجنون
تو وہ خط لکہتی تہی اوس گلبدنکو — جتاتی اسمین بے بخت و محن کو — کئی سال اسپہ جب گذری الم سی — ہوا اسبر بہت حال اور غم سے
سفید انکہین بنا مین رونی اوسکے — گئی نرگس کے زردی ہوتی دہوتے — سفیدے آئی اوسکی بال اوپر — پڑی ہین آگی رنگین گال اوپر
وہ رخ مخمل سا تہا جو صاف یکسر — پڑہاپی نی کیا آزور اوسپر — وہ بال اوسکی جو نافرمانکی تہی پہول — پڑہاپی سی چنبیلی کی ہوئی پہول
وہ دو ابرو جو تہے تیغ سیہ تاب — ملا اوسپر ضعیفی نی سفید اب — گئی آنکہونکی اوسکی روشنائی — وہ دو تارون مین تاریکی سمائی

دیکھو ۱۲

عجب رسم جہان ہی در مقابل — کہ بی بی نہ وی میش حاصل — شکم مین نو مہینے جب تلک خون — نکہاوی طفل ہوکر سرو موزون

بہت جب خون دل کہایا ہی یاقوت — نگینی بیچ تب نکلا ہی یاقوت — سمندر بیچ جب ڈوبی ہی موتی — جگہ تب تاج پر شاہونکی ہوتی

یہ صدمہ جبکہ یوسف نی اوٹھایا — ستارا اوج پر تب اوسکا آیا — ہوا یون حکم شہ کا ایکبارے — کرو یوسف کے آنی کی طیارے

کھڑی ہووین یہانتی تا بزندان — زری زربفت پہنی ماہرویان — بجانی اور گانی وہان سارے — قطار آگر کے ہووین کنارے

مڑہا طلس سے بازار دکان ہو — کہ یوسف دیکہہ اوسکو شادمان ہو — کدورت اوسکے دلسی دور ہووے — سراسر شاد اور مسرور ہووے

ہوئی نی الفور آرایش سراسر — وہ شہر مصر کی دوکان و در پر — وہان عمدہ کھڑی جوراہ پر تھے — تصدق پاس لیکر منتظر تھے

ہوا یوسف جو زندان سے روانہ — پہنکر خاص خلعت خسروانہ — دو جانب سی کیا اوپر نچہاور — زر و یاقوت و لعل سیم و گوہر

غریب اور مستحقون کے گئے بن — بھرا اوسکا سر جیب و دامن — جب آیا بارگہ کی پاس کہابر — وہان گھوڑیسی اوتراتے و لدار

بچھا تہا فرش طلس راہ اوپر — چلا خوش ہوکی اوسپر وہ سمبر — خبر جب شہ کو پونہچی یوسف آیا — قدم دروازی تک شہ بہی لایا

مقابل جب ہوا اقبال اوسکا — کیا بہت شہ نی استقبال اوسکا — بہت خرم ہوا دیکہہ اوسکی تصویر — تبسم کر ہوا اوس سے بغل گیر

بٹہایا تخت پر لیکر اوسی سات — کیا از بس تلطف اور مدارات — ہوے باتو نہین بائل دونون وہ شاہ — یہ پوچہا شاہ نی یوسف سے ناگاہ

جو کی اس خواب کے ہی تمنی تعبیر — کچہ اوسکی ہو ہی سکتی ہی گی تدبیر — نہین کچہ عقل چلتی ہی ہمارے — مگر کچہ مہربانی ہو تمہارے

کہا یوسف نی ہوسکتی ہی تدبیر — پھری تدبیر سی اب اسکی تدبیر — بہت محنت ہی اسمین اے شہنشہ — کہ ہو تدبیر اسکی حسب دلخواہ

منادی سارے ملکون مین یہ ہووے — کہ اب ہر ایک آدم کہیت بووے — زراعت کا کری ہر ایک سنجوگ — بہت بووین ندا عت تب ہی اگ لوگ

ذخیرہ وہان جو گندم کا کرین سب — رہی ہر ایکے اوسکا خیال اب — گذار زرانی جب آوی گرانے — ذخیرے سے کرین سب زندگانے

ولیکن چاہیے اک کارپرداز — رہی اس کام کا مشغول و مساز — کہا تب شاہ نی یہ بات ہے اب — مین تسلیا ونگا پھر دوسرا کب

کیا اوس کام مین یوسفکو ممتاز — غریز مصر جس مین تہا سرافراز — پہر اس خلعت مین خلعت شاہانی — غریز مصر اسکا نام رکہا

سر اوپر لعل اور ہیرا کا سر پیچ — کمر مین طاش کا باندہا کمر پیچ — دیا اوسکو بہت ساغر مہیا — ہوا اوسدم غریز مصر وہ ماہ

سپاہ و ملک نخشا اوسکی تئین سب — امیر اور شہر کا اوسکو کیا تب — ملی حشمت اسے تب ایسی کہابر — کہ آوی وہ شماری مین نہ زنہار

خدا نی جبکہ دی یہ سربلندی — ملی یوسف کو جب یہ ارجمندی — گئی سب اوسکے حشمت اور اقبال — ہوا تب وہ غریز مصر بیحال

جو کہیرا اوسکو دا بر اس خلل کا — نشانہ وہ ہوا تیر اجل کا — تو پشت اوسکی گئی بس اس سے خم ہو — یہ با غم زلیخا پر پڑا جو

کہا شہ نے اوسی پہر جلد جاؤ — وہ صاحب ہوش کو جاکر جگاؤ — عجب عاقل ہی اور صاحب خرد ہی — کہ واقف وہ زہر یک نیک و بد ہے

کرین اس خواب کا راز نہانی — سنون اوس پر خرد کی خود زبانی — گیا وہ شخص پھر زندان مین تہ — کہا یوسف سی جلدی تم چلو اب

تمہین اب بادشہی ہی بلایا — بھلا اون اب تمہارا ہیگا آیا — ہوا ہے بادشہ اب آرزومند — گئی ساری تمہارے قید اور بند

کہا یوسف نے ای فرخندہ صورت — مری دلکی یہ تب جاوی کدورت — کہ تم اب جاؤ پہلے بادشہ پاس — کہو یون جاکی تم بیفکر و وسواس

کہ ای فرخندہ بخت و شاہ عادل — بہت پر آرزو ہی اب مرا دل — یہان برسون سے جو محبوس ہون مین — تو اب جانے کی بس مایوس ہون مین

ہوئی تقصیر کیا تھی مجہی اس — رکھا ہی جو مجہی اس قید اندر — وہ گر دیون نے جو مجہپر نظر کر — تراشی ہاتہ سب اپنی سراسر

اون سنکو پہلے تو بلوایئے آپ — بھلا تحقیق یہ فرمایئے آپ — کہ مجہسے کیا ہوئی تقصیر صادر — جو اتنا ظلم و بدعت ہووے مجہپر

ہوئی اوس گہر کی مجہسے کیا بدی تھی — خیانت کاری مجہسی کیا ہوئی تھی — مجہے مرنا بھلا ہی اوس سے سو بار — بدی سنی کہون جو اس گہر کی دیوار

مرا دل پھر حسی صاف ہے گا — اب آگی شاہ کا انصاف ہیگا — گیا وہ شخص پھر شہ پاس اودم — سنایا شہ کو جاکر ہوکی خرم

یہ سنکر طیش مین تب شاہ آیا — وہ مہرویون کے تئین اک بلایا — کہا یوسف کے کیا دیکہی تہی تقصیر — کیا جو قید اوسکو دی کی زنجیر

اگر تم خوش تہین اوس گل پیرہن سے — کیا کیون جو یہ اوس سیم تن سے — کوئی کرتا ہی شاخ گل کو زنجیر

کہا اون سب نے ای شاہ جوان بخت — رہی فرخندہ تیرا تاج اور تخت — بجز نیکی کی ہرگز اور کچہہ کار

ہر اک صورت سے ہی اوسکی شرافت — سدا ظاہر ہوئی اوس سے نجابت — کہی جو بدی اوسکی منہ مین ہو خاک

من اوسکا ہیگا نیکی سی سرشتہ — وہ ہیگا پاک صورت جیون فرشتہ — کہ اوسپر اسطرحسی کی ہی شدت

زلیخا بھی وہان بیٹہی تہی اوس سات — لگی پردیسی وہ سنتی تہی یہ بات — خجالت سی تہی سر زانو پہ لائے

ہوئی تقصیر سی بس اپنی نادم — کہا شرمندہ ہوکر اودنی آودم — جنون کی میری یہ تدبیر ہیگے

مری مینہ مین ہی جو عشق کا جوش — کیا قید اسی مین ہوکے مدہوش — وہ احسان ہے ہنر اوار اوسکی ہیگے

سنا یہ ماجرا جو شہ نے کہبار — ہنسے اوسکی ہوئی لب پر نمودار — کہا تم نے کیا ہی یہ بڑا کام — کہ پائی ایسی ایذا وہ گل اندام

کہا لوگون کو تئین نے فی الحین جاؤ — بلا کر اس جگہ یوسف کو لاؤ — کری دشمن کی خاطر خانی زندان

حکم کرنا شاہ مصر کا واسطے آرائش شہر کے اور بلانا حضرت یوسف علیہ السلام کو
بندی خانہ سے اور سپرد کرنا ریاست مصر کی اونکو اور عزیز کا وفات پانا

جہان انسان سے برگشتہ ہو تقدیر | تو کیا پھر ہو سکی اوسوقت تدبیر | اجابت مین دعا کی ہو یہ پھر دیر | خدا کی مصلحت کا ہی یہ سب بھید

خواب دیکھنا بادشاہ مصر کا اور ظاہر ہونا احوال حضرت یوسف علیہ السلام کا اور طلب کرنا بادشاہ کا حضرت یوسف علیہ السلام کو واسطے سننے تعبیر خواب کے

عجب دنیا کا ہی یہ کارخانہ | بھلا ہو یا برا سب ہے بہانہ | بھلے دن مین بھلی ہوتی ہی بات | بری مین بری ہوتی ہی آفات

بھلا دن جبکہ آہووی نمودار | بھلائی غیب سے ہوتی ہی کہیار | کسی پر آپڑی گر کوئی مشکل | کہ اوس سے ہو پریشان اوسکا دل

جب اوسکا وقت ہوا کر برابر | تو آسان ایک پل مین ہو سارے | جب اوس معدوم کی آرزو رہے | گئی صدی گذر کر یہ قرارے

اوٹھائی اوسنی جب یہ مہین تباہے | ہوا اکبارگی فضل الٰہے | سنو تم تک بیان اوس ماجرا کا | کہ شاہ مصر نی اک خواب دیکھا

کہ آئین سبات گائین خواب اندر | کہ وی سب ایک سی تھین ایک بہتر | اونھون سے ایک نے اور دنکو اسنے | مثال کاہ کہایا ہو کی خرمن

چھڑی گندم کی سات آئی نظر سب | کہ تھی سبز اور دانے سے مرتب | پھر اوسکی بعد آئین گائین اور سات | کہ تھی بس خشک اونکی بالیان ہات

چھڑی گندم کی سات آئی پھر اوس دم | کہ دانی اون چھڑونسی تھین کم | اوٹھا جب نیند سی شاہ جوان بخت | قدم اگر کہا اوسنی سر تخت

بلایا سارے دانایون کو کہیار | کیا ہر ایک سی یہ خواب اظہار | ہوی عاجز جو وہ تعبیر سی سب | کھی اوس بادشہ سی اوسگھڑی بات

کہ ہی یہ خواب شہ سے را خیالات | نہین کہلتی ہی ہمپر اوسکی کچہ بات | یہ سن یوسف کا تھا جو واقف کار | کیا اوسوقت شہ سی اوسنی اظہار

کہ زندان مین مقید اک جوان ہے | بہت دقیق اسرار نہان ہے | ہر اک خواب اونکا احوال سارا | ہی روشن اوسپہ اور ہی آشکارا

جو پاؤن حکم تو اوس پاس جاؤن | اوسی یہ خواب جا کر کہہ سناؤن | کہا تب بادشہ نی ای خردمند | کہ جلدی جا تو دل ہی آرزومند

ہوا اس خواب سنی دل میرا بیتاب | سجانون کیا کہی تعبیر یہ خواب | گیا وہ شخص جو زندان مین کیہار | کیا یہ خواب سی یوسف پاس اظہار

کہا یوسف نی سنکر ای نکو رائے | کہ ہیگا سال یہ خوشہ اوگائے | وہ ہی جو خوشہ سبز اور گائی فربہ | وہ خوبی سی برس کی ہی خبر وہ

وہ جو خوشہ خشک اور گائی لاغر | علامت قحط کی ہیگی سراسر | یہ ملک مصر مین پہلی برس سات | بہت ارزانی ہوگی رنگرس سات

پھر اوسکی بعد سات آویگا جو سال | گرانی سی ہونگا ہوگا بدحال | نہین برسے گا جو ابر بہارے | زراعت بند ہوگی اکمبارے

بہ نحو ایسا جہان سے ہوگا معدوم | کہ رنج و غم سی عالم ہوگا مغموم | مثال کیمیا ہر ایک مردم | نپاوین گی یہان پر دھوند گندم

جو دولتمند ہین خانہ کرین گے | ہزارون لوگ عالم کی مرین گے | یہان تک قحط سی ہونگی نام | کہ مرجاوینگی سب سے نیکالی نام

سنی اوس شخص نی جسدم کہ یہ بات | چلا اسبن بادشہ کی پاس فی سات | کیا یون بادشہ سی جا کر اظہار | کہ ای شہ خواب کا یہ کچہ ہی اسرار

کے اور وعدہ پیام رسانے کرنا اونکا حضرت یوسف علیہ السلام سے

جبکوئی پیدا ہوا اقبال کے ساتھ — اگر اوسکی ہوتی سب سے ہی بات — اگر گلشن مین جاوے وہ خزان مین — بہار آوی یکایک بوستان مین

اگر وہ خاک بیوی ہاتھ مین خشک — تو ہوا کہار گی جون نافۂ مشک — اگر زندان مین اسکا قدم ہو — تو زندان مثل گلزار ارم ہو

جو یوسف قیدخانے مین ہاجا — ہوئی سب قیدیونکی دلکو آسا — قدم سی اسکی تب جزم ہوے سب — اگرچہ قیدتھی بیغم ہوے سب

جبکوئی بندی وہان بیمار ہوتا — تو یوسف اوسکا بس غمخوار ہوتا — دعا وہ مانگتا تھا تب خدا سے — اوسی چنگا وہ کرتا تھا دعا سے

تھی ایسی ہی جو ہوتا تھا ناچار — خبر لیتا تھا اوسکی دیکی دینار — جو کچھ صدقہ کسی پر اکی کرتا — دل و جان سے وہ تب بہتر کرتا

جو ہوتا دیکھکر کوئی خواب دلگیر — تو خوش کرتا تھا اوسکے کہکے تعبیر — وہان کا بادشاہ جو تھا جوان بخت — کہ جس سے فیض پاتا مصر کا تخت

وہ آدم تو کرونسی اوسکی اکبار — ہوی تھی قید کچھ ہو کر گنہگار — وہ یوسف پاس تھے ہر لحظہ ہر دم — ہر اک باتون سے یوسفکی تھی محرم

او نھون نے ایک شب کچھ خواب دیکھا — ہوا اوس خواب سے وسواس پیدا — کہی اوس خواب کے یوسف نی تعبیر — سنائی تب وہ دونونکی یہ تفسیر

کہا اک شخص کو آتا نظر ہے — تمہارے جان کا اسمین خطر ہے — وہ جو تھا دوسرا اوسکو سنایا — کہ تیری خواب سے مژدہ یہ پایا

مجھے آتا نظر ایسا ہی انداز — کریگا بادشہ شجکو سرافراز — غرض کئی دن کے چھوٹے مصر کا شاہ — چڑہایا ایک کو سولی پہ ناگاہ

سرافرازی کا تب خلعت پہنایا — وہ جو تھا دوسرا اوسکو بلایا — چلا زندان سے تھا وہ بے سرافراز — کہا یوسف نے اسی بتونکی ممتاز

کہ جب تم بادشہکی پاس جاؤ — اکیلی شاہ کو جسوقت پاؤ — یہ کہیو اے شہ باعزو توقیر — رہی اقبال تیرا جہانگیر

عدالت تیری مشہور جہان ہے — جہان مین تجسا اب کون کہان ہے — عدالت اسی تری شیر قوی دست — نہین کرتا ہی اوہو کی اوپر چست

گوزن و گرگ اب الفت کری ہے — بھم خرگوش اور چیتا چری ہے — جو بیٹھی بام پر اکر کہین باز — کبوتر پر نظر کرتا نہین باز

نہ شاہین کے نظر ہی اسقدر تیز — کری جو فاختہ پر وہ نظر تیز — تری اس عدل نی مذہبی کو توڑا — نہین ظالم کو جیتا تونی چھوڑا

جو تیرا عدل ایسا ہی ہی مشہور — تو پھر کیون قید مین ہے ایک رنجور — بلا کر اوسکو کر تجویز ای شاہ — کہ کیا تقصیر ہوئی اوس سے ہی ناگاہ

نہین یہ عدل کی ہیگی نکوئی — کہ بی تقصیر قیدی ہووے کوئی — گیا وہ شخص جو زندان سے اکبار — ملی جب شاہ کی دربار کے بار

زبس دولت نی اوسپر آکیا جوش — ہوا بیہوش وہ مانند خرگوش — چڑہا دولت پہ آکر جب وہ مجہول — گیا یکبارگی یوسفکو بس بہول

سخن یوسف کا پھر اوسکے نہین یاد — نہ آیا ہفت سال اوسکو کہین یاد — رہا زندان مین یوسف ہامل غم — نہ تھا اوس جا پہ کوئی یار و ہمدم

ہوئی تنہائی اوسکو کاہش جان — ملان اصر تھا اوسکا گہبان — عجب کچھ اس جہانکا پایا لیکھا — یکایک دوست کو دشمن ہی دیکھا

ہوئی بس غمکی ہاتھ توفیق ناچار — رہی حیران ہو مثل نقش دیوار — یہی تہا رات اور دن کام اوسکا — گذرتا غم مین صبح و شام اوسکا

ہر اک دن وہ کنیزان کو بلا کر — ہر اک نعمت کو بہجواتی وہا پر — نہین کچھ چیز تہی ہرگز نہ کہاتے — کہ یوسف کو نہ بہلاوے وہ للچاتے

جو یوسف کی خبر آکر سناتا — جو کچھ وہ مانگتا اوسے وہ پاتا — لگاتی آنکہ مین اوسکی قدم کو — بہا چہری اور آنکہون کی نم کو

اور اوسکی آنکہ کا بوسہ وہ لیکر — یہ کہتی تہی الم سے وہ سمبر — کہ یہ وہ پاؤن ہین میرے نظر مین — گیا ہی جو کہ اب یوسف کی گہر مین

وہ آنکہین ہینگی مین مدتے ہون اونپر — پڑی جنکی نظر یوسف کے مُنہ پر — نت ہر دم پوچہتی احوال اوسکا — کہ کیا ہی سچ کہو جاں اوسکا

وہ کچہ اوسوقت کہایا یا نہ کہایا — مجہے وہ یاد لایا یا نہ لایا — اسی صورت سے وہ ہر ایک احوال — ہمیشہ پوچہکر ہوتی تہی بیحال

فراغت پوچہنی ہی ہوتی جسدم — یکایک چڑہ کی وہ کوٹہی پہ اوسدم — چہروکہی پاس آکر بیٹہہ رہتے — بہا آنسو پیہم ستار دونسی کہتی

کہ دیکہو وہ نظر آتا جو گہر ہے — اوسی گہر مین وہ میرا سیمبر ہے — وہ گہر کو دیکہکر آنسو بہاتی — وہان جانی کی تئین نت تہلاتے

یہی تہا دنکو اوسکا کام سارا — کہ کرتی اوس جہروکہی سے نظارا — گذر جاتا تہا دن ہوتی تہی جب رات — وہ یوسف پاس جاتی دایکی ساتہ

ہمیشہ رات دن اوسکا تہا یہ کام — نہین اکدم اوسی ہوتا تہا آرام — وہ محو عشق ایسی ازنین تہے — کہ اپنی بہی خبر اوسکو نہین تہے

کبہی بیٹہیہ جاتی ہو خیالی — ہر اک سی آپ وہ ہوکر زوالی — کوئی کرتا جو اوسکی آگی آواز — سنین وہ سُدہ مین آتی پاکی آواز

یکایک ہوش مین جسوقت آتے — مجہے کیسوا بہی تو ہے بلاتے — بلا تو میری تئین آکر کی اکبار — مجہے جب ہو بلانا تجکو درکار

کہ مین اب آپ مین ہرگز نہین ہون — کوئی ساعت کہین کو نی دم نہین ہون — کبہی تصویر جانان ہی جو دلمین — گذر ہو کسطرح غیرونکی دلمین

گیا وہ دل یا اب الی مراد دل — رہی ہوکر کی مین بیہوش و بیدل — کیا اکدن جنون نی اشتد جوش — نکلکر سر سے اوسکی جا رہا ہوش

گری بیہوش ہوکر وہ دوانے — نبی تب جسمت کی آکر فغانی — حکیمون نی کہا اب ہے یہ لازم — کرو نشتر سے فصاد اسیدم

جنون کے خون کی یہ سب ہے تاثیر — بجز نشتر نہین کچہ اسکی تدبیر — دیا نشتر گرا جو خون زمین پر — نبی تصویر یوسف کی سراسر

بہرا تہا دوست سے اپنا گریبان — نہ نکلا پوست سے اوکی بجز دوست — کہان منصور رہی دیکہی جو اکبار — انا الحق کا یہان بہارا ہی اسرار

زلیخا ہی یہان منصور اسیدم — یہ نشتر دار سی کچہ ہی نہین کم — عجب ہے دل ہی جس دل مین سما ہے — سمائے یار کی تصویر آکر

گری بیخود ہوا دونون جہان سے — اوٹہی اکبار اپنی جسم و جان سے — بغیر از یار کچہ اوسکو نہ سوجہے — بغیر از عاشقی وہ کچہ نہ بوجہے

بیونپر یار کا دائم رہی ذکر — سدا دلمین رہے اوسکی یہی فکر — کرے دل یک بیک غیر و نسی جانے — سدا ہو یار کا اپنے خیالے

تعبیر خواب کہنا حضرت یوسف علیہ السلام کا بندی خانہ مین دو رفیقاے بادشاہ

وہ نرگس بیچ اوسکی آیا ہی خواب — دیا ہی محنت و غمسی وہ بیتاب — خبر مین آج اوسکی کسطرح پاوین — وہان ہیہات مین اب کسطرح جاؤن

لگی رونیکو تب کہکے یہ بات — انہین باتون مین کیتے دی وہ رات — ہوئی بیتاب بیطاقت جو کیا بار — بلاکر اپنی دائی کو وہ ناچار

کہا چل اے مری جان حیات میرے — ذرا تو اسگہری سیر کی دیر لے — سنین جی مانتا ہی اب ہمارا — گیا ہی صبر و طاقت ولسی سارا

چلی دائی کی شہ لیکر کی ہمراہ — جو پہنچی قید خانے بیچ ناگاہ — لگی چپ کر نظر کرنے وہ غمخوار — کہ ہی کس حال مین وہ ماہ رخسار

جو دیکہا وہ خدا کا بندۂ خاص — خدا کی یاد مین ہی بس گرم اخلاص — بجہائی جانماز باسعادت — رہا ہوکر کی مشغول عبادت

عبادت کا عجب چہرہ ہی مین ہے نور — گویا روشن ہوئی ہے شمع کافور — جنانکی فکر سی ہوکر کی آزاد — کہڑا وہ سرو ہی مانند شمشاد

شمگاری پہ دنیا کی نظر کر — کہڑا کہتا ہی وہ اللہ اکبر — کبہی وہ شاخ گل سا ہووے ہی خم — کبہی سنبری کی صورت ہووے قائم

کبہی سجدہ مین آوہ ماہ دلتنگ — وہ آنکہون سی بہاکر اشک گلرنگ — یہ کہتا ہی کہ ای غفار عالم — کہلا ہی تجہہ اوپر اسمار عالم

مین ہون تقصیر وار اور تو ہی غفار — تجہے سونپا مین اپنا کام کیبار — زلیخا ایک گوشی بیچ تاریک — وہان تب آکی بیٹہی اوسکی نزدیک

کہا ای نازنین ای سرو قامت — تری فرقت ہوئی مجہہ پر قیامت — تری اس عشق نی مارا مجہی ہے — تری کمہڑی اوپر دارا مجہی ہے

ہوا ہی پیر مین دلکا مری جان — تو اتنک غمسی سیر ہیگا بیتاب — نہ دل ہی بس مین اور نہ ہے مری پاس — نہ مرتی ہون نہ برآتی مری آس

منوتی کاش مین پیدا نہ ہوتی — کہ نا ہوتی زمین شید اجہانمین — ہوئی تہی جب مین پیدا کاش مادر — نمک دیتی مجہی اوسدم کہلاکر

دیا دایہ نی مجکو دودہ جسدم — سنین اوسین ملایا کس لیے سم — قضائی زہر کی بدلی مین گویا — دیا یہ جام تیری عشق ہیگا

تری صورت مری دلمین سمائے — ہزار افسوس جان اپنے گنوائے — جب ایسا حال ہی دلکا ہمارے — تو کچہ ہی مہر لازم مجہہ پہ پیارے

یہ کیہکے ہے کیا آہ یار جانے — یہ کیسی ہے تری نامہربانے — مین تیرا نام اب لی ہون مرتے — تصدق تیری اوپر جی ہون کرتے

یہ تو مجہسے سید اوہن کنعان ہے — کہو انصاف اب اسمین کہان ہے — زلیخا یہ بیان کرتی تہی سارا — سنا یوسف نی لیکن دم نہ مارا

ہوئی جب صبح صادق آکر نمودار — چلی ٹہنڈی ہوا خوشبو کیبار — زلیخا آہ بہرکر ہوسگہری سرد — اوٹہی یکبار واں سے باغم و درد

محل مین آنیے وہ مضطر ہوائے — خیال یار اپنی ساتہ لائے — پلنگ اوپر گری ہوکر خیالی — بنی غم سی وہ تصویر نہالے

کہڑکی مین بیٹہنا زلیخا کا واسطے دیکہنے جمال حضرت یوسف علیہ السلام کے

جہان گلشن کیا بیطاقت سارا — کل خورشید ہوکر آشکارا — ستارے مثل گلزار خزان کے — گئی مرجہا چمن مین آسمان کے

زلیخا کو الم کا روز محنت — ہوا درد و اور اگر یا مصیبت — ہوا ترسہ کہ وہ زندانمین جاکے — نہ طاقت یہ کہ دلمین صبر لاوے

وہ چہرہ اوسکا جو تھا ارغوانی — الم سی ہو گیا تب زعفرانی — لگا یک غم سی اوسکا سر پہ سوزان — ہوا تب سد کہکر یوں یہ محزون

ہمیشہ اوسکا سر زانو اوپر تھا — سدا بادام اوسکا تر بتر تھا — ہجوم غم سی جب آتا اوسی جوش — بہت گہبراتی تب وہ ماہ گلپوش

گل چہتی وہ جا کوٹھی کی اوپر — کہ دیوی جان اپنی اوس سے گر کر — کبھی جاتی کنوئین کے پاس اکبار — کہ ڈولی گر کنوئین مین وہ ستمگار

سہیلے اور خواصین رہتین ہمراہ — سبا داجان اپنے دیوی ناگاہ — غرض ایسی بنی پوری دوانے — لگی کہونی وہ اپنی زندگانی

جو دیکہا دائی نی اوسکا یہ احوال — کہ ایسی ہو زلیخا ہوئی بدحال — لگا آنکہون مین اوسکا پانی اکبار — کہا ای بی بی یہ کیا ہیگا اطوار

خدا کو یاد کر مت ہو تو غمگین — مگر آنسو سی رخسار و نکو رنگین — یہ کیا ہی بیخودی کیا ہی زاری — یہ کیسی ہے گی تیری بیقراری

مرا سپٹتا ہی سینہ دیکہہ تجہکو — ہوا مشکل ہی جینا اب تو مجکو — سنبہلنا ہی ذرا لازم تجہی اب — کہ بی صبر سے کب بنتا ہی مطلب

بہت ہے صبر کا درجہ ترے جان — نہو تو اس قدر خاطر پریشان — یہ صبر ایسے تجکو ہی تب و تاب — کیا ہی تجکو بی صبر نی بی آب

ترے لیئن نکیا مین کبہی چین — سدا بی چین پایا مین نے دن رین — اگر آکر پڑی تجہپر مصیبت — اوٹھانا صبر کی تہہری قدرت

ملی ہی صبر سے سب مقصد دل — کہ مقصد صبر سی ہوتا ہے حاصل — زلیخا نی سنی جب یہ نصیحت — رہی خاموش ہو کر با ضرورت

زبان ہر اوسنی کچہ ہارس بدہائے — ولی دیتا تہا دل اوسکی دوہائے — کہان عاشق کی دل مین صبر ہووے — نصیحت اوسکے حق مین نہر ہووے

سنی جبتک نصیحت یہ وہ خاموش — اوٹھا ناصح تو سب ہو گئی فراموش

بیقرار ہونا زلیخا کا جدائی سے حضرت یوسف علیہ السلام کی اور زندان مین جانا ہمراہ دائی کے

گیا تب دن گذر کر ایکبارے — زلیخا کو ہوئی بس بیقرارے — جب آئی رات وہ ماہ دل افروز — ہوئی بس ہجر کی آتش سی دلسوز

ستارے آسمان کے سب برابر — پہپولے ہو گئی اوسکے جگر پر — فلک اوپر عیان جگمگستان ہے — وہ چاک دل کا اوسکی اک نشان ہے

الم سی اس سبب غمکی سیاہے — ہوئی جب ماہ رو سی اپنی مہجور — ہوا آنکہون مین عالم اوسکی بی نور

اوٹھا وہ نالہ و فریاد اکبار — لگی رونی وہ ہو کر غمسی ناچار — بہایا اشک چہری پر لہو سے — کہا رو رو کی وہ تب دوغم سے

نجانون آج کیا ہی حال اوسکا — ہوا کیا ہیگا اب احوال اوسکا — بچایا آج اوسکا کسنے بستر — کہان وہ آج سووے گا سمن بر

کیا ہی کسنی روشن خانہ اوسکا — ہوا ہی کون وان پر زانہ اوسکا — اوتارا کسنی کپڑا اوسکی تن کا — کمر کو اوسکی کسنی آج کھولا

لیا دستار اوسکا کسنی ہیہات — وہ بیٹھی بات کرتا ہوگا کس سات — کریگا موند کر نرگس جو وہ خواب — کف پا کون ملکر ہوگا بیتاب

کہانی کون کہہ اوسکو سناوے — کہڑا ہو کون اوسے پنکہا ہلاوے — کیا زلفون مین کسنی اوسکی شانہ — کہ ہی جس دام کا دل سیر اوانہ

عبث کرتی زلیخا اوسکو بدنام — نہین ہر گز یہ ہاہی اوس سے یہ کام — فرشتہ شکل ہی یہ پاک طینت — ہوئی ہوگی کہان اس سی خیانت

پھرا کرشہر مین ہر کوچہ بازار — گئی لی قید خانی بیچ اکبار — جو یوسف قید خانی مین در آیا — کہا شکر الہ مقصد بر آیا

کہا خوش ہوکی اپنی دلمین وہ بت — زلیخا کی بجا مین ہاتہ سی اب — وہ گلروکی قدم سی قید خانہ — ہوا جنت کی گلشن کا نشانہ

منور ہوگیا سارا وہ زندان — مگر زندان مین آیا ماہ تابان — ہر اک قیدی ہوے بس خرم و شاد — ہوی وے قید سے گویا اب آزاد

لگی زنجر اپنے جہنجہانے — خوشی کی اوسگہڑی نوبت بجانے — رہا زندان مین جا کر چہکے یوسف — ہوا دلمین زلیخا کے تاسف

اگرچہ دل کی تہین اپنی کیا سخت — غم یوسف وے اوسکو ہوا سخت — نگہبانون کو زندان کے بلا کر — زلیخانی کہا سبکو سنا کر

کہ اب یوسف کا وہ طبعی ہوا ہے — جدا اک گہر کرو طیار جا کر — بچہاؤ فرش اوسمین خوب کیجے

گلاب و مشک سی خوشبو کرو تم — وہان یوسف کی تئین لیکر کیو تم — پلنگ اوسکا وہان جا کر بچہاؤ — خبر سر وقت کی مجھکو سناؤ

بچہاؤ فرش جسوقت آوے یوسف — کسی صورت سے اوسکو ہونہ تصدیع — ہوا طیار یوسف کا وہان گہر — رہا یوسف وہان خوشوقت ہوکر

بچہا کر جانماز اپنی وہ اوسدم — عبادت مین ہوا مشغول و خرم — توکل کر خدا کی فضل اوپر — کیا صبر اوس مصیبت مین اگر

کئی دن جبکہ گذری اسطرح چیر — زلیخا ہوگئی بس غمسی مضطر — محل یوسف سے اپنا دیکہہ جانے — الم کی آہ سینی سی نکالے

پڑی جسدم نظر خالی پلنگ پر — اوٹھی اکبار سوز دل سی رو کر — یکایک یاد کر اوس گلبدن کو — مثال گل وہ بہار بے بہین کو

وہ زلف ناز نین جب یاد آئے — پریشان حال ہوکر تلملائے — جو رخسارہ پڑا اوسکی تئین یاد — لگی ولسی وہ کرنی داد بیداد

اوٹھی از بسکہ دلمین عشق کی ہول — لگی سر پر اوڑانی خاک اور دہول — دیدانی بن گئی رو رو کی کہبار — لگی رو رو کی کرنی تب الہ یار

کہ مین نے کیا کیا افسوس یہ کام — پیا ہا تھونسی اپنی زہر کا جام — دیا ہی آپ اسکو مین نے آزار — کوئی بھی دوست کو کرتا ہی ہزار

دیا دکہہ اوسکو آفت مجھپر آئی — جہری اپنی گلی پر مین چلائی — اوسی کیا غم ہی گر قید ہوا ہے — مجھے غم اوسکا ہی اب اوس سے وہ چند

ہوئی ہون غلی ہا تہونسی آفگار — نہین معلوم کیا ہوا آخر کار — یہی کہتی تہی اور روتے تہی غمسے — زمین پر لوٹتی تہی وہ الم سے

ہوئی یوسف کے بدکی وہ دوانی — سنگا کپڑون کو اوسکے نا گہانی — اوٹھا کر سر پر مین کپڑونسی اکبار — لگی تب سونگہنی وہ ماہ رخسار

لیا اوس رتاج کا پھر بوسہ لیکر — رکھا اپنی لگا رخسار اوپر — کمر بند اوسکا لی سینی لگا یا — کمر کو یاد کر آنسو بہایا

کیا کیفش ناز نین ہاتھو نین لیکر — لگایا اوسکی تئین آنکہونکی اوپر — اسی صورت سی تہی ہر دم زلیخا — ہر اک چیزون پہ غم کرتی زلیخا

ہوئی دشوار یوسف کی جدائی — پشیمان ہی بہت بی کچہ بن آئی — فراق یار نی اوسکو کیا ننگ — وہ رخسار و نگا اوسکی اور گیا رنگ

اوٹھی جھنجھلا زلیخا تب تو اکبار — ہوئی بس عشق کی ہاتھوں نسی ناچار — عزیز مصر کی تب پاس آئے — بنا اک مکر شہر اول مین لائے
لگی کہنی کی تئین او وقت رو کر — کہ اب مین ہوگئی ہون بیکسہ مضطر — ہوا ہے دل مرا از بسکہ پر درد — مجھی تی ہین تہمت سب زنان مرد
ہوئی رسوا مین عالم مین سراسر — نہین مین جانتی ہون جاؤن کہان پر — کیا میرے تئین یوسف نے بدنام — نجانون ہووے کیا آخر سرانجام
ہر اک بی بی کی آگی منفعل ہون — ہوئی اس شہر مین مشہور یہ بات — زلیخا رہتی ہی یوسف کی ساتھ
گیا ہی اب مرا ننام او ننگ — ہوئی ہون زندگی ہی اپنے تئین تنگ — یہ بدنامی نہین ہی صرف تجھ تک — تری بہی منہ مین لگتی ہیگی کالک
صلاح وقت اب یہ ہے کہ یکچند — کرون نین قیدخانے مین اہی بند — پہر اگر کوچہ و بازار سارا — اہی اس شہر مین دیکر نقارا
منادی ہر طرف جاکر بناوے — کہ جیسا کری وہ ویسا پاوے — کریگا کام پھر ایسا جو کوئے — یہی آخر سزا اوسکو ملی ہے
یہ ہوگی شہر مین جب بات مشہور — خیال یہ کرینگے دلسی سب دور — اگر تو حکم دیوی مجکو اکبار — کرون یہ کام مین اوقت ناچار
عزیز مصر بولا تب یہ سنکر — تو ہی مختار اب یوسف کی اوپر — رکہی اوسکو دیا اوسکو نکالے — کیا یوسف کو مین تیری حوالے
اوٹھی یہ سن کی خوش ہوکر زلیخا — بلا یوسف کی تئین او کر زلیخا — کہا مین تیری قربان میرے پیارے — عبث تو اتنا مجکو مت سنارے
مجہ اوپر کر تو اپنی مہربانی — کہ مین مرتی ہون تجہ پر ہو دوتی — کہا میرا اگر مانی گا اہی دم — تو جی بخشونگی تیرا ہوکی خرم
کنیزون کی طرح خدمت کرونگی — تری ہر آن مین حمت کرونگی — اگر تو مجہسے منہ پہیریگا اکبار — تو زندان مین تجھی بہیجونگی نا چار
بنا تو صاف اپنے دلکی اب بات — رہیگا قیدخانے مین کہ مجہ ساتھ — یہ ناز و نعمت اب بہاتا تجھی ہے — کہ بندی خلا نہ خوش آتا تجھی ہے
کہا یوسف نے مجکو قید بہتر — ولی اس بات سی تو درگذر کر — نہین یہ کام ہوگا مجھسے زنہار — زلیخا مت عبث کر مجھسی تکرار
زلیخا طیش مین اکبار آئے — نکلی اپنی مین غصی کی سمائے — اوتارا پیرہن یوسف کی تن سے — دیا خرقہ پنہا اک پیرہن سے
لیا تب سر سی اوسکے تاج زر کو — پہٹی ٹوپی سجی اوس سیمبر کو — زری کی کفش پاؤن سے اوتارے — مصیبت اوسکو آئی ایکبارے
گلی مین طوق دی ہاتھون مین زنجیر — کیا اوس نازنین کو آہ دلگیر — کہا تب چوبدارون کو کہ جاؤ — اہی لیجا کی بستی مین پہراؤ
پہرا کر شہر کی سب کوچہ بازار — اسی دو قید مین لیجا کی آزار — رکہو زندان مین لیکر اسی تم — کیا آنی بہت اپنی تئین کم
اوٹھا کر اوسکی تئین وے لیچلے تب — اسیر اوسکو بنا کر لے گئے تب — پہرا کر کوچہ و بازار سارا — نقارا دی منادے یون پکارا
کہ جو ہووے غلام فتنہ انگیز — کری خاوند پر دانستہ تئین تیز — نہین ہرگز کہین اوسکا بہلاؤ — یہی آخر کی تئین اوسکے سزا ہو
کریگا کام پھر ایسا کوئے جو — سزا اوسکی یہی ہو آخر اوش کو — تماشائی ہجوم اکر ہوی سب — کہا ہر ایک نی اپسمین مل تب

جہان صورت بہار جلوہ لاوے — گریبان مین زلیخا منہ چھپاوے — کرین عشوہ سی گر ہم سب ہارہ — گر اوپرین فلک پر سی ستارہ
کہ ہمکو دیکھکر زہرہ جلی ہے — تعشق بیچ ہم سبکی ولی ہے — جو ہمکو دیکھی زاہدا کی اکبار — تو پھینکے اپنا جبہ اور دستار
برہمن بت پرستی اپنی چھوڑے — کہ ہمپر مبتلا ہو بت لوٹے — سنی جب میون یہ حقیقت — ہوئی یوسف کے دلمین بسکہ حیرت
کہا امی وائی یہ کیا ہی مراجعت — پڑی کیا میرے اوپر مشکل سخت — او ہونکا بھی ہوا ہے مبتلا دل — بچانی جان ہوئی اب مجکو مشکل
جو مجکو دیکھتا ہی ایکبار — وہ ظاہر اپنی کرتا بیقرارے — بدی کی مجسے رکتا ہی وہ نیت — ہوئی کیا ہی اونھونکی آدمیت
نہ کچھ ہی مین اون بسکا نہ ایمان — ہر اک ہی شوق اور شہوت کا طوفان — پھر آیا یوسف اپنے جی مکو کہا — ہوا اب اون بہونکی رو سے بیزار
بہت دلسی ہوا وہ تنگ اپنے — لگا بچنون سے کرنی جنگ اپنے — خدا سی اونی یون کے تب مناجات — کہ ای حاجت روای اہل حاجات
سبہونکا حال تو ہی تجھپہ ظاہر — ہر اک کی نیتون سے تو ہی ماہر — مجھی اکر ان ہوتا ہے نہین چین — انہین باتونمین جاتا ہے یہ ذہن
مجے محبوس خانہ اوس سے بہتر — کہ کیجے ان بہونسی رخ برابر — یہ مانگی جب دعا یوسف نے یہانت — ہوئی مقبول تب اوسکی مناجات
جو نکلی یہ دعا اوسکی زبان سے — ملی پھر عافیت اوسکو کہان سے — اگر آرام کا ہوتا طلبگار — تو کب محبوس خانہ ملتا زنہار
جو مانگا اوسنی وہ پایا خدا سے — کیا سامان قید اپنی دعا سے

ترغیب دینا مصر کے عورتون کا زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام کی قید کرنے مین

نسوان کی مکر سی حیران ہی عالم — مثال بید بہی لرزان ہی عالم — زنون کی مکر و فن الحذر ہے — زنون کا مکر آتش ہی شرر ہے
جو دیکہا ان پیرویون نے اکبار — کہ یوسف ہو گیا ہی بسکی بیزار — یہ کی آپسمین ملکر مصلحت سب — زلیخا سی کہا آکر کے یون تب
کہ ای بی بی تو عاجز کیون ہی ایسے — بہلا یہ تیری دانائی ہی کیسے — تو اپنی زر خریدہ کی ہی مائل — نکر سکتی ہی مقصد اوس سے حاصل
اہی مکر زنان تا کے مذان مین تو قید — کہ برآوی نہ جبتک تیری امید — نہین سختی بغیر آویگا یہ ہات — جو کچہ ہی راستی تجسے کہی بات
بجز سختی کی ہونی کا نہین نرم — کہ لوہا نرم ہو کب جو نہو گرم — یہ سنکر ماجرا جادوگرے کا — پھرا اکبار تب دل اوس پر یکا
ہوئے دلمین یقین تب اوسکی یہ بات — بجز سختی نہین آویگا یہ ہات — بلا کر اوسنے گہر می یوسف کو اکبار — کہا شفقت سی او کو مانی نکو کار
مری کمین آرزو کرتا نہ حاصل — ہوا ہی کس لیے ایسا تو جاہل — کہا یوسف نے یہ بیجا صلی ہے — تری یہ آرزو سب جاہلی ہے
کہا ڈالونگی زندانمین مین تجھکو — کہا وحشت نہین ہی اسکی مجکو — کہا ہاتھ و پین دونگی تیری زنجیر — کہا ہوگا وہی جو ہوگی تقدیر
کہا گر وفق دونگی مین تیری طوق — کہا کر تو جو کچہ ہو وے میرا اشتیاق — کہا جیتا نہ چہوڑونگی تجھے اب — کہا ڈرتا ہو نہین اس باتسی کب

زلیخا نی کہا اون سے کہ تہین جب — ترا کیسا چکہا طعنہ کا ہی اب — اسی گلرو کی خاطر ہو نہین بدنام — نہین معلوم آخر کیا ہوا انجام
تصدق میرا دل آپہ اگر ہے — نہین بدنامیونسی مجکو ڈر ہے — مجہی ہی عشق سی اوسکے سدا کام — کہان پروا ہی رسوا ہوا گر نام
ہوا دل ایسا اوسکی عشق سی نرم — نہین اس بات کی ہی مجہی شرم — اب اوسکی ہاتہ ہی ہین ہے مرا دل — رہائی دلکی ہی اب اوس سی مشکل

اقرار کرنا مصر کی عورتون کا حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی پر اور فریفتہ ہونا جمال بے مثال پر اور اظہار کرنا اپنے بی قراری کا حضرت یوسف علیہ السلام سے

کٹین اون بیبیون کے اونگلیان جب — ہوئین بے اختیار از بسکہ وی سب — کہا پھر ایک نے او سدم یکایک — عجب آدم ہی یہ شکل ملایک
خدا کا نور چہرہ پر عیان ہے — فرشتہ ہی گا یہ آدم کہان ہے — غلام اوسکو کہی جو ہووے نادان — یہ صاحب سبکا ہی ہم اسپہ قربان
عیان چہرے سی اوسکی بس ہے رعنا — یہ آیا ہی کہان سے با تبا ہے — زلیخا سی کہا سن بے بی یہ بات — لگی ہی یہ عجب دولت تری ہات
جو تو اس ماہرو پر ہیگی مائل — تجہے دنیا کا مقصد سب ہی حاصل — جسے اک بوسہ اسکا ہو میسر — میسر اوسکو ہو تخت سکندر
جو اوسکا اک دیکہی ایک دیدار — دو عالم کو وہ کیوے مول اکبار — نہین دنیا مین اک آدم ہی ایسا — فلک اوپر فرشتہ کم ہے ایسا
مبارک تیری تہین ماہرو ہے — بجا ہی گر سدا اوسکی جستجو ہے — ہوئی تقصیر یہ بہی تمامے — رکہا جو اوس پر داغ غلامے
بہت بیجا کیا تجکو ملامت — ہوئی از بسکہ ہم سبکو ندامت — ہوئین شرمندہ ہم سب اے بیاری — ہوئی ہم سبکی تہین بس شرمساری
ترا مائل ہوا یہ سنکو شمائل — تری سب دل کی مقصد ہی ہین حاصل — یہ کہکر بیبیان کتنی تو اوسدم — کہین گہر بیچ اپنی مائل غم
کوئی بوری ہوئے کوئی دوانے — ہوئی مشکل کسیکو زندگانے — کسینے گہر کو چہوڑا عشق کے ہاتہ — کیا صحرا مین الفت جا نور ساتہ
وہان کہے ایک بے بی تھین جو باہم — جمال یوسفی کی اشتیاقے — پہر اوس مصر وسی بولین بیبیان سب — کہ کرتی ہین گے ہم یون عرض مطلب
اگر چہ ہیگا تو بس پاک دامن — ہوا نیکی مین تیرا چاک دامن — زلیخا عشق مین تیری ہی غمناک — دریغ اس سے نکرای دامن پاک
تری فرقت سی مرتی ہی زلیخا — ملن اپنی رو رو بہر تی ہی زلیخا — تری خدمت مین وہ دائم حاضر — تجہی لازم ہی اب کہ اوسکی خاطر
اگر وہ ہوے آزردہ جو ہیہات — بہت کا وش کری گے تیری وساط — کہ آزردہ جو ہووے یار سی یار — پہر آخر پوسٹ کینچی ہین سے ناچار
مبادا قید خانے مین کری بند — محبت سے اوٹہی وہ آزردمند — نکر حجت تو ان باتو مین زنہار — بہت ہوگا برا پہر آخر کار
تو ہی اس بات کو لیس یقین کر — تو اوسکی خاطر اب آمادہ نین کر — نہ آوی اوسکے خاطر گر تجہے ہوش — تو ہم سب باتین مین تیری ہی ہے دوش
کہ ہمسی دل کی تہین سے اپنے لگا تو — صلاح زندگانی کے اوٹہا تو — ہمارا حسن صورت کیا یہ بے ہے — کہ گل آسا یہ چہرہ سرد قامت ہے

گئی جب نظر میں وہ پھر رات
منگایا تب نج زعفران رنگ
لگی پھر کہنی اون سے وہ دل تنگ

کہ ہے ہے بی جو طعنہ تم ہو کرتی
ملامت کا ہے کو ہے پر داغ دیتی
مری یوسف کو تم دیکھو جو اکبار
یہی تصویر سے ہو تصویر دیوار

تو نج اوسدم اگر ہاتھوں مین لیتے
ترا شو یک بیک اوسکو نظر کر
نجانون مین کہ حیران ہو گیا ہے
تو نج اوسدم ترا شو یا کہ تم بات

یہ طعنہ پھر نہین تم پھیر کر و تم
پشیمان ہو بہت محظوظ ہو تم
غلام اوسکو نہ سمجھو گاہ بہ بات
فرشتو کی بھی اوسمین سب ملامات

عجب صورت ہی اوسکی دلبر یکے
عجب تصویر ہے جادو گری کے
ہوئی ہون جسکے اوسکی دیوانی
ملک سی ہی وہ بہتر یار جانے

تو مجکو آزمانا ہو تو درکار
تو مین لیون بلا اب اوسکو اکبار
کھا سب نے کہ مجکو آرزو ہے
کہ دیکھین اوسکو کیسا ماہرو ہے

زلیخا والی نے کو اسنے بلا کر
کہا یوسف کو لی آو یہان پر
کہا اوس سے کہ ای مہرو طناز
یہان اگر مجھے اب کر سرافراز

قدم آگر کی رکھہ آنکھون کے اندر
کہ آنکھین فرش کین مین راہ اوپر
کہا یوسف نے جا دانے پیغام
کہا شکر کی تب یون وہ گل اندام

مجھے جانی سی ون کیا کام ہیگا
مرا یون مین تو بدنام ہیگا
کرو مت بیقصد بدنام مجھکو
زلیخا سی کہا اوسنے آکر

کہ یون کہتا ہی بی تیرا دلبر
زلیخا آپ آئی سنکے اوسدم
کہا یوسف کے تین آنکھون کو نم
کہ ای دلبر بھی شیدا بنا تو

یہ ملک مصر مین رسوا کیا تو
ہر اک طعنہ مجھی دیتی ہین تیرا
بہت اب سے ہی تنگ احوال میرا
سدا روتی ہو ہین تیری ہی غم مین

سدا رہتی ہو ہین تیری الم مین
اگر آگی تری بھی خوار ہو ہین
تو اپنی بخت سے نا چار ہو ہین
ولیکن اب بھی لازم ہی یہ بات

کہ ایسی بیرخی مت کر مری سات
پسند اب کر نہ اتنی میری خوار
ندی اب اس سے زیادہ شہر سارے
نہین رہنے مجھے باقی رہی ہے

ترے خاطر یہ مین نے سب سہی ہے
ذرا مجلس مین چل اب اکبارے
جو مجکو دیکھکر وی ہیبان سب
کرین مع قوف طعنہ یکبیک اب

تری صورت کی ہون مفتون سارے
ذرا اونکو بھی ہو وے بیقرارے
ہوا یہ باتین یوسف کا دل نرم
رہا سر کو جھکا آئی اوسی دم

منگا پوشاک اور جلدی پہن کر
رکھا تاج مرصع سر کے اوپر
دو زلفون کو کیا آویزہ دل
بنا نام خدا فرخ شمائل

پہن لعل و گہر کی کفش زرین
چلا وہ نازنین باغرور و تمکین
جب آیا باہر یون ساتھ طیار
ہوئین سب دیکھکر اوسکو نقش دیوار

بنی ہر اک جو وان چیز کی تصویر
ہوئی سبکی زبا بیخبر بند تقریر
رہین بیہوش ہو مبہوت کی صورت
نہ منہ مین بات اور نہ حس و حرکت

زلیخا نی ہر اک بی بی کی تین بات
کہا تم سب ترا شو تو نج اب
کری کار و تب اوسکی اوپر اکبار
نباتب اوسکو ہی آکر یہ سنجوگ

بہت تھی محو یوسف کے ہر اک لوگ
نباتب اوسکو ہی مجلس کا یہ حال
کسی نے کاٹ قبضی کو ستم کے
ہوا لو ہو سی سارا فرش تب لال

کسی نے اونگلیان اپنے قلم کے

زلیخا

تری ظاہر ہوئی اب روسیاہی — کہ دی اک شیر خواری نی گواہی — تجھے مین جانتا تہا پارسا ہے — جو دیکہا مین عجب کچہ تو بلا ہے
وہ تیری کیا ہوئی سب پارسائی — یہ کیا سیکہی ہی تونی بیحیائی — پھر ایسی تجھسی گر ہووے کی تقصیر — تو سب جاوے گی تیری تو قیر
کہا یوسف کو ای فرخ شمائل — فرشتہ صورت و نیکو خصائل — تری تقصیر کچہ اسمین نہین ہے — تجھی مین جانتا ہون پاکدین ہے
تو ان باتونکو دل سے دور کندکر — نہ لا ہرگز اسی اپنی زبان پر — رہو خوش ہوکے تم گہر بیخ دائم — ہوی مسرور دل سی تم اب ہم
یہ کہکر تب عزیز مصر اکبار — گیا دولت سرا مین خندہ خسار — بچا تہمت سی تب وہ پاکدامن — ہوئی اوسکی گواہی چاکدامن
اوٹہا اکبارگی خوشوقت مسرور — ہوئی یوسف کیلئی تب یہ مشہور

طعنہ دینا مصر کی عورتون کا زلیخا کو اور پشیمان ہونا اون سبہون کا جمال جہان آرا دیکہکر

عجب یہ عشق ہی پر مکر و نیرنگ — کیا ہی ایک عالم کی تئین دنگ
قباحت سے سدا رہتا ہی بدنام — ملامت سے نکلنا اوسکا ہی کام — زلیخا کی ہوئی یہ بات مشہور — جو ملک مصر مین نزدیک اور دور
تمامی مصر کی یون بیحیا تب — اگین کرنی ملامت یکبیک سب — زلیخا بس ہوئی ہی ایسی فاسق — غلام اوپر ہوئی ہی اپنی عاشق
عجب گمراہی اب اس بیچ آئے — غلا سونسی ہی کرتی آشنائے — عجب ہی طرفہ تر اس سے یہی بات — کہ یوسف خوش نہین اوس ماہ سے رات
جہان وہ بہاگتا جاتی ہمان وہ — وہین ہے ساتہ اوسکی بیقرار وہ — اسیطور و نسے اس سے ہی یہ تیار — نہین وہ عشق کا جانے ہے اسرار
اگر اکدم ہمارے پاس آوے — تو یوسف رخ نہین ہمسے پہراوے — رہی فرمان مین ہم سبکی قائم — وہ جاوے اوس جگہ جاوین جہان ہم
اوی مائل بہی کرنا ہی بڑا کام — وہ دو دن مین ہمارے آوی دوام — زلیخا نی سنی جب یہ حقیقت — کیا دشنام دی اونکو نصیحت
کہا بیحیا مین سب ہین نادان — نہین یہ جانتے ہین عشق کا مان — غلام اب کہین یوسف کو ہمسے — بہلا اسکا دکہاتی ہون مکافات
جو کی اک جشن کی اوسنے تمام تیار — عجب وہ حسن کے مجلس ہوئی تہے — عجب تیاری اوس محفل کی تہی
تمامی خیمی زربفتی طلائے — تمامی فرش مین اوسکے بچہائے — ہر اک سبا عیش و شادمانے — کہ خوش گذری تہی جس سے زندگانی
بہت میوہ جہانکی تہی ہر و خشک — بہت عطر و گلاب و عنبر و مشک — سہیلے اور خواصین اہتمامے — زر و زیور بہرے ہر اک تمامے
بہت ساسامان عیش و رنگ کا تہا — بہت سا زر و نوا مرنگ کا تہا — پریرویان بہت کافی مہیا — وہان تہین صف بصف حاضر سرا سر
ہوئی گانی سی ماہر جب اک لوگ — بنا اوسنے یون آکر کی سنجوگ — ہوا تب ناچ کا سامان اوس آن — طیور و نسی نکلنی کو لگے تان
ستار اور بین کے اور طبلہ آواز — ہوئی قانون کے تب سا تہ دمساز — پریرویان کہڑی سر پر ہر یک — خوشی کی ہا رتی ہر ایک دستک

یہ سچ ہی جبکہ کچھ ہووے نہین بات — قسم پر اکی بنتی ہی وہین بات — نہین جس بات کی دیتی گواہی — قسم ہی اوسمین ہوتی روشنائی

لگی رونی قسم کر کے زلیخا — سرانپاز انو پر دھر کے زلیخا — کیا اوسدم عزیز مصر باور — لگی رونی زلیخا جب قسم کر

ہوا دلمین یقین آئی کدورت — کہ یوسف کے ہی یہ سارے شرارت — زنون کی مکر سی عالم جلی ہے — زنون کی مکر سی ہر تی ہلی ہے

زنون کے بات کو از بس اثر ہے — زنونکا مکر دل مین کارگر ہے — کہا یوسف کے تئین تب بدگمان ہو — ترا مجھ پاس اب رہنا کہان ہو

یقین مجکو ہوئی تیری شرارت — نہین یہ بات ہرگز ہی گی تہمت — بلایا اوس گھڑی تب کا کیا ہے — اوسی یوسف کے اوپر کر محصل

کہا لیجاو یہ ہی ناخردمند — اسی محبوس خانی مین کرو بند

گواہی بنا لڑکی شیر خوار کی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاکدامنی اور طہارت پر

کیا قول جب چلا یوسف کو لیکر — وہانسی قید خانی کی جو اندر

ہوا یوسف کو جو اس بات کا غم — تو کی حق نے عایہ اوسنی اوسدم — کہ ای دانای ہر اسرار نہانے — تجھہ اوپر ختم ہے اسرار دانے

سبھو نکا حال تجھہ اوپر عیان ہے — عیان ہر ایک اسرار نہان ہے — تجھے معلوم ہی تہمت کی ہر بات — یقینا غیب دان ہیگی تری ذات

مجھے غم ہیچ سر افگندہ مت کر — عزیز مصر سی شرمندہ مت کر — گواہی کا مری کر دی تو سامان — گواہی غیب سی پونہچا تو اس آن

خدا سے اپنی یون مانگی دعا جب — ہوئی مقبول اوسکی یہ عاتب — کہڑی تھی ایک بی بی اوجگہ پر — لیی اک طفل وہ گودی کی اندر

مہینے تین کا طفل لبن تھا — سخن کہنی سی وہ بستہ دہن تھا — بجز ہنسنی نہین جانے وہ رونا — لبو نہین شیر ماتہو نہین کھلونا

بہت تھا ناز کا پالا دولارا — بہت تھا ساری لوگونکا پیارا — گلی مین آو سکے تو نہین پڑی تھے — وہ دونون پاون مین دو دو کڑی تھے

اوٹھا اکبارگی طوطی کی طرح بول — کہا غنچہ کی صورت سی زبان کھول — کہ کیسی عزیز مصر ہے بات — گئی ہی عقل تیری کس لیے سات

خدا کو ایکبارگی کیون گیا بھول — کیا انصاف یہ کیا خاک اوردھول — ہوی ہر ایک حیران سنکی یہ بات — ہوا سکو تعجب تب یہ بہات

کہ لڑکی کا یہ کیا کر دا رہے گا — بیان کچھ ہو نہو اسرار ہیگا — عزیز مصر تب ہو کر کے حیران — لگا کہنی کو از طفل سخندان

کہ ای لڑکی جو تجکو ایزد پاک — زبان ہوش بخشی ایسی چالاک — کہ اب تو اسگھڑی ہی کس کی تقصیر — ہوا نگا تیری منہ مین شکر و شیر

کی تب لڑکی نی اوسی بات یہ زور — کہ مجھی کیا کام ہون اس فضل خور — کسیکے مجکو بدگوئی سے کیا کام — کسیکا مین بتانی کا نہین نام

ولیکن اب یہی ہی بات ظاہر — کہ تو جا کر کے یوسف پر نظر کر — تو یوسف ہی گنہ سی پاکدامن — ہوا یہی سی گری چاک دامن

جو ہووے سامنی سی پیرہن چاک — زلیخا ہی گی اس تقصیر سے پاک — عزیز مصر نے جب دم یہ اسرار — سنا لڑکی کی اوٹھا تب وہ کہبار

نظارہ جا کیا جو اہمن پاک — تو دیکھا اوسکو چھی سی ہے چاک — زلیخا پاس تب اوسوقت جا کر — کہا یہ مکر سب تیرا ہی مکر

کہ یوسف جب ہوا اوس سے بیگانہ — عزیز اوسکو بلا دروازے باہر — سراسیمہ وہ جو یوسف کو دیکھا — کیا تب مہر اور احوال پوچھا

کہ ای فرزند یہ کیا حال ہوگیا — پریشان زلف کا کیوں بال ہوگیا — بہانہ کچھ کیا یوسف نے اوسدم — لگا ہنسنے کو منہ کرکے خم

عزیز مصر پھر اسکا پکڑ ہاتھ — زلیخا پاس لے آیا اوسی ساتھ — پریشان دیکھا احوال زلیخا — لگا تب پوچھنے حال زلیخا

زلیخا نی جو دیکھا تب یہ ہیبات — کہ یوسف ہے عزیز مصر کے سات — کہا دلمین بہت کرکی تاسف — کہا ہوگا یہ سب احوال یوسف

لی آیا ہی عزیز مصر کو ساتھ — ہوئی ہوگی بہت یہ تو بری بات — تو کر آنکھونکو اپنی اشک سی نم — یہ بولی مکر تازہ کرکے اوسدم

بھلا کیا پوچھتا ہی حال میرا — سنی گا کیا تو اب احوال میرا — بھلے الماس کی کہانی کہنی ہی — مری اب آپ پر آبنی ہے

یہان سوتی تھی میں اپنے پلنگ پر — خواصین سوتی تھین اپنے بستر پر — جسے فرزند تو نی کرکے پالا — وہ پاکر کے محل میرا نزالا

مری پانوں کی پاس آوے تھی تمکنار — دھرا پانو نہ پہنچے میرے ہاتھ کبھار — مین چپکے نیند سی گہری کی اس آن — وہ بھاگا دیکھ ہوکر بیحواس و ان

جو دوڑی اوسکے پیچھے مثل دشمن — لیکا ایک اوسکا پکڑ آئی دامن — جھکا جھوسے سے کرتب بہت زور — نکل ہاتھونسی بھاگا میری وہ چور

مری اس حال کی روشن گواہی — اب اوسکا ہی پٹا دامن گیا ہی — مراد اسکو کری تو طوق و زنجیر — کری جو بند خانی مین اوسے بند

ویا اوسکو کری تو طوق و زنجیر — بہت کے نامناسب اوسنے تقصیر — نتیجے کو وہ پہنچے بیسر انجام — کہ تا پھر کوئی نہ ایسا کری کام

عزیز مصر نی جب یہ سنی بات — کہا یہ کیا ہوا ہیہات ہیہات — بہت دل بیچ بیچ و تاب کھایا — بہت غصے مین وہ اوسوقت آیا

کہا یوسف کو یون تو کی ہزار — نجانا تھا تجھی ایسا بد اطوار — تجھی پالا تھا مین نے نرکی فرزند — کیا تھا مین نے تجکو اپنا دلبند

زلیخا کو تری آگی کیا مین — یہ قدر و مرتبہ تجکو دیا مین — زر و اموال سی کر تجکو ممتاز — کیا مین گھر کا اپنی محرم راز

نہ سمجھا تھا کہ تو ایسا کریگا — نظر نامردس پر میرے دھریگا — سنا یوسف نے جب اس ماجرا کو — کیا تب اوسنی یاد اپنی خدا کو

کھا سر کو جھکا کر از خجالت — کہ ای والا گہر یہ سب ہے تہمت — یہ باتین اسطرح ہرگز نہین ہے — تفاوت آسمان سے تا زمین ہے

زنونکا مکر بدعت ہی ستم ہے — زنونکا مکر و فن تیغ دو دم ہے — ترا مہر ہے بس احسان نعمت — کہان مجھسی یہ ہو کفران نعمت

اسی مت بوجہ ہیچ تو دلمین زنہار — یہ تہمت ہے سراسر انکو کار — حقیقت یون ہے گر تو اسکو باور — زلیخا نی یہان مجھکو بلاکر

جو کچھ آفت مرے اوپر وہ لائے — کہون کیا مین تجھسو وہ جگ ہنسائے — یہان سے بھاگ مین آی خرکو نکلا — مراد اس مکر سے پھاڑا زلیخا

اگر یہ بات میرے ہو نہ باور — جو کچھ مرضی مین تیرے آوی سو کر — زلیخا نی سنی جو یہ حقیقت — کہا اب جھوٹی ہی ہوئے اوسکی تہمت

قسم کھائی یکایک سنکی یہ بات — عزیز مصر کی تب سر پہ ہے ہات — کہا اوسکو نہ سن تو ای خردمند — یہ سب ہے جھوٹ تیری سر کی سوگند

ہوا حیران بہت وہ ماہ خسار — کہا کیا آپڑی مشکل یہ اکبار — لگا ہر اک طرف وہ دیکھنے تب — ہوئی فکر اس بلا سے چھوٹنے اب

یکایک ایک گوشی مین جو دیکھا — کہ اک پردہ پڑا ہے گا رزی کا — کہا ای نازنین پردہ یہ کیا ہے — یہان پہلی ہی کون آکر چھپا ہے

کہا پردے مین وہ ہی ہے مہ مجان — کہ مین کرتی ہون سجدہ جسکو ہر آن — بت زیبا جواہر سے بھرا ہی — کہ جسکی آنکھ مین موتی جڑا ہی

سکھایی اسلمی پردی کے اندر — پڑی اوسکی نظر اگر نہ مجھپر — کہ مین اوسکی نہ آگی ہون فدا — یہی ہیگا یہ پردے بیچ اسرار

کہا یوسف نی تب یون ہوکی مضطر — خلط فہمی ہی تیری یہ سراسر — ترا تجھپر دل ایسا ہوا نرم — کہ تو تجھپر کی بت سے کرتی ہی شرم

مراوہ جو خدا اسرار دان ہے — ہر اک پردے کی بات اوسپر عیان ہے — مجھے اب کیون نہ اوس سے شرم آوے — حیا کیونکر نہ آنکھون مین سماوے

کہ بت سے شرم کرتی ہی تو باطل — خدا سی مین ہوا اکبار غافل — معاذ اللہ یہ غفلت ہی ہمارے — خدا کو بھول جاؤن ایکبارے

اوٹھا گھبرا کی اور بھاگا وہ اکبار — کیا پاؤن کو اپنی تیز رفتار — وہ جس دروازی پر پونہچا پریشان — گرا بس ٹوٹ کر قفل اوسکا اوس آن

جو پونہچا ساتوین در پر وہ مضطر — یہ تھا نزدیک تا جاوی وہ باہر — زلیخا نی جو دیکھی یہ حقیقت — بہت دل بیچ اپنی کی حسرت

اوٹھی وہ جلد اور دامن پکڑ کر — جھکا جھورے لگی کرنی وہ مضطر — نکل یوسف گیا جو کر کی کچھ فن — پھٹا یوسف کا واں چولی کی دامن

جھکا جھورے مین جب کپڑا اوٹھی ہے — عجب کچھ اوسکی لٹ اوٹھی ہے — زلیخا کی تب آنکھونکو نمناک — گریبان اپنا کر دامن تلک چاک

شگفتہ اپنا ملایا خاک مین سب — عجب نقشے کھسوٹے ہو گئی تب — نپایا لب تلک شہد ہوس کو — ہوا افسوس اکہاری ہوس کو

لگی ہاتھون کو ملنے درد و غم سے — فغان کرنی لگی اوہ دم الم سے — کہا افسوس وہ یار ستمگر — گیا اب بیمروت مجسی ہو کر

نکل بھاگا وہ گھر دیر فن سے — گیا وہ شہد اب میرے دہن سے — وہ یار اب ہاتھ سی میرے گیا ہی — شکار اب ہاتھ سی میرے گیا ہی

یہان پر آج یہ میرے کہانے — ہوئے ہے اس کہانی کی نشانے — کہ اکدن ایک ٹکٹکی نی یہ چاہا — کہ کچھ کیجے شکار اب اک جگہ جا

تجلی سی جو نکلا اپنی باہر — نظر اک بار آیا اوسکو خوشتر — لپیٹا اوس اوپر جامے کا جا تار — نکال آیے دہن سے تب وہ اکبار

کیا اوسکو بہت جلدی سے وہ بند — رہی تب ٹھیکر وہان ہو کے خرسند — یکایک جو وہان پر سے اوڑا باز — ہوا سب ٹکٹکی ٹکٹکی تار کا ساز

مین وہ ٹکٹکی ہون جو تند بیر کا تار — لپیٹا تھا وہ شہباز اوپر اکبار — وہ قد بیر و نکا سارا تار ٹوٹا — مری ہاتھونسی وہ شہباز چھوٹا

فقط اب اسقدر ہی یہ ہے نمودار — گریبان کا مری ہاتھونمین ہی تار — ہر اک تانونکی تار و نمین الم ہے — گریبان تار تار درد و غم ہے

مقابل ہونا عزیز مصر کا حضرت یوسف علیہ السلام سی ہفتم خانی کی دروازی پر اور پوچھنا حال کا

بہان اس داستان کا یون بیان ہے — اون سی اور چھپانا انکا حقیقت وہان سے — قلم کاغذ پہ یون گوہر فشان ہے

کہا تب اوس پری نے ای پیاری — نہین طاقت رہی دلمین ہمارے — مرا جی شوق مین ای تیری بسمل — نکل قالب سے آیا ہی لبو پر
کہا یوسف نے پہرای مہر گستر — عزیز مصر کا ڈر ہے گا دلپر — مبادا اسنکی یہ میرے خیانت — کری میرے اوپر وہ کچہ سیاست
زلیخا نی کہا وہ کون ہیگا — مجھے اور تجھکو کیا ڈر ہیگا اوسکا — نہ تو کچہ اوسکا ہی گاز رخریدہ — کہ رہتا اوس سے ہی وحشت رسیدہ
نہین مین اوسکے اوپر کچہ ہون بہوے — تو پہر کس بانکی ہیگا وہ موے — ارادہ گر ترا کچہ دلمین لاوے — تجھی ناحق اگر وہ کچہ ستاوے
بلا دون اوسکو ایسا زہر قاتل — کہ ہوا کبار گی دور خین وصل — تجھی کیا اسکا ڈر ای یار ہیگا — تو کہتا ہی خدا غفار ہیگا
زدو گو ہر سے دیکر کے کفدا — گنہ بخشاؤن گی اکبار سارا — کہا یوسف نے یون ڈر ای زلیخا — خیال ایسا تو مت کر ای زلیخا
پسند ایسی نہین ہی بات مجھکو — گناہون مین نکر تو سات مجھکو — کہان دلکی اوپر برداشت آوے — کوئی گر ایک چیونٹی کو ستاوے
کہان ہووے کبھی یہ بات منظور — خیال ایسی تو اپنی دلسی کر دور — خصوصاً یہ عزیز مسند ناز — کیا مجکو جو فرزندی مین ممتاز
جو یہ کہتی ہی تو ای ماہ رخسار — گنہ بخشاؤنگی زد دیکی اکبار — گنہ کا رز سے کب یہ لاملی ہے — خدا کی پاس کب رشوت چلی ہے
کہا اوسنی کہ ای شاہ جوان بخت — خدا دی مصر کا تیری ہین تخت — ہوا دل ناوک غم کا نشانہ — کریگا کب تلک تو یون بہانہ
تو اسکو جانتا ہی پاک بازے — مین اوسکو جانتی ہون جیسے سازے — پسند آتی ہی تیری بات یہ کب — بہانا مجھے تو زیادہ نکراب
تری خواہش مین گذری عمر ساری — نہ دیکی تیری الفت ایکبارے — تری ہاتھونسی آخر ای ستمگر — مرونگی ایکبارے مار خنجر
عزیز مصر جب دیکہی گا یہ حال — پڑا میرا بدن کو ہوسے لال — گمان وقتل کا تجھپر کریگا — ہمیشہ اس بلا مین تو رہیگا
یہ کہہ یوسف کو تب اوسنی مضطر — سرہانی سی نکالا ایک خنجر — جنونکی ہاتہ سی ہوکر کی دلریش — گلی پر رکہی خنجر وہ جفا کیش
جو دیکہا حال یہ کچہ ہی نمودار — اوٹھا گہبرا کی تب یوسف بیچارا — پکڑ ہاتھون کے تین اوسنوقت بولا — یہ کیا ہی حال تیرا اسنے زلیخا
تمکو اتنی پریشان اپنی خاطر — یہان قبل مین ہون تیری پاس حاضر — نہ گہبرا تو برا ویگی تری آس — نہو بی اس مین تیرے ہون تری پاس
جو یون پایا دلاسا وہ ستمگر — دیا پہینک اوسنے ہاتھونسی خنجر — یہ سمجہا دلمین اپنے اوس پری نے — کیا ہی کچہ اثر جادوگری نے
پہر اسی اب ستمگر سرکشی سے — مری ہاتھون کو پکڑا ہی خوشی سے — مرا اب اس سے مقصد ہوگا حاصل — ہوا ہے اسکا دل اب مجھپہ مائل
یکایک ہاتھ گردن پر رکہا تب — جبین کا اوسکی پہر بوسہ لیا تب — وہ پاؤنکو کمر مین پیچ دیکر — رہی اوس گلبدن کا بوسہ لیکر
لبون سے لب ملا اوس ہمکمر سے — بہرا اپنا دہن شہد و شکر سے — گہرا خورشید یون شام بلا مین — پہنسا شہباز یون دام بلا مین
سر اسیمہ ہوا یوسف تب اکبار — پری کے فن مین یون ہوگیا گرفتار — کیا جب شوق نی اوس گل کو مارے — ہوئی عصمت کے دہشت دلمین تارے

بجھی ہر جا پہ مسند اور بنا لے — عجب خلوت تھی وہ عیاروں کی جا ہے — فقط مطلوب و طالب تھی وہاں پر — وہی معشوق و عاشق اوسکی اندر

تقاضی کی قضا کو اوس جگہ بار — نہ مفتی کی وہاں فتوی کی آثار — نہ فکر محتسب اوس گھر مین چلتی — نہ شحنہ کی وہان کچھ دال گلتی

کھیلے بازار جب آکر ہوس کے — پڑی تب وقت آکر رنگ رس کے — زلیخا ہاتھ یوسف کا پکڑ کر — لگی یوسف سے یون کہنے وہ ڈر کر

کرای ہمپر مجھپر ٹک نظر کر — مجھے محروم تو مت اسقدر کر — پری گر سامنی ٹک میری آوے — نہین سیر کسطرف سے منہ پھراوے

بدی کیا مجھ مین ہے ای سرو خوشتر — جو مجھسی دل مین تیرے ہیگا مکدر — تری خستی مین مرتی ہون نا چار — نہین کرتا نظر تو مجھپر اکبار

یہ کہتی تھی زلیخا کرتا سف — جھکا کے تئین سنتا تھا یوسف — جو دیکھا فرش مین تصویر کی ہی — ہوا حیران یہ کیا تدبیر کی ہی

دہ دیکھا پرادے کے نظر سے — نظر آئین وہی تصویرین جسمے — اوٹھایا سر کو اپنی آسمانپر — یہی صورت نظر آئی وہانپر

بہم یوسف زلیخا ہین ہر اک جا — کہا تدبیر کی ہی گی یہان کیا — ہنسا اکبار گی وہ کھلکھلا کر — رہا تصویر سا حیرت مین آکر

نظر آیا جو تصویرون کا عالم — ہوئی یوسف کے دلمین مہر اوسدم — اوٹھا کر آنکھ برروے زلیخا — نظر کی اک دزدسوے زلیخا

نظر کر ہوش یوسف کو جو آیا — وہین اکبار گی آنکھین چورایا — زلیخا بولی یوسف اوس پر ہو — خدا ایسا کرے ہر سو نظر ہو

خوشی کا اوسکی دلمین آگیا جوش — کہا دہن پکڑ ای سرو گل پوش — نہین کچھ تاب اب دلمین ہی ہے — جدائی میری دل نی اب سہی ہے

مین ہون پیاسے تو آب زندگانی — تجھے لازم ہی مجھپر مہربانی — یہی ہی ای پیارے خضر کا کام — پیاسی کی تئین پانیکا اک جام

قسم تجھکو ہون اوس خدا کے — جہان مین عاشقی جسنے بنا کی — قسم تجھکو تری صورت کی ہیگی — قسم تجھکو تری قامت کی ہیگی

قسم اوس ابروی جادو کمانکی — قسم اوس گیسوے عنبر فشان کے — قسم ہی ناز کی غمزے کی دلبر — قسم تجھکو ادا کی ای ستمگر

کہ تو اب اس گھڑی محروم مت کر — الم سے اب مجھی محروم مت کر — بہت دن سے ترا ہی داغ مجھکو — نہ بستی بھاتی ہی نہ باغ مجھکو

مری اس داغ دل پر کہنہ تو مرہم — مجھی کر اس گھڑی اپنا تو محرم — ہوا ہی صبر اب نایاب دلمین — نہین کچھ تاب اب بیتاب دلمین

کہا یوسف نے تب یون اوسے پرزاد — عبث اپنی نکر تو داد بیداد — مری عصمت کی اوپر تو نظر کر — سماجت مجھی تو مت اسقدر کر

نکر شرمندہ تو مجھکو خدا سے — نکال الا تو یہ جای پر بلا سے — نکر مجھکو گنہ ہون مین گرفتار — ندی اب لگی تئین تو میری آزار

یہ دروازون کی تئین سب قفل بستر — کہ مین جلدی یہانسے جاؤن باہر — تجھے سوگند ہی اپنے خدا کے — اور اوسکی فیض عام برملا کی

کہ گر تو آج کی دن مجھکو چھوڑے — مری ناموس کا شیشہ نہ توڑے — تو مقصد جلد اپنی دل کا پاوے — بہت جلدی ترا مقصد برآوے

نکر جلدی مری اب بات تو مان — نہ ایسی ہو سر اسیمہ تو اس آن — زیان جلدی مین تیرے جانکاہی — کہ جلدی کام ہے شیطان کا ہی

کرشمہ تیرا ابرو تیغ قاتل — ادا و ناز شمشیر حمائل — خدنگ جان ستان مژگان تیرا — یہ کسکی قتل کا سامان ہی تیرا
چلو سیر اب کرین جا بوستان کے — نہین بہاتے ہی اب بستی یہان کے — یہ کہکر چلی اوس گھر کے اندر — اور اوس گھر مین پہنچکر وہ ستمگر
ذرا اوسکا قفل سی اسوقت کر بند — چلی باتین وہ کرتی آرزومند — کہا ای مریا پاکیزہ صورت — عجب تیری بنی ہی گی یہ مورت
کہ تجکو دیکھہ دل بیتاب ہیگا — بر نگ قطرۂ سیماب ہیگا — جمال اپنا دکہا کر تو نی فرخواب — بنایا دلکو میری مثل سیماب
نہین ظاہر مین تیرے دیکھہ صورت — یہان لے آئی ہی مجکو ضرورت — کہون کیا حال مین بیچارگی کا — سناؤن کیا بیان آوارگی کا
کہانی میرے یہ اک داستان ہے — بیان جلدی یہ ہوسکتی کہان ہے — اگرچہ دیکھہ تجکو ہو نہین دلشاد — ولی ہون تیری بہر سی بہر باد
ذرا تو مہر سی مجپر نظر کر — اوٹھا آنکہین نظر اپنی ادہر کر — کہا یوسف نے ای ماہ دل افروز — ہوا ہون مین یہ گھر مین انکے نو روز
یہ تیرا گھر مجھی بہاتا نہین ہے — قدم آگی مرا جاتا نہین ہے — یہان سے تو نکال آزاد کر اب — یہ الفت سی مرا دل شاد کر اب
زلیخا یہ سنا جب بات اوسنے — کئی وہ دوسرے گھر بیچ کی سات — کہ وہان بھی قفل ہی دروازہ کر بند — لگی کہنی کہ یون وہ آرزومند
کہ ای دلبر مین تجپر سی فدا ہون — سدا مین جان و دلسی مبتلا ہون — تری مین مبتلا ہون ناگہانی — بنی نامہربانی سے دوانی
لٹا اپنی تمین تیری اوپر اب — کیا برباد اپنا مال و زر سب — جو کچہ بھی پاس دولت میرے سارے — تری صورت کی اوپر مین نے وارے
مری فریاد سے کیون ہے منہ پہراتا — عبث اتنا ہی کیون مجکو ستاتا — نظر کر مجہ اوپر تو ایکبار رے — مری حاصل کر اب امید وار رے
کہا اوسنے تب ای رشک خورشید — مجہ افسوس تجسے ہی یہ امید — کہ میری جانے کو واجلد در کر — گرفتار اب مجھی مت اسقدر کر
نہین اس گھر مین جی لگتا ہی میرا — یہ گھر ہی حق مین میرے اژدہا سا — زلیخا نی کہا ای مہر دیدار — یہان تو ہی یہ تصویر و نگارزار
تری اس بات سے مجکو عجب ہے — نہین لگتا یہان دل کیا سبب ہے — یہی کہتی جو آئی تیرے گہر — لگایا قفل اوسکی در کے اوپر
اسی صورت چھپی گھر مین وہ اکبار — لے آئی ساتہ اپنی کرتی گفتار — جو چہ گھر تک نہ یکبار آنکہ اوٹھا — زلیخا تب ہوئی از بسکہ شیدا
کہا دلمین برے ہون دیکہتی حال — نہین معلوم کیا ہویان پر احوال

زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام کو بیچ گھر ساتوین کی اور اظہار بیقراری کا حضرت

بیان یون ساتوین گھر کا یہان ہے — یوسف علیہ السلام سے — تماشی کا عجب کچہ یان بیان ہے
ہوئی آساتوین گھر کی جو بارے — زلیخا کو ہوئی تب بیقرارے — وہان یوسف کو ٹہلایا بہ توقیر — لگا در وازے اوپر قفل و زنجیر
عجب رنگین و زیبا وہ محل تھا — کہ فردوس بریں اوسسے خجل تھا — لگین ہر طرف تصویرین حر کی — عجب کچہ شکل تھی رنگین وہ گھر کی

رکھا گوشی میں جال اوس ابرو نے کے — گرہ ہو جیسی گوشی میں کمان کے — دیئی آنکھون میں تب کاجل کے ڈورے — کہ جسکو دیکھہ آہو منہ نہ موڑے
غضب جیتون ہوئے تب اوس پہ کے — کہ تیغ نار تھی جادوگری کے — پری تھی اپنی اوپر مبتلا کے — عجب جیتون تھی اوس مہ کے بلا کے
کہ اوس جیتون کا جو کوئی تیر کھاوے — قیامت تک پڑا وہ تلملاوے — مسی کا رنگ اوس دندان کے اوپر — بہار آئی تھی نافرمان کی اوپر
لبون پر جو وہ مسی کے دھڑی تھے — نگین نیلم کی لعل اوپر جڑی تھے — مسی کی پان سی جیب متفق کے — نمودار ہوئی شام و شفق کے
تبسم اوسمین بجلی کی لپک تھے — ہنسے جو صبح صادق کی جھلک تھے — مسے کاجل سی فارغ خود دلبر — منگائی اپنی تب پوشاک کیسر
وہ پہنا ایک جوڑا پستئی رنگ — بہت رنگین بہت خاصہ بہت تنگ — کہ جسکو دیکھہ وہ سبزہ دل افگار — ہنسے منہ سی گئی پستے کی اکبار
جنی پہر دونون رخسار و سینہ فشان — فلک پر ہو دا بجم جیون درخشان — منگا زیور کو اپنی تب پری نی — دکان پھر کھولی اجادوگری نے
رکھی وہ اک سجلی ناک مین نت — وہ سج کے بات پوچھو ہی تم مت — ہوا وہ حلقۂ خورشید ناگاہ — کہ دو تارے قطب تھے جسکے ہمراہ
رکھا جسوقت پیشانی پہ ٹیکا — رہا دلمین نہین جی تب کسیکا — دہرے کانو پہ لاموتی کے لچھے — لٹکتے جسمین آویزی تھی اچھے
جڑاؤ چاند اوسپر موج مارے — ہوئی اکرکے باہم چاند تارے — عجب سج لایا ہیرے کا کرن پھول — گئی کانو نمین گویا یاسمن پھول
سجے پھر ایک چمکنون جگمگاتی — کہ جسکو دیکھہ چکنون ٹمکماتی — سجاوٹ جبکہ کی چنپا کلی کے — گلی تب قد چنپی کے کلی کے
جو پہنا اوسکی اوپر اک چندہار — کیا اپنی گلی کو رشک گلزار — پڑا جب اوسپہ آموتی کا مالا — ہوا تب اوسکا مکھ چہرہ اوجالا
جہانگیری جو پہنی ایک تصویر — جمال اوسکا ہوا اودم جہانگیر — سجے ایسی جڑاؤ ایک پھونچے — پری آدیکھنی کو اوسکی پونہچے
دوانہ کردیا انگشتری نے — کہ چومانا تہ اوسکا مشتری نے — سجا ہاتھون مین اپنے نورتن کو — جواہر سے بھرا سب تن بدن کو
طلائی پاؤن مین دو دو کڑی تھے — کڑی کی منہ رصع مین جڑی تھے — زیخا کر سنگار اپنا وہ اکبار — عجب کچھ یک بیک نکلی طرحدار
عجب صورت نکالی وہ ستمگر — فرشتون نے کہا اللہ اکبر — یہ تہا نزدیک تب زہرہ زمین پر — فدا ہو کر گری اس نازنین پر
بلالی لی کی ڈالی ہوئی خرسند — جلایا دار کر اوسپر سی اسپند — طبق بھر بھر کی لایا قوت و مرجان — نثار اپنا کیا اوسپہ دل و جان
نہاروں نازسی وہ ماہ رخسار — خرامان جون ہوئے شمشاد کہسار — لیا ہاتھو مین آئینہ پری نے — ادا اپنی کی آجادوگری نے
جمال آئینے مین دیکھہ اپنا آن — زیادہ اپنی کرتی ناز کا مان — پسند آیا جو اوسکو اپنا دیدار — ہوئی معشوق کی اپنی طلبگار
وہین فی الفور یوسف کو بلایا — پکڑ ہاتھو نکو یون اوسکی سنایا — عجب نام خدا قدرت کا ماہر وہے — پری کی دلمین تیری آرزو ہے
اگر یکبار تو دیکھی ہے تجھے حد — غرور حسن وہ اپنا کری دور — عجب کچھ آج ہی تیری تیار — نگہ جمدہر سی کرتی آبدار

نقشہ عمارت ہفت خانہ زلیخا مع پائین باغ

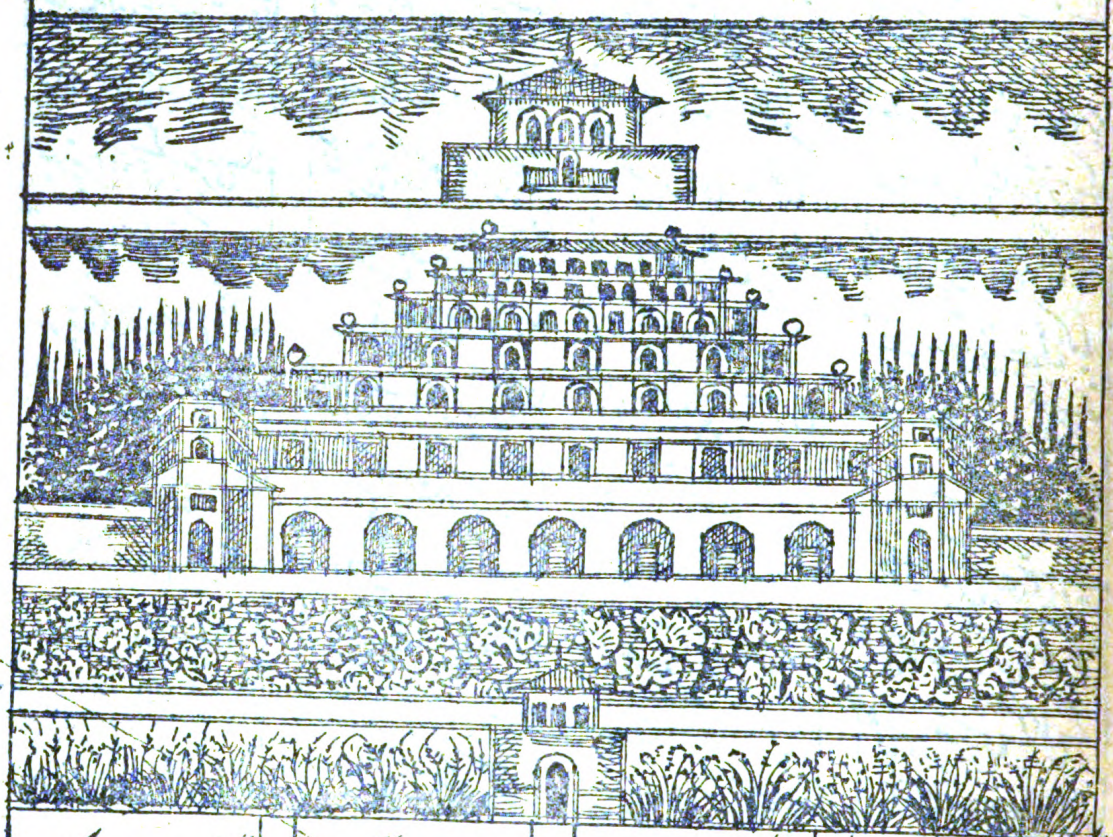

لگی زلیخا کی پردے در پردہ بین — مشجر کی بھی مسند گھر و بین — زلیخائی دیا اوس جگہ بھیج — پلنگ زمین اور پھول کی سیج

خواصونکو بلا اب وہ ستگر — لگی کرنی سنگار اپنا سراسر — ملا ہاتھون مین وہ مہندی کی لال — ہوا لب لعل کا خون ہی جگر لعل

کیا مسند کی تئین جب پایا — گئی لاکے کی منہ سی ساری لالے — پڑا ایسا الم کا داغ اوسکو — کہ داغستان ہوا وہ باغ اوسکو

لیا ہاتھون مین آئینہ پری نے — کیا حیرت اسی دیکھ آرسی نے — ہوا درپن بھی ایسا محو دیدار — بنا وہ قطرۂ سیماب یکسار

لیکا یک جب کھلا بال اوس پریکا — ہوا دام بلا جادو گرے کا — عجب اوس ماہرو نی بال کھولا — دلونکو صید کرنی جال کھولا

ہوا بال اوسکے صورت کا دانہ — گرا باؤن پہ آکر کے بھانہ — پر و یا بال بالون مین وہ موتے — کہ سنبل دیکھ جسکو جان کھوتے

پرو کر موتی جب چوٹی گندھائے — مبافٹ اک اوسمین مقیشی لگائے — دو زلفین اس طرح کا نونپہ لٹکا — پریکا جس مین دل اکبار اٹکا

وہ دونا گن دو جانب سی ہوئی قہر — لیا اکبار گی چہرے اوپر گھر — ملا اوٹن لگا یا منہ مین غازہ — کیا رخسار جیون گلبرگ تازہ

سجا ابرو کو دی سی یہ اوس آن — کہ قربان ہو گیا اوسپہ نیک بان — گلاب و عنبر اوسنی کر کی تب حل — ملا کر سا تہ اوسنکی مشک و صندل

فلک اور مہر اور افلاک سارا — زمین اور ہفت اقلیم اور ستارا — کہ جسکی ہاتہ مین وہ اک زمان ہو — عیان اوسپر زمین و آسمان ہو

مقیمکام کی وائی ہوئی جب — حویلی ایک عالیشان ہوئی تب — ہر اک دری مین دیوارین طلا کار — کیا دیوار گردون سے نمودار

ہر اک جا اوسمین شاہانہ عمارت — کہ جسکے وصف سے قاصر عبارت — کواڑی تہی صندف اور کچکڑ یکے — پڑی خلقی تہی موتیکی گڑ یکے

عجب پرفن تہی خاتم بندکی ہاتہ — صندف اور کچکڑی کو بند کر ساتہ — ز بس تہے موج روغن کی سراپا — صدف اور کچکڑی پھرتی تہی گویا

کیا مرمر کا فرش اوسکی زمین پر — صفائے جسطرح سی ہو نگین پر — تمامی چین کے گلکاری اوسپر — چمن بندکی صنعت ظاہر اوسپر

طلائی سروکی وان کر طیارے — کیا پتون کو اوسکی مینا کارے — عمارت سات کنڈ اوسمین بنائے — کہون کیا تمسی مین اوسکے صفائے

کہ جسکو دیکہہ رضوان ہاتہ ملجائے — نظر کا پاؤن جسپر سے پہسلجائے — کیا ساتون کنڈ ونکا پھر جدا رنگ — کوئی تہا کیرے اور کوئی گلرنگ

کوئی اودا کوئی تہا ارغوانے — کوئی تہا پستئی اور زعفرانے — طلائی کرکی از شنجرف و گلال — اور اوسپر سندروی کا جال

ست نقش و نگارین لاجوردے — بہت گل بوٹے از رنگارنگ وردے — بنایا جال کے خانون کی اندر — ہوئی گلزار ساتون کنڈ یکسر

یہ کنڈ ون مین تہا اک کنڈ ایسا — کہ ہفتم چرخ عالیشان ہو جیسا — بنا جو آسمان سا نا گہانے — کیا اوس کنڈ کا رنگ آسمانے

دہ و دیوار مین گلکاریان کین — ستون اور سقف اوسکے کر طلائے — جواہر کی تہی گل کاری لگائے

سراپا اوس اوپر پہلکاریان کین — مرتب جب ہوا تب اوسکی اندر — مرصع کا بنایا اک صنوبر

ہوا اکباری وہ فردوس ثانی — کہ دیکہہ اوسکو پرے ہوتے دانے — ز بعد اوسکی شاخون مین جڑا تہا — سجیلا موتیون کا پہل لگایا

مثال سرو وہ زیبا کہڑا تہا — ہر اک تیار مرد کا بنایا — مرصع سازنے کر تازہ اسلوب

جواہر کا بنایا جانور خوب — مصور نے وہ گہر مین تب سراپا — بنائی شکل یوسف اور زلیخا

پہ ہی خانہ ہوا وہ ناگہانے — ہوی حیران ہمان بہزاد دمانے — وہ گہر کے دیکہہ زینت ہو دلشاد — فلک ہو بار جو ما دست اوستاد

نظر اوس گہر مین پڑتی تہی جہانپر — یہ دو دلدار تہی باہم وہانپر — کہین وہ ہاتہ پکڑے ہیگا اوسکا — کہین وہ بوسہ لیتا ہیگا اوسکا

کہین اوسکے یہ ہی گودی کی اندر — کہین اس سے رہا ہی وہ لپٹ کر — کوئی جب دیکہتا یہ ذوق اکبار — اسی کہا اور ہوتا شوق اکبار

سنگار کرنا زلیخا کا اور لیجانا حضرت یوسف علیہ السلام

کو ہمراہ اپنے ہفتم خانے مین

ہوا طیار جب وہ عیش خانہ — نظر آئی عجب جا ہی شہانہ

کیا فرش اوسمین مخمل اور زریکا — بنا آرام گہ گویا پرے کا — چنبیلے اور بیلا دسمین کیسہ — گلاب اور رشک سی سارا معطر

کہا دائی نے تب یون اے سمنبر — تو کیون رہتے ہی دائم غمسے مضطر — کیا تجکو خدا نے سب کے امداد — جمال حور اور حسن پری زاد

کہ صورت چین کے دیکھی گر آکر — چھپاوی منہ کو آئینہ کی اندر — اگر دیکھین تیری یہ شکل زیبا — فرشتی ہون مثال نقش دیبا

جو دیکھی حسن کے تیری یہ بستی — برہمن چھوڑی اپنی بت پرستی — نظر کو تیری یہ نازک ادائے — اوٹھاوین پارسا سب پارسائے

اگر تو باغ مین آ جاوی کہبار — تو بلبل گل کا پھر دیکھی نہ رخسار — تری قد کا سمجھ انداز یک سر — خجل ہووے ہر اک سرو صنوبر

باین شکل و شمائل ای مری جان — سدا رہتی ہی کیون خاطر پریشان — چڑھا چلہ پہ ابروی کمان کو — شکار اب کر وہ سرو دلستانکو

ادا و ناز کا انسان کو تیر — کہ جاوے بیٹھ کہبار ہی وہ نخچیر — کمند زلف ایسی پھینک اوسپر — کہ پھر ہووے نہ تیری یہ باہر

دکھایا حال یہ خسار گلگون — کہ اوسکا داغ کہا کر ہووے محزون — کر شمے سی تو ادسکا ہاتھ کر دل — ادا سے اپنی اوپر کر تو مائل

زلیخا نی کہا تب یون کہ مادر — کہون حال اپنا کیا تجسے سراسر — نہین مجھپر وہ آنکھین کھولتا ہی — نظر نیچے کر اپنی بولتا ہے

ادا و ناز سے کیا کرے کام — اگر دیکھی نہ مجھکو وہ دلارام — نہین آفت ہی یہ زیبائی اوسکی — قیامت ہی یہ بی پروائی اوسکی

اگر دیکھی وہ مجھکو ایک بار سے — تو میرا تیر شاید ہووے کارے — کرون کیا یکہنی کی ہی نہین غم مین — سدا افسردہ دل ہون اس الم مین

تامل مین ہوئی وائی یہ سنکر — کہا تب فکر کر کی ای سمنبر — مجھی تو سوجھتی ہی اب یہ تدبیر — مگر اس سے پھری اب تیری تقدیر

ولیکن اب میسر ہووے یہ کام — بہت تو سیم و زر کا دیوی انجام — بناؤن ایک مین دلکش حویلی — بہت زینت کی رنگین اور نکیلی

بلا کر ایک مصور خوب سی خوب — وہان کہنچواؤن تصویرین خوش اسلوب — در و دیوار پر اوسکی یہ تدبیر — بناوین تیری اور یوسف کی تصویر

جو یوسف دیکھی تصویر منگوا کہبار — تری الفت مین ہووے جاوگر فتار — اسی ہو شوق تیری دلبری کا — یکایک ہووے مائل تجھ پری کا

کری پھر گھر مین بیٹھ تو عیش و عشرت — یہی اب آخری درجے کی ہی بات — زلیخا نی یہ سن خوش شوقت ہوکر — دیا دائی کو بلا کر سیم اور زر

وہ زر اوسنی بہت اوسدم جو پایا — محل اک طرفہ تب اوسنی بنایا

تیار کرنا دائی کا عمارت ہفت خانہ بہت نقش و نگار سے

بلا اوسنی دائی خوبصورت یہ کام — بلا اسمار کو وہ نیک فرجام

عمارت کے تب اوسنی وان بنا کی — بہت پاکیزہ اور از بس صفا کی — ہوی اگر کے حاضر ہو کی خرسند

بہت نقاش مین تصویر پردار — ہر اک شہر و بن کے اوستادان ہنرمند — جہانکی کہنچے اکبار تصویرین

خدا کو بوجھ کر دلمین یقین سے — یہ پتھر پھینکدو رکھ زمین سے — کمر باندھو پرستش مین خدا کے — رہو جالاک کوشش مین ہدا کے

کہان سجدے کی قابل بت کہین ہے — کہ سجدہ بت کے تئین زیبا نہین ہے — خدا کی قسم رکھو سجدہ یمین سے کو — یکایک توڑدو ان بت کی کمر کو

خدا وہ ہی اور اوسکو سجدہ لازم — کیا ہی دو جہانکو جسنے قائم — عدم سے جسنے عالم کو سنکالا — کیا عالم کو آدم سے اوجالا

رکھو اوپر خیال الہنا شب و روز — نہو حرص و ہوا کی آتش افروز — مسلمانی کا سیکھو دین و آئین — یہ تمنی کیا لیا ہی کفر کا وین

سحر تک شام سی یون کرگی گفتار — بتونسی کر مسلمانی کا اسرار — تبائی اون بہونکو راہ ایمان — کیا اون بکو بس اوسنے مسلمان

یہ باتونمین جو سارے رات گذرے — حقیقت کی سر اسر بات گذرے — سحر کو جو وہان آئی زلیخا — عجب حالت وہان پائی زلیخا

چہرہ وسبہ مین گرداگرد یوسف — مسلمانی مین شب گرد یوسف — گلی سے اپنی توڑا اسنے زنار — لگین تسبیح کی وہ کرنے گفتار

خدا کی ذکر مین ہر ایک مائل — سبہو کتاب پر سے اوٹھا دل — زلیخا نے کہا یوسف سے اوس آن — کہو کل رات کی باتا می مہربان

کیا تو کون ایسا کام کل رات — ہوئی جو حسن کے افزون کمالات — تری چہرہ یکا کچہ اور آج ہی رنگ — دہن کا تیری غنچہ اور ہی تنگ

یقین ہے بیشک صحبت کا اثر ہے — جو تیری رخ مین خوبی اسقدر ہے — مثل مشہور ہی آہنگ فہنگ — کہ خربوزی کو خربوزے سے ہوتا ہے رنگ

یہ کہتی تہی زلیخا اور وہ دلبر — رہا تصویر سیا خاموش ہوکر — نہ سر کو شرم سی ہرگز اوٹھایا — جواب اسکا نہ کچہ اوسکو سنایا

زلیخا دیکہہ یہ نامہربانے — لگی غم دل مین کرنی ناگہانے — کہا یہ فکر بہی جو بن نہ آئے — تو موت آنکہون مین دیتی دکہائے

وہان سے وہ اوٹہی اور گہر مین جاکر — لگی رونے وہ منہ اپنا چہپاکر

رونا زلیخا کا آگے دائی کے اور مشورہ دینا دائی کا واسطے بنانے ہفت خانہ کے

زلیخا کو لصد امید وارے — ہوئی بس دلمین پیدا بیقراری — نہاتی وصل کے یوسف کے کچہ راہ — دل پر درد سی بہرتی تہی کچہ آہ

بلا دائی کو اک دن کہیتا — لگی کہنی کو یون کر دیدہ پر آب — کہ ای دلسوز ای غم خوار میرے — ہوئی سوختہ مین غمخوار ایسی تیرے

سنین ہا ور کی دیکہی مین نشانے — اگر کہیں ہے تجہے مان تہی مین جانے — مین تیرے دودہ سے باگئی ہون — تری گود مین مین ہر دم رہی ہون

مرا تو ناز کتنا ہی اوٹہایا — جوانی کا مجہی یہ دن دکہایا — مری اس حال پر اب تو نظر کر — ذرا تو رحم کچہ میرے اوپر کر

ہوئی ہون عشق سی یوسف کے ناچار — ہوا دل غمکی ہاتہون سے گرفتار — تعجب ہے نہ تو اس سے ملائے — مرا دل ہجر کی صدمے اوٹہائے

بتا تدبیر کچہ کر مہربانے — کہ آدی ہاتہ مین وہ یار جانے — یقین ہے جو کہ بتلادیگی تو گہات — اوسی سی یار آویگا مری ہات

اوشاون کب تلک داغ جدائے — مری جا بیقرونت ہی آئے — کمان ابرو دکہا کر ایکبار ے — عجب مارے دلمین تیر کار ے

یہ گلرویون سے خواہش ہوئی جسپر — خوشی کر آجکی شب اوسکو لیکر — یہ سب ہین تیرے خادم اور پرستار — یہ سب ہین یار مست جان انکو سنبھال

ہر اک ہین سیم تن اور لالہ رخسار — کہ دل مفتون ہو جنکا دیکھہ دیدار — پری جنکی ہو پر آکر فدا ہو — فرشتہ دیکھہ جنکو مبتلا ہو

سمن رو و سمن بو و سمن بر — ستمگار و ستم کیش و ستمگر — خواصونکو زلیخا نے کہا تب — کہ حاضر رہ کی تم خدمت کرو اب

پھر وہ حکم سی یوسف کی بکیسر — اگر وہ رہبر دے تم بو جہوشکر — نرالی مین لیجا کر سبکو اکبار — کہا ای ماہ رو یوسف مہر دیدار

تمہارے پاس یوسف جبکہ آوے — تصرف مین وہ اپنے جسکو لاوے — خبر جلدی کری وہ مجکو آکر — کہ ہو نہین منتظر بیٹھی یہان پر

زلیخا نے یہ فطرت کی تھی مہیا — کہ یوسف ہو وہ مائل جس پری سات — پلنگ اوپر سی اگر کے وہ تب — زلیخا کو سنادی ماجرا سب

زلیخا اوسکی بدلے جا پلنگ پر — رہی ہو وہ جو یوسف سا تہ ملکر — کہ اس فطرت سے شاید اوسکا ہو کام — زلیخا نے بچھایا یہ مکر دام

یہی تدبیر کر وہ ماہ رخسار — چھپی جاکر کے گوشے بیچ اکبار — ہوئی جو رات تو ساری کنیزان — خواصین جتنے تھین مہ پیکر تمنزان

کوئی محبوب عالم گلبدن تھے — بہار حسن سے رشک چمن تھے — کوئی نازک بدن کوئی گل اندام — کوئی آرام جان کوئی دلارام

کوئی خاطر پسند اور کوئی دلبر — کوئی شمشاد اور کوئی صنوبر — کوئی مہتاب تھے اور کوئی تارا — کوئی جادو نین کوئی ستارا

کوئی چالاک تھی جادوگری مین — کوئی ہمسر رکھتی دلبری مین — جو بیٹھا تہا وہان وہ ماہ دیدار — ہوئین تخت آگی اوسکی سب نمسو دلدار

تبسم سے کوئی تھی شوق انگیز — کہ ہو یوسف کا شوق اوسکے اوپر تیز — کوئی عشوی سے کرتی تھی اشارت — یہ دیتی آگی یوسف کو بشارت

بنایا تیری خاطر آنکہ مین گھر — تو بیٹھہ اگر مری آنکھون کے اندر — کمند زلف سی کوئی دلارام — تہی اوپر ڈالتی عشق کا دام

کوئی کہتی کہ ای ماہ دل افروز — محبت کا تری کرتی ہون مین سوز — کوئی کہتی کہ مرتی ہون مین بیسبر — ذرا الفت سے تو مجپر نظر کر

کوئی چپ تختے اپنی تھی دکہاتی — اشارون سے پلنگ اوپر بلاتی — اوا کرتی تھین وہ مہر وین اسطور — کہ یوسف مبتلا ہو جائی فی الفور

ولی یوسف نظر ہر پشت پا کر — نہین کرتا نظر اون پر اوٹھا کر — بتون پر کب ہے مائل وہ نکو کار — کہ وہ کافر تھین بت کی پرستار

کہا یوسف نے یون ای لالہ رویان — دل آگے شوب و ستمگر تند خویان — یہ عزت مین نہ ڈبہونڈو اپنی خوارے — کرو مت کام جو پر ہیز گارے

نہین کچہ دین مین ایسے کام کو سر — گنا ہو نہین کمر باندہی ہو اکبار — جو کرتی ہو سدا تم بت پرستی — بدی کی اس لیے یہ سو جہی ستی

نہین اس بت پرستی مین بہلا ہے — خدا موجود ہی بت کیا بلا ہے — کہان معبود رہی پتہر مین آیا — کہ پتہر سے ملی مقصد کسیکا

نبی جو بات تہ سی پتہر کے مورت — خدائی کی ہی اوسمین کون صورت — بتون سے مت کرو ہرگز سروکار — یہ پتہر کے لیی مت ہو گنہگار

دلونسی چہوڑ دو پتہر پرستی — کرو ویران بتونکی سارے بستے — لگا دو آگ بت خانے کے اندر — کہ خاکستر یہ بت ہو جائین جلکر

زلیخا کا وہان پر ایک تھا باغ — کہ جس سے تھا ارم کے دل اوپر داغ — شگفتہ دلکو کرنا کام اوسکا — کہ باغ دلکشا تھا نام اوسکا

عجب اوس بوستان کا تھا تجمل — عجب تھے اوسکی رنگین سنبل و گل — کنارون مین درخت بار و رب — نرہی میوہ نہی تھی ساری مرتب

عجب امرود و شفتالو و بادام — کہ پاوے اشتہا جس سے کہ آرام — چمن بندے تھی موقع سی ہر اک اور — درختون پر مچائے جانور شور

ہر اک جانب بہی نہر اوسکی روانہ — ہر اک جا بلبلونکا آشیانہ — خیابان مین درخت سرو شمشاد — کہڑی سرسبز بزم غم سے آزاد

گل اوسکا تختہ تختہ موجزن تھا — گویا قلزم گلون کا وہ چمن تھا — کیا گل اشرفی نی زر فشانے — چمن سارا ہوا تھا زعفرانے

وہان ہر جا وہ گرد جعفری تھے — وہ بابونی کی دل سی مشتری تھے — ہوا نسرین و نسترن کا — کیا سودے نے مفتون اوس نکا

وہان جلالۂ خوش سبزان مین تھا — وہ نافرمان کے فرمان مین تھا — ہوا صد برگ کا رنگ تعشق — ہوا شمشاد کی پاوونکا فپدق

نظر آیا عجب سوسن کا عالم — عجب نیلم کی تھا معدن نکا عالم — عجب بیلیکا پتون کو شرف تھا — ہر اک برگ اوسکا تیکا صدف تھا

ہوا تھا ارغوان کا بسکہ انبوہ — بدخشان کا وہ گلشن بیچ تھا کوہ — کیا نقاش قدرت نی وہان صرف — گل و سنبل سہی ہلکر مثل شنجرف

ہوا صد برگ و سوسن نیل و ہرتال — ملا بارگ گل رنگارنگ لال — چمن تصویر زاچین ہوے تھے — عجب گس تماشا بین ہوے تھے

چمن بوٹیو نسے گلکاری سراسر — بچھائی دست قدرت نے مشجر — چمن سارا معطر از ریاحین — بدخشان کیطرح تھا اوس سے رنگین

شباہت سنبلونکی کا گل و عور — نمودار گلون کی آتش طور — صبا مشاطہ گل کے سو بسو تھے — لیے آئینہ شبنم روبرو تھے

نسیم اوسکی معطر تھی فضا کے — نمونہ باغ جنت کی ہوا کے — بہت خس کے وہان بنگلہ تھی کیسر — گلاب اور عطر سے سارے معطر

کہڑی تھی اوسنہو پر چھڑکتی آب — کہ جسکو دیکہکے آنکہین ہو وین سیراب — زریکی سا لبان موتی کے جہالر — لگی اوس خس کے بنگلو مین سراسر

ہر اک مین کار چوبی فرش زرین — بچھے اسلوب سے بازیب و تزئین — وہ ہر مخمل کے تکیے اوسکے اوپر — ہر اک جانب بین موقع سی سراسر

وہان نو حوض تھے بنگلے مین ایسے — کہ ہو وین تختۂ بلور جیسے — صفائی بیچ ہر اک حیثمۂ نور — صفائی جس سے ہے رخسار حور

سمرد کی فوارے اوسکی اندر — بنائی مثل شمشاد و صنوبر — فوارے چھوٹتی ظاہر نہ ہوتے — زمرد کے اوپر گرتی ہین موتے

زلیخا سیر کو جاتی وہان جب — منگاکر شیر اور شہد اور مکھن سب — تھی بہرتی ایک مین شہد ایک مین شیر — خوشی سی اپنی ہوتی چاشنی گیر

خواصین آگی اوسکی پاس اوس آن — زبان شیرین کر اپنی ہوئین خندان — وہ دونون حوض پاس اوسکے ذرا گر — بچھا کر ایک تختے پر جوا ہر

بلا یوسف کو تخت اوپر بٹہاکی — کہا یوسف سے ای سرو گل اندام — فدا تجہپر ہون مین ہر صبح ہر شام

اگر تو مجہپہ ہوا نامہربان ہے — تو چار بکہ پہ مین میرا زیان ہے — اگر مجہسے ہین کچہ سرزد کار — تو اب یہ ہیگا بہتر اوی دل آزار

کہا یوسف نے یون آہ حزیں سے — نصیبون سے مین اپنے رو تا ہون یارب — تری اس عشق کی اب بات کہ نکر — ہوا ہی بسکہ غم میری دل الم پر

نہ ہی مجھکو محبت ساز گارے — محبت سے مجھے ہوتی ہے خوارے — محبت سے پھوپھی نے پہلے پالا — بنایا چور اور تہمت مین ڈالا

پھر اوسکی بعد میرا باپ صدمہ — محبت سے ہوا میرے جو ہمدم — تو آئی بھائیونکی دلمین کلفت — مجھے ڈالا کنوین مین لاشبہ ت

نجانون عشق تیرا کیا دکھاوے — مری سر پر وہ آفت کیا ہی لاوے — اسی غم سے مین آنسو ہون بہاتا — نہین یہ عشق مجکو ہی گا بہاتا

زلیخا سن یہ بولی ہوکے مضطر — فدا ہون جان مین تیری سخن پر — اگر اندیشہ کچھ تو دل مین نہ ہار — نہو کچھ فکر مین ہرگز گرفتار

تو پیارا جان و دل سہی ہمارا — کہان آفت کا ہو تجھپر گذارا — مرا دل عشق سہی ہی تیرا فگار — تجھے آفت سے کیا ڈر ہی اسر یار

صنم جس جا پہ پینا تیرا پاؤن — مین اپنے خون کا دریا بہاؤن — کنیز ک ہون مین تیری بندرم ہے — نظر میری اوپر کر تو کرم کے

کنیز ک پر کری جو مہربانے — تو کیا نقصان ہوے یار جانے — کہا یوسف نے ای سرو سرافراز — مین اب تیری غلامے مین ہون ممتاز

غلامونکا کہان مقدور ہووے — نظر مولی پہ کر مسرور ہووے — غلامی کا جو ہووے کام یکسر — مجھے فرماکہ مین ہون اسمین حاضر

خیانت کا بندہ ہووے بدبخت — غضب اوسپر خدا کا کیون نہو سخت — جو بندے سے خیانت ہو تصور — اوسی سے مار نار کہنی سے بہتر

مین بندہ ہون تو اب آقا ے اولاد — مجھے خبر بندگی فرمانہ کچھ کام — زلیخا نی کہا ای ماہ طلعت — تری یہ بات تو ہی بس قیامت

لبون نے تیری مصر کو کیا مات — ہی تیری بات شیرین تر ز نوبات — مین بندے ہون ترے تو ہی مرا شاہ — مین زہرہ ہون تا رہ نہین تجھ ہی ماہ

اگر تجھکو کہون کچھ کام کرنے — تو پہر جاہون مین کیلے آرام کرنے — تری آگے پرستاری کرون مین — ترا سب کام یکساری کرون مین

ہزارون مجھسے ہووے کام تیرا — تو اک ہی کام کر انجام میرا — کہا یوسف ہی گر تو مجھپہ عاشق — اور اپنی عشق مین بھی ہی صادق

عزیز ہی گر ہماری تجھکو خاطر — تو کہنے سے مری مت ہو تو باہر — رضامندی مری ویسی نکر دور — اگر خاطر مری ہے تجھکو منظور

ارادہ مجھسی تو کچھ اور مت کر — مجھے آزردہ مت کر ای سمن بر — زلیخا نی کہا ای راحت جان — مری آنکھون پہ تیرا ہی گا فرمان

ہمیشہ تجھپہ اوپر قربان ہونگی — سرا پا تابع فرمان ہون مین — مجھے سب بات ہیگی تیری منظور — ولی اک بات تو کر میری منظور

مجھے ہر دم تری یان جستجو ہے — سدا تجھسے یہی اک آرزو ہے — عرض جتنا کہ یوسف تھا گریزان — دو چند آنکھون سے تہی وہ اشک ریزان

نہ اوسکی بیدلی کا تھا کنارہ — نہ اوسکی آرزو کا تھا شمارہ

چمن بندی بیان اس داستان کی — مشورہ کرنا زلیخا کا دائی سی و زلیخا نا حضرت یوسف کو باغ دکھانیکا — عجب کچھ اہرن ہی استانکی

ہوے جب دونون گرد یونہین بیان — نہ آیا اور زلیخا کی بھی وہ بات — زلیخا دائی سی تب مشورت کر — کیا اک فکر یون دل مین مقرر

جو ایسا تیری اوپر مبتلا ہو — اگر خاطر رکھی اوسکی تو کیا ہو — تری قدسی کہ وہ شمشاد قد ہے — اگر کہا وی جو میوہ کیا یہ بد ہے
اسی ہر طور سے گرچہ عزیز ہے — ولیکن تیری کرتی ہی کنیز ہے — یہان پر حکم لازم ہی ہے آخو شخو — مگر اتنا نظر انداز اوسکو
اوسی مت بھول اپنی دلسی اکبار — ہوئی ہی بطرح تیری گرفتار — الم سی تیری مرتی ہی زلیخا — سدا رو رو کی پہرتے ہی زلیخا
سنا یوسف نی جو وہ سے پیام — کہا دے سے ای نیکو سر انجام — نہین کچھ شبہہ ہو نہین غم رسیدہ — زلیخا کا غلام زر خریدہ
زلیخا کی بہت ہین مجھپہ احسان — مرا بھی جی زلیخا پر ہی قربان — زلیخا کا بہت لطف و کرم ہے — سدا مہر و محبت دمبدم ہے
مین ہون احسان اوس ماہرو کا — مین ہون شرمندہ اوس خندہ رو کا — ولیکن جا کے کہ اوس دلربا کو — کہ حاضر ہو جہ تو دل مین خدا کو
نجر فرمانبری خدمتگذاری — رکھی مجھسی کچھ امید واری — عبث مائل ہی مجھپر وہ دلارام — کبھی مجھسی نہین ہوگا یہ کام
غریر مصر نے دلبند مجھکو — کیا ہی اور کہا فرزند مجھکو — اگر یہ معصیت مین دل مین لاؤن — خدا کو اپنا پھر کیا منہ دکھاؤن
خیانت مجھسی یہ ہرگز نہین ہو — کہان معصیت مجھسی کبھی ہو — یہی ہی بات میرے اوس سے ہر آن — تمک کہا کوئی توڑی ہی نمکدان
زلیخا سی تو کہہ یہ بات جاکر — خیال اسکا اوٹھا دی دلسی اکسر — عبث دل مین نہ لاوے یہ خیالات — وہ دل سی بھول جاوی اپنے یہ بات

آنا زلیخا کا آگے حضرت یوسف علیہ السلام کے اور اظہار کرنا تعشق اور بیقراری کا اور

کہا دائی نے آکر اس سخن کو — انکار کرنا اوس حضرت علیہ السلام کا — وہ گلرو ماہ وش سیمین بدنکو
کہی بی بی یون تو اکتا ہی دلبر — زلیخا سن ہوئی یہ بات سنکر — یہ سن آنسو وہ آنکھونسی بہانی — گئی یوسف کے آگی تلملاتے
کہا مہ رو کی یون آیا بجانے — یہ کیا ہی تیری مجھپر مہربانی — مین تو مرتی ہون تجھپر جی فدا کر — مجھے تو کیون ستاتا ہی ستمگر
نہین ہے بھولتا تیرا خیال اب — سدا آنکھون مین ہی تیرا جمال اب — اگر جان ہے تری غم مین سدا ہے — وگر دل ہی سدا تجھپر فدا ہے
جا کیسو تراز نجیر گردن — ہوا داغون سی تیری سینہ گلشن — نہین دیوانہ اور مجھ مین ہے کچھ فرق — ہوئے ہون عشق کی دریا مین غرق
نہین اس حال مین گر تو بچاوے — تو کیا ہی دور یہ جی ڈوب جاوے — عجب تیری بلا مین مبتلا ہون — نثار اور صدقے اور دلسی فدا ہون
پھرون روتی تراوہن مین نہار — رہون مین جیتی یا جاؤن اکبار — سنی یوسف نے جب عشق کی بات — لگا رونی وہ غم کہون مین ہیہات
زلیخا کی کہا ای شاہ خوبان — ہوئی نرگس تری کیون شوخ فتان — نہ کیون تری نکلا گہر ہے — سلیمانی ترا کیون لعل تر ہے
مین اپنے غم سے ہے گریہی ہون دائم — علاوہ تیرے رونیکا ہوا غم — مرا دل کب تلک یہ دکھ سہیگا — جو آنکھون سے تری آنسو بہیگا
تری آنکھونکی یہ بیرش آب — کیا بیتاب دلکو مثل سیماب — سبب کیا ہی تری رونیکا جانے — سنا اپنی یہ رونی کی کہانے

سدا اوس کی ہر دمی کام لی تو — پلنگ اوپر اوسی ہر شام لی تو — لپٹ کر سو تو اوسکی ساتھ بن بن — کہ ہووے یکہ میری آنکھ روشن

سنا اوس نے زلیخا جب یہ ناگاہ — جگر کی سوز سی وہ مار اک آہ — وہ آنکھوں سی لہو اپنی بہایا — وہ دائی کو یہ رو رو کر سنایا

کہ ای مادر کہون کیا حال اپنا — سناؤن کیا تجھی خنجال اپنا — گذرتا جو کہ دل پر ہی مری غم — اسی مین جاؤن تو کیا جانے ہے ہم

نہین کچھ اب تلک ہی اوس سے سروکار — فقط اک دیکھنی کی ہون گنہگار — وہ مجھسی اب تلک دامن کشان ہے — مری مرنی کا اب یہ نشان ہے

کوئی پیاسا جو پہنچی جا کنوین پر — وہان پانی نہو اوسکو میسر — وہ پیاسا کون صورتسی بچے گا — کھو جیتا رہیگا یا مرے گا

مین جان اپنی فدا کرتی ہون اوپر — نہین وہ دیکھتا ہی آنکھ اوٹھا کر — سدا مرتی ہون اوسکے آرزو مین — ہمیشہ ہون مین اوسکی جستجو مین

نہین کرتا ہی میرے ساتھ وہ بات — کرون تدبیر کیا ہیہات ہیہات — ندیکھی اور نہ بولی گروہ دلبر — تو پھر سونا میسر ہووے کیونکر

مجھے ای مہربان مادر یہ غم ہے — محبت اسکو کیونکر مجھپہ کم ہی — ہر اک صورت سے بس محروم ہون مین — سدا اسوا سطے مغموم ہون مین

رہیگا اسطرح گر اوسکا کردار — تو جی میرا نکل جاویگا اکبار — الم سی مجھ مین کچھ باقی نہین ہے — فقط قالب رہا ہی جی نہین ہے

سنی دائی نے جب یہ درد سارے — ہوئی اوسکو بہت تب بیقرارے — کہا دلمین کہ تدبیر اب کرون کیا — کہ پہنچی اپنی مقصد کو زلیخا

ہوئی اس فکر مین وہ مکر پیشہ — رہی تدبیر مین اوسکی ہمیشہ

پیغام بھیجنا زلیخا کا دائی کی معرفت حضرت یوسف علیہ السلام کو اور کنارہ کش ہونا حضرت یوسف علیہ السلام کا

زلیخا اکمدن ہو مجھسی جی بے چین — پھر اپنی خون دل سی اپنی دو نین — کہا دائی سی سن ای میری مادر — کیا غم نی ہجوم اول سے اوپر

نہین اب تاب کچھ دلمین رہی ہے — مری صبر و شکیبائی گئی ہے — ای امان مجھپہ کر تو مہربانی — یہ کہہ یوسف سی جا میری زبانی

کہ ای بی مہر ای یار ستمگر — خجل تدبیر ترے حسن و صنو پر — نہین مقدور ہی جادوگری کا — تری جلوہ کی آگی کچھ پری کا

بہ ارض و چرخ جو ہی یہ نمایان — تری اک تاب سی ہی وہ تابان — تری ابرو کا وہ ہی ایک پرتو — فلک پر جو نمایان ہے مہ نو

فرشتہ ہی اگر عرش بریں پر — جھکا دی سر تری آگے زمین پر — تجھے اب جگ کے ہی بادشاہی — تجھی سجتی ہی اب یہ کجکلاہی

زلیخا گرچہ وہ بھی دلربا ہے — ولیکن تیری اوپر مبتلا ہے — کہ کپن سی ہوئی ہی وہ دیوانے — بہت کے تیری اوپر جانفشانے

تجھے وہ تین دن دیکھا جو در خواب — ہوئی تب غم سی تیری بیکہ بیتاب — کبھی پاوین مین تجھے زنجیر اوسکے — کبھی دل مین تھا غم کا تیر اوسکے

نکل جاتے کبھی سحرا مین غم سے — کبھی حجرے مین گرتی تھی الم سے — تری خاطر سہی کتنی مشقت — تری خاطر پڑی کتنی مصیبت

تری کارن جو اوسپر ہیچی بیتے — جو ہوتی اور کوئی تو نہ جیتے — ہوئی بیتاب ایسے غم سی کہ اب — کہ آکر مصر مین پہنچی ہا کہ شاب

تو روز و شب تھی سیل یار خواہان ولیکن یار اس سے تھا گریزان زلیخا کی نظر اوسکی اوپر تھے دلی یوسف کی پاؤن پر نظر تھے

زلیخا تھی سدا اس غم کی ماری کہ دیکھی یوسف اوسکو ایکبار ے جو عشوق آنکہ اوٹھا دیکھی نہ رہا تو عاشق کیون نہو اس غم سے بیمار

زلیخا اس الم سی ہوکے محزون ہوئی بس سوچ کہکر جیون بیدمجنون ز بس غم کا سما یا دلمین آورد ترنج آسا ہوا رخسار تب زرد

نہ چہری مین رہی کچہ تاب اوسکے نہ کچہ یا قوت لب مین آب اوسکے نہ زلفون مین رہے وہ مشکبوئے نہ کچہ اوسکی رخ پر خندہ روئے

نہ آئینے سے تہا اوسکو سروکار نہ مسی ہی تھی دانتون پر نمودار نہ زیور تن مین تھا نہ منہ پہ تھا پان نکلتی دل سی آہ سرد ہر آن

نہ سنبل مین وہ آنکہون مین کاجل ہوئی بس غم کی ہاتھو دہ بیکل یہ کہتی روروا بخت ستمگر کیا کیا کیا ستم تونے نہ بپھر

پڑا عشق سی آوسکو پالا اوسی مٹی مین گویا پیس ڈالا ہوئی بیطاقت ایسی غم سی ہیہات کہ چلنی مین دہ گرتی ہی ہو سات

کہان تک کہاؤن غم مین جگر کو تری باتون سے جاؤن نہین کدہر کو ملا مجھسے جو وہ آرام جان ہے تو یون مجھسی سدا اوسمین کشان ہے

مین اوپر مرتی ہون یہ جی جلاکر نہین وہ دیکہتا ہی آنکہ اوٹھاکر مین خندہ تمسخر ہون اوسکی جون پر ستا یہ وہ رہتا ہی دائم مجھسے بیزار

یہ کہکر رات دن آنسو بہاتے جو دل وہ یاسی سے اوٹھاوے یہ طاقت ہے نہ دلمین اپنی پاوے

نہ غلمی کی کوئی ہوتی تھی صورت ہوئی زبسکہ ان باتون سی حیران دنون دن ہوتے تھی خاطر پریشان

الم کی ہالہ سی وہ نازک اندام نہایت مضمحل تھی صبح اور شام ہوئی تھی عشق سی زبسکہ دلگیر بنی تھی ہو بہو حسرت کی تصویر

ہر سج ہی بوجہی گر خوب و زول کہ دل لگنی سی لب ہوتے ہی تشکل لگا نا دل کا تو پہلے ہی آسان ولی مشکل ہے پڑے ہی چپی ہر آن

یہ سمجہی وہ کوئے جو مبتلا ہو وہے جانی کہ جسکا دل لگا ہو مجے اوسکے حقیقت کہہ ہی معلوم نہین عشق بازی سی ہون محروم

جو گذری ہیر اوپر تا اب و رتب زبان ہے ہوسکی ہی وہ بیان کب نہین سکہ ہی ہو عشق بازے بلائی عشق کو سمجہے نہ بازے

افسوس کرنا دائے کا پریشانی زلیخا کے اور احوال رد قربان کرنا زلیخا کا حضرت یوسف کے آگی

جو دیکہا دائی نی اوسکا یہ احوال تصدق ہوکی یون بولی وہ فی الحال کہ ای بی بی مین تجہ پر ہی پہ قربان

ہوا غم سے تری اب بچہ کا کی چال نہین مین جانتے کیون ہے یہ احوال ہمیشہ تجکو تیرا در رہا ہے تو پہر احوال کہون ایسا ہوا ہے

ترا دلبر جو ہے تجسے جدا تہا اگر تو غم مین تہے اب وصل ہی غم ہی کیسا خوشی کی دن مین یہ ماتم ہی کیسا

کہے ہی عاشقون مین یہ میسر کہ معشوق اوسکی متعدد ہی حاضر مجے اتنا ہی اب ہے زندگی مین کہ یارب ہیگا تیری بندگی مین

تو کیون آنسو سی تر کرتی ہی دیدہ ترا یوسف تو ہیگا زر خریدہ سدا رہ دن تو تجہ غم شاد الم سی للکو اپنی کر تو آزاد

عجب اک داستان دلکش یہان ہے — عجب الفت کی باتون کا بیان ہے — کرا کر دن وصل کے آگی زلیخا — بہت بی بین ہوگئی تھی مرا یا

نہ دلمین صبر اور نہ جان مین تاب — بہت بیتاب تھے مانند سیماب — سر سمیہ ہو پھرتی گھر کے اندر — کبھی اندر کبھی در دار کے اوپر

دوا آنکھون سے مجلی تھی شک جاتے — لبون پر آہ دلمین بیقرارے — جو دیکھی دائی نی اوسکی یہ اطوار — کہا ای ماہ رو کے مہر و دلدار

کہو کیسی ہی یہ آج اضطراب ہے — یہ کیا ہی حال کے تیری خرابے — لگی دائی سی کہنی یون کہ بادام — نہین مین جانتی ہون کیا ہی دلبر

کہ دل میرا نہین ہے ہاتھ مین آہ — نجانون آج کسکی وہ ہی راہ — یہ سنکر دل نہین کچھ مجکو مفہوم — نہین ہوتا ہے یہ اسرار معلوم

پڑا وصال دسکو جسنے سنکا سات — کہے اوسکو تو بات اگر کی یہ بات — گرا یوسف تھا جسکے آگی درچاہ — کہ وہ دن تھا سو روز وعدہ گاہ

گنی تاریخ اوس دن کے جو یکسر — ہوئی گنتی مین دو لونون دن برابر — بجا یہ ہی کہتی ہین دل آگاہ — کہ دلسی ملکو بھی ہوتی ہی کچھ راہ

خصوصاً درد دل صدچاک عاشق — کہ ہو وے عشق مین راہون مین واثق — ہمیشہ زیر راہ اوسکی متصل ہے — اگر دل ہی تو کچھ عاشق کا دل ہے

اگر معشوق کی تن مین چبھی خار — تو دل عاشق کا ہو سو بار افگار — جو ہو معشوق کا گیسو پریشان — تو ہو عاشق پریشان خاطر اوس آن

اگر معشوق کی رخ پر پڑی گرد — تو عاشق کا الم سی چہرہ ہو زرد — جو ہو معشوق کی اسرد گرہ گیر — تو عاشق کی جگر مین بس لگی تیر

سنا یون اگلیون لیلی کا نشستہ — کہا نصاد نے تھا ہاتھ اوپر — اودہر لیلی کا نشتر سی گرا خون — اودہر مجنون کے ہاتھون سے گرا خون

نہین کچھ یہ تعجب کے یہان بات — کہ دونون فی الحقیقت ایک تھی سات — یہ دونون ایک ہین اور الگ ہین

نگار اب تو جو چاہی سو فرارے — بکر کچھ فکر غیر از عشق یارے — نہو اب اس قدر تو مائل عمر — نہین خبر عشق ہی کچھ حاصل عمر

آرزو کرنی زلیخا کی واسطے وصل حضرت یوسف علیہ السلام کے اور کنارہ کرنا اون کا

بغیر از عشق بازی کچھ نہین بات — مری تو بات سن اے عشقبازی سات

کسی ہی دل مکا گر لگے ہے — نہین آسودہ وہ اکدم رہی ہے

تو معشوق ہی جب تلک ملاقات — رہی ہی تب تلک اوسکا خیالات — جو نظارے کی آنکھین ہون پر نور — تو ہو بوس و کنار اوسکو ضرور

جو ہو بوس و کنار اوسکو میسر — تو ہووی وصل کا طالب سراسر — جو ہووے وصل تو ہجران کا غم ہے — کبھی دل سی نہین تشویش کم ہے

نہین ہے عشق مین دلکو کبھی چین — سدا بی چین دل رہتا ہی ون مین — زلیخا جب تلک یوسف کو نہیات — نہ دیکھا تھا یہی دلمین خیالات

فقط دیدار کی اکدن تھے خواہش — ہوا دیدار سی دل جسکی غوغا — ہوئی وصلت کے اوسکی آرزومند

یہ سچ ہی سیر کرنی خوبی باغ — جو لالہ کی طرح جاوے بصد داغ — گلون کو دیکھکر ہووے پہلے خرم — لگی گل توڑنی کو وہ تب اودم

گل و غنچی کو پاکر گردہ پورے — زلیخا کو ہوا حبدم میسر — ملاقی اوس سے وہ ہو غیرت حور

ہر اک روم بر مین اوسکے زیبا زیبا — تھی بھی خلعت زیبا و دیبا — جو پیراہن اوسے اوڑھکے پہناتے — نہین پہراوسکی آگی اوسکو لاتے

ہر اک دن اک نیا تاج اوسکی سر پر — ہر اک دن اک نیا نیمہ تھا در بر — زر یکا باندہ کر اوسکو کمر بند — دل اپنا خرمی سی کرکی خرسند

جو اون نامون کو اوسکی شانہ کرتی — تسلے دل دیوانہ کرتے — یہ سب زینت جو وہ کرتی سراسر — تصدق ہوکی بوسی لیتے اکثر

بٹھاکر اوسکو سنگھاسی پر سندہ ناز — کہلاتی اوسکو کہانا نایت بصد ناز — جو کچھ نعمت ہی دنیا بیچ الوان — وہ سب موجود کرتی بر سر خوان

طعامون کے لباب سودرکابی — لی آتی سامنی اوسکی شتابی — قبولی اور مطبخ زیر بریان — ورق مین سونے اور روپے کی پنہان

کباب مرغ و دراہم جوش کردہ — مربائی ترنج اور رز و آلو — بہت لوزینہ میوہ خوزر و رنگین — بہت کلچی سراکین و شیرین

شکر پاری میوہ سے کلہ پر باد — شکم کا حبس ہووے خانہ آباد — بہت اقسام کی میوے تر و خشک — بہت فالودہ اور شربت پر از مشک

ہین جو نعمتین دنیا مین پیدا — وہ دستر خوان پر کرتی مہیا — کباب مرغ جب لاتی وہ پہیہات — سناتی اوسنگھاسی یوسفکو یہ بات

مری مل کی نشانی ہی یہ پیارے — کیا ایسا مجھی غم نے تمہارے — جو لاتی سامنی وہ زیر بریان — یہ کہتی ہوکی تب یوسف سے گریان

مگر بریان مرا ایسا ہوا ہے — جدائی تری بریان کیا ہے — جو لاکو فتہ کہتے یہ رو رو — کہ دی ہی کوفت ایسی تمنی مجکو

جو درہم جوش ہوکر لی آتی — شمال زعفران سنکر سناتی — ہوا دل میرا درہم برہم ایسا — لی آئی ہون مین درہم جوش جیسا

جو شربت سامنے لاتی پریرو — یہ کہتی تھی تبسم کرکے اوسکو — یہ شربت عشق کی اسرار کا ہے — نمونہ شربت دیدار کا ہے

مجل سی جنکی دستر خوان مین سبکو — وہ گلروسی یہ تب کہتی تھی خوشخو — دہرے یہ نعمتین آگی جواب مین — یہ سب لیکین تری لذت طلب مین

نمک داب ان سبکو لاتو لبکے اوپر — کہ ان سبکا نمک ہووے برابر — پڑا دل مین مرے یہ شور ہر آن — تری لب کا عجب ہے یہ نمکدان

اسی حرت سے کرتی رمز کی بات — ہمیشہ اپنی وہ دلدار کی سات — وہ جان ناز نین جب صبح اور شام — یہ سب نعمت سی ہو بالذت انجام

وہ نرگس خواب سے ہوتی جو رنگین — شب آ حجری مین کرتا خواب شیرین — چھپر کھٹ ناز نین تھا اوسکا سیسر — چنبیلے اور بیلی سے معطر

وہ نرگس بیچ آنا جبتلک خواب — رہیجا بیٹھ کر یہ تک بصد تاب — کہانی اور پہیلی خوش ہو کہتی — نسوتا جب تلک نہ سوتی وہ رہتے

کبھی منہ دیکھکر ہوتی تھی دلشاد — کبھی گذری جدائی کرتی تھی یاد — فرض جب تک کہ سوتا تھا وہ دلبر — یہی تھا کام نت اوسکا سراسر

بوسوتا مٹھی رہتی ہو گہبان — یہ کہتی مین تصدق تجمپہ ایجان — سحر تک تھا وہان یہ کام اوسکا — یہی تھا صبح و شام انجام اوسکا

سدا ایسی تھی وہ اوسکی خریدار — ہمیشہ تھی وہ حاضر خون پر ستار — کہ یوسف کوئی صورت ہووے ہاتھ — کہ ہووے کام اوسکا اوس سے حاصل

حقیقت بیقراری زلیخا کی جس حین مین کہ حضرت یوسف کنوین مین پڑے تھے

کیا اوس لف کو سنی گرہ گیر — ہوئی جو ماہ کی گردنکی زنجیر — کہا یوسف نے یون اے آلہ زر — سنین یہ ماجرا خالی زاسرار

مین ہون مصنوع اوس صانع کا عجب — کہ کہتی ہین جسے سب شاہد غیب — فلک اک خیمہ جسکی ہی کرم کا — زمین اک نقطہ جسکی ہی قلم کا

وہ ہر اک شی مین آئینہ مانند — کیا صورت کا اپنی آرزومند — ہر اک ذرات مین عالم کی سارا — ہوا ہے عکس اوسکا آشکارا

اگر خورشید ہی یا ہے یہ مہتاب — ہر اک پرتو سے اوسکی پڑی تاب — جو دیکھا عکس تونے ای پریرو — تلاش اب اصل صورت جاگی کر تو

کہ عکس اور اصل مین اتنا ہوا فرق — تفاوت ہووے جون از غرب تا شرق — سنا جسنے یہ اوس دختر کی اسرار — زبان کو اپنی کر اوسنے گہربار

کہا یوسف نے ای ماہ دل افروز — ہوا جو عشق کا تیر اسمین سوز — تمنا سی مین تیرے پاس آئے — بہت دل اپنی مین پھر آس لائے

جو دیکھا مین نے تیری حسن کا اور — ہوا بیخود پڑا دل مین مرے شور — ملی جو یہ کہا ہی تو نی اسرار — کمال صورت آن پاک دیدار

ہوئی واقف جو یہ سر نہان سے — کیا بیخود مجھی دونون جہان سے — اگر یہ عشق سی مین تیرے آئی — ہوئی بیہوش جان اپنی گنوائے

خدا اس بات کی تجھکو جزا دے — تری لگا ہی جو مقصد خدا دے — حبائی تو نی یہ مجھکو حقیقت — دکھادی مجھکو تو راہ طریقت

ترا احسان ہا مجھپر سراسر — کیا تو نی بہت احسان مجھپر — بھلا ہی در پر اوسکی اب مین جاون — فغان کر حال دل اپنا سناؤن

اگر مجھکو ملی اب قصد دل — مری مقصد تمامی ہووین حاصل — ہوا عشق الکی لیلین اوسکے — اوٹھی خرسند ہو تب وہ وہان سے

کنارہ نیل کی وہ ماہ جاکر — ثبائی اک عبادتگاہ وان کر — وہ اوٹھون کو یکایک بنایا — تو نگر سب فقیرون کو بنایا

جو کچھ تھا سارا مال اموال اپنا — لٹایا کر فقیری حال اپنا — جہانمین جب تلک تھی وہ گل اندام — عبادت کے سوا کچھ تھا نہین کام

ہوا جب اوسکا دن اگر مقابل — ہوئے مقصود دو لیسے وہ واصل — نگار اس زن کی تو مردانگی دیکھ — یہ اوسکی ہمت و فرزانگی دیکھ

کہ اوسنی کیسا اس دنیا کو چھوڑا — جہان کی رشتہ الفت کو توڑا — ہزارہ اوس زن کے اوپر آفرین ہے — کہ ایسا شیر نر کوئی نہین ہے

نہوا ہے دل محزون تو پر غم — رہیگا مائل صورت یہ ماتم — کریگا یک تلک صورت پہ بس — پھر یکایک تلک صورت سے بس لیوے

خیال اس بات کا دلسی اوٹھا دے — یہ حظ باطل سے دلسی مٹا دے — وہ صورت کر کی تو اب جستجو کر — جہان ہے اوسکی جانب اپنا رو کر

کہ جسکے نقش یہ کون و مکان ہین — جہان مین جسکے تصویر ین عیان ہین — وہی باقی رہی اور سب ہو فانی — کہا مین تجھسی اسرار نہانی

وزا تو سن لے یہ اسرار رہیگا — نہین گر تو سنی نخمار رہیگا

کیفیت گذران نی زلیخا کی حضرت کی سایہ تعشق کمال سے

ملا سب دم وہ آرام زلیخا — تو پھر حاصل ہوا کام زلیخا

میسر جب ہوئی اوسکو یہ دولت — تصدق ہو تی اوسکی اوپر سے

لگی تب کی دلسی اوسکی خدمت — نہین اک دم جدا کی تی نظر سے

اجازت پاکی شکی نہ نکو کار ہوا جاکے یوسف کا خریدار جو لایا اپنی گھر مین شاد و خرم زلیخا تب ہوئی آزاد از غم

یہ تھا نزدیک جی کھودی زلیخا کہ شادی مرگ پھر ہوئے زلیخا کبھی دکان اوسکی آرزو کے رہی صورت کو دیکھہ اوس ماہرو کے

کبھی ابرو کی تیغین اوسکی نظر کر دل اپنا کرتی قربان اوس پہ ہر بار کبھی نکہونسی اوسکی وہ دلارام دل و دل اپنی وہ چھنتی تھی ما دام

کبھی اوسکے ذقن کی دیکھکر سیب گہرون مین چشم کی بہتی وہ سب کبھی لب دیکھہ اوسکی ہوکی حیران وہ پستی کیطرح ہوتے تھی خندان

کبھی اوسکی دہن کے دیکھہ زینت تبسم کرتی وہ پستے کی صورت کبھی وہ سبز خط اوسکا نظر کر لگاتی مرہم زنگار دل پر

خوشی کا اپنی آنکھون سے بہا خون لگی کہنی کی تیغین اوسدم مضمون ہی کیا بخت بلند اس آن میرا کہ مجھسے آملا درمان میرا

بہت رنج و الم تین نے اوٹھایا کہ اپنی جان کو اس آن پایا یہان ہی کون مجھسا صاحب تخت جو ایسا ہی ملا آصاحب تخت

مین اوس امت کے صدقی ہون سو بار ملایا جسنے مجھسے لامرا یار یہی کہکے وہ ہوتے تھے خرم خدا دلدار پر ہوتی تھی ہر دم

عاشق ہونا ایک سوداگر کی بیٹی کا حضرت یوسف پر اور خدا کی عشق مین ملنا اپنا مال و اسباب لٹا کر کی

عجب یہ عشق دیکھو بد بلا ہے کہ اک عالم کو دیوانہ کیا ہے جدہر دیکھا وہ اپنی آنکھہ اوٹھا اودہر ویران کیا اوسنی سراسر

ہمیشہ اوسکو آبادی ہی ہی رنج کہ ویرانے مین رہتا ہی سدا گنج نہو دیدار ہی سے عشق حاصل کہ سنتے سی بھی جاتا ہی بہت دل

سنا یون مصر مین تھی ایک دختر کہ برج خوبروئی کی تھی اختر وہ سوداگر کی تھی فرزند دلبند متاع و مال ہی تھی اپنی خورسند

بہت خوش شکل و زیبا و پری زاد قد اوسکا خوش قد یمین سرو آزاد اداہی جب وہ ہوتی تھی شکر خند جداتب قند ہوتا نبد سے بند

جبین جو کوئی اوسکی دیکھہ پاتا تو کوٹا کرتا اوسکے در پہ ماتھا رخ تابان کو اوسکی دیکھہ بلبل کبھی مائل نہوتی برخ گل

دہن اسکا تھا غنچی ہی ہی تنگ تھا اسکی لب کے آگی لعل بیرنگ کمان ابرو و مژگان سا مری کیش کہ جسکے تیر غمزے سے ہو دل ریش

ہر اک کو اوسکی لب خواہشگری تھے دل و جان سے خدا اوسپر پری تھے جہانکو زلف کا اوسکی تھا سودا ولی اک تار رہتا آتا نہ اوسکا

شنا جب اوسنے یوسف کا فسانہ ہوئی عاشق بجاوہ غائبانہ ہوئی یہ خواہش اوسدم اوسکو کہ دیکھی آوہ رشک مشتری کو

ہزار اشتر کی اوپر لاد جنس چلی آئی پری یوسف کی تب پاس جو دیکھی کی یوسف کی شمائل ہوئی مفتون وہ اوسپر بصد دل

عجب صورت عجب حسن خداداد کہ ہووے دیکھکر جسکو ہوش برباد بہت تب دل مین پیچ تاب کھاکر گری بیہوش ہوا غش مین آکر

جب آئی ہوش مین وہ سرو قامت کہا ای فتنۂ روز قیامت تری اس حسن کو کسنی دیا تاب کہ جسکو دیکھہ دل ہوتا ہی بیتاب

یکسکی ہی قلم کے حسن تحریر کہ کھینچے ہے تری اسطرح تصویر کمان کش کون ہی ان ابرو ان کا نگاہ دلنشین ہے ناوک جس کمانکا

کری زلفون سے جاکسکو گرفتار | مبادا آپنسے اسمین کوئی زار | مری قسمت سے پادی نہ پاوے | مری باتھون مین یہ آوے نہ آوے
شنادے نے جب اس ماجرے کو | لگی سمجھانی تب اوس دلربا کو | اگر زنہا غم اتنا تو اوسکا | خدا یہ بھی ترا آسان کریگا
خدا جو یہان تا لے اسکو ہی لایا | کہ تجھکو اونی جلوہ ہی کہایا | ملاویگا تجھی اس ماہرو سے | معطر ہوگی تو اس مشکبو سے
نکر جلدی کر اب دل مین صبور | اگرم ہونا بازار جمال حضرت یوسف علیہ السلام | صبور اب تجھی تو ہی مسرور

کا اوسنادی کرنا مالک کا مصر مین اور جمع ہونا خریدارونکا اور مول لینا زلیخا حضرت یوسف کے تئین

سعادت اوگھڑی ہووے نمودار | ملی جسوقت آکر یار سے یار | کری روشن چراغ آشنائے | مٹادی دلسی داغ جدائے
ہوا جب وے سرادن آمنودار | کیا مالک نے تب یوسف کو بیدار | سعادت کر کی تب اوس سیمر کے | خریدا یکی لوگون کو خبر کے
جسے خواہش ہوا وس دروا نے کے | تمنا ہو جسی اوس دلستان کے | یہان بازار مین آ جاوی ل کر | اگر مقدور کچہ ہووے تو لی مول
ہوا یوسف کا جو ان گرم بازار | ہوے سب اہل مصر آکر خریدار | جسے جتنا وہان پر دسترس تھا | خریداری کا اوتنا ہی ہوس تھا
لیا اک پیرزن کو عشق نی جب | وہ ہو یوسف کے مفتون جانتی تب | لی اگر سوت ہاتھون مین لیتے | بنا مین اوسکی وان کی ایک ہیتے
کہا گر اس سے یوسف کو جو پاون | مین اوسکو مول لیکر گہر مین جان دون | اگر اس سے نہ آوے وہ مری ہاتہ | تو یہ بس ہی خریدار دنکی ہون ساتہ
خریداران جو سب آکر ہوی جمع | ہر اک پروانہ اور یوسف ہوی شمع | کہا تب ایک نی آکر یہ اکبار | ہزار اسکی مین دونگا سرخ دینار
کیا تب دوسرے نی اوسسے افزود | کہ لیجے دو ہزار اب ہے یہ موجود | یہ بولا اوگھڑی پھر اک تو انگر | کہ ہم وزن اسکے لو تم مشک و عنبر
ہوا پہر ایک یون آکر خریدار | کہ لو شال اور مخمل اک شتر بار | اسی صورت سے وان ہر ایک آکر | دل اپنا کر تا خوش قیمت سنا کر
کہا تب ایک نی آخر کو اوس آن | کہ اسکی وزن کو لعل خشان | زلیخا سن ابہی ہو شاد و خرسند | کہا اگر مل سکین دنگی دو چند
یہ سنکر مول تب سارے خریدار | ہی خاموش عاجز ہو کی اکبار | غریز مصر سے بولے زلیخا | کہ تم مالک ہی مول اب یہ کہو جا
کہا تب یون غریز اوس ماہرو کو | کہ اس رکا بھی مقدور کیا ہو | زلیخا پاس تھا موتی کا اک ہار | ہزار اک موتی کی قیمت لاکہہ دینار
کہا اوسدم کہ تم اسکو لیجاؤ | یہ مالا دے کے یوسف کو لی آؤ | غریز اوسدم کیا پہر یون بہانہ | کہ خواہان اسکا ہی شاہ زمانہ
کہا پہر شاہ کی تم پاس جاؤ | ادب سے شاہ کو جا کر سناؤ | کہ مین امیدوار اسکا ہون اے شہ | کہ بخشو تم کرم سے مجکو یہ ماہ
مینین فرزند ہی میرا جہانمین | سدا ہون اسلیے آہ و فغانمین | سو مین پا لونگا اوسکو کری فکر | کرونگا اوسکو اپنا لی کے دلبند
غریز اس بات کو سن شاہ کی پاس | کی جا اظہار اپنی دل کے یہ اس | سنی جب شاہ نی یہ بات اوسدم | کہا بخشا تجھی مین ہو سکے خرم

دو رویفون کی وہ جانب سے وہ ٹکا — ہزاران دل ہر اک تار رہین اسکا — چڑھا اگرچہ وہ ہودج کے اوپر — چلا ہودج نشین وہ ماہ انور

اسی کہا جو سارے راہ کی لوگ — ہوا دل مین ہونکی عشق کا سوگ — جہان بیٹھا تھا خرم مصر کا شاہ — وہان ہودج سی اوترآ کی وہ ماہ

ہزاران خوبرو شکل زیبا — کھڑی تھی شہ کی گرداگرد اوسجا — قضا را ابر کے پردہ مین اوس روز — چھپا تھا آفتاب عالم افروز

جو یوسف کو وہ ہودج سی نکالا — ہوا اکبارگی عالم اوجالا — کہ گویا دوسرا خورشید تابان — ہوا روی زمین اوپر درخشان

ہوئی حیرت سبھونکے دلمین اکبار — کہا سب نے مقرر کیا ہی اسرار — خدا جانے یہ کون ایسا بشر ہے — کہ جسکے چہرے پر نور اسقدر ہے

یہ صورت فی کیا ولکو دوانہ — یہ کیسی شکل ہیگی جاودانہ — کیا تب شاہ نی یون اوسگہری آہ — نہین یہ آدمی ہے حاشا للہ

وہان تھی ماہرویان خجستہ آئے — گئی شرمندہ ہو منہ کو چھپائے — زبان پر بند ہوگئی خوش کلامی — گئی بھول اپنی صورت کو تمامی

یہ سچ ہے جس جگہ خورشید آوے — چراغ اپنا وہان کیا منہ دکہاوے — چمکتا جس جگہ ہووے ستارہ — وہان کب قدر لاوے ہی شرارہ

جانا زلیخا کا سیر کے واسطے جنگل کی طرف اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال دیکہکر متحیر ہونا

زلیخا گرچہ تھے از بسکہ غافل — کہ آیا ہی ہان وہ مہ شمائل — ولی دل ہوگیا آگاہ اوسکا — لگا جی تلملانے آہ اوسکا

پریشان ہوگئی وہ اکبارے — ہوا آنکہون مین اوسکی اشک جاری — گئی گھبرا کی گہر سے سوے صحرا — کہ پہلے دیکہ شاید روی صحرا

نظر صحرا کو کر وہ ماہ رخسار — ہوئی آشفتہ دل از بسکہ ناچار — وہان بہی غم کا جو دل پر اوٹھا جوش — پھری گہر کی طرف ہو غم کی مدہوش

سنا جو شور و غوغا وہ دل آرا — کہا یہ کیا یہان ہے شور و غوغا — کہا اک شخص نے ای حور دیدار — کہ آیا ہی یہان اک ماہ رخسار

عجب صورت نے اوسکی فیض پایا — خدا کا جلوہ جسمین ہے سمایا — سوا رے جب بھری یوسف کی مہیات — زلیخا دیکہتی تب پر دے لگ سات

اسی پہچان کر اک آہ مارے — گری بیہوش ہو از بیقراری — ہوی ہمراہی اوسکی دیکہ یہ ضبط — دیا پونہچا اوسی حجلے سی گہر پر

یکایک حال اوسکا دیکہ گہبرا — گلاب اور مشک کے لالا کے چھڑکا — جب آئی ہوش مین وہ سرو گلفام — کہا دلنے تب یون اے دلارام

تری اس حال سی مجکو عجب ہے — یہ بیہوشی کا تیری کیا سبب ہے — لگی وہ سی کہنی یون کہ ماما — کہون کیا حال دل تجہ سی مین اپنا

وہان جو غلام ماہرو تھا — کہ جسکا شور و غوغا سو بسو تھا — وہ صاحب ہی مرا مین ہون پرستار — نہین ہے وہ غلام ماہ دیدار

یہی آیا تھا میری خواب مین آہ — اسینی کر دیا تاراج ناگاہ — اسیکے حسن کے مین ہون دوانے — اسینی تیر مارا ناگہانے

بھے ابرو کمان میرا ہے دلبر — ستم اسنی کیا مجہپر سراسر — اسیکی دلمین میرے آرزو ہے — اسیکی مجکو ہر دم جستجو ہے

نہین معلوم کیا ہووے گا انجام — پڑا اک دسر آسر پے جنجال — نجانون اب لگی یہ ہاتہ کیکی — رہی خوشوقت ہو یہ سارے کیکے

غریز مصر نے جب یون کہا شاہ — کہ دیکھون جا کے مین کیا ہی وہ ماہ — غریز مصر جب کا روان مین — نظر کی اپنی اوس رام جان مین
تو تھا نزدیک یہ وحشت مین آوے — سر اوسکی گی سجد مین جھکاوے — گھڑی دو چار وہ مانند تصویر — رہا بیہوش ہوکر گر کے تقریر
ہو مفتون اور مائل اوسپہ اکبار — یہ کی مالک سی او سدم اوسنے گفتار — چلو تم ساتھ لی اوس ماہر کو — دکھاؤ چل کے شاہ کام جو کو
کہا مالک کہ ہون مین شہ کا بندہ — اطاعت مین ہون دائم سر فگندہ — اگرچہ جانی مین مسرور ہونگا مین — ولیکن آج کل معذور ہونگا مین
سفر کی محنتون سے ہونگے کاہل — نہین تاب و توان باقی ہی دل مین — تمہارے مہر سی یہ دل مین ہے آس — کہ جاؤن تین دن کے بعد شاہ پاس
غریز مصر سن مالک سی یہ بات — چلا تب پاس شہ کی عشق لے سات — کہی جاتے ہی یوسف کی حقیقت — ہوئی بس بادشہ کو اوسکی حیرت
کہا شہ نی کہ جتنی ماہ رو ہین — سبہون کے سر پہ رکھکر تاج زر بین — کمر مین کر مرصع کا کمر بند
زری کا پیرہن پہنا کی بر مین — مغرق کر سبہون کو سیم و زر مین — دی سب بیچے آکی اوسکی ہون مقابل
ادا و ناز سے دیدار دکہلائین — کرشمے کا بہرا خریدار دکہلائین — کرین ہر ایک کو اپنا خریدار — کہ یوسف کا نہو وے گرم بازار

لیجانا مالک کا حضرت یوسف علیہ السلام کو غسل کیواسطے دریاے نیل کی کنارے اور وہان سے بادشاہ کے پاس لیجانا

گئی جب تین دن تو روز چارم — ہوا مالک کی دلمین یون تب ہم
کہا یوسف کو وہ ہے مہر دیدار — کہ پاوے نیل تسی آبرو ئی
نہا کر جلد تم ہو جاؤ طیار — کنارے نیل کے جا کر یہ تعجیل
وہ لنگی باندہ چھوڑا جامہ زر کا — ہوا نسرین سے سنبل نمودار
عجب وہ گل کا سارا اوسکا تن تھا — کنارے نیل کے تہا اک صنوبر
کہان دیکہی تن اوسکا ماہتابان — کہ جاوے پاس اوسکی نہکی وہ طاقت
جب اوے ترا آنکر پانی مین وہ ماہ — ہوئی سب مچلیونکی حق مین زنجیر
وہ دامن لیف کی اوسکی سیاہی — ستاری اگری شب ماہ اوپر
نہا کر جب وہ نکلی سب کدورت — اوٹھا تب اکنارے پر وہ خوش ہو
قبائی نازنین پہنی وہ تن مین — کیا اوسکی مرصع تب کمر کو
زری کا تاج وہ خوش وضع سر پہ — ہوا ناہید ابن شمن کی کچہ اوس

سنو طالع جلد ای خورشید کنعان — کرو عالم کو روشن اور تابان — تمہری ابرو ہے عید عاشقان ہے — تجھے رہنا یہان لازم کہان ہے
یہ سن جبریل ہی یوسف کی گفتار — تب اُس کے دل مین بیٹھا وہ کہبار — رہی کھینچی جو اوسکی ایکباری — لگا ہاتھون مین اوسکے دل ہمارے
ہوا دل مین کچھ گنج ہیگا — کہ اوسکو کھینچا اب نج ہیگا — اوٹھا اوس دل مین یوسف یوجو اُن — ہوے سب کارروانی دیکھ حیران
عجب ہے سر بسر سبکو ہوا تب — تعجب کرکے جون اکہا کی سب — کہا حاشا کہ آیا یا ملک ہے — کنوین کے بیچ سی راہ فلک ہے
نہین ہی خضر کی چشمی سی یہ کم — اوٹھائی جس سے ایسا آب زمزم — جسے ظلمات مین ڈھونڈہا سکندر — وہی چشمہ یہ شاید ہی یہان پر
عجب کچھ اوس کنوین سے ناگہانے — نکل آیا ہی آب زندگانے — دہان پر سے اوسی اوسوقت لاکر — رکہا تب کاروان اندر چہپاکر
خبر اوس کاروان کے سنکی اخوان — سبہی اوسکے یہان آئے شتابان — رکہا تھا جس نے یوسف کو چہپا — کہا اوس شخص کو اوسوقت پاکر
کہ میرا یہ غلام بیوفا ہے — تمہارے پاس جاکر چہپا ہے — ہمیشہ بھاگ جاتا ہی یہ گہر سی — نہ پروا اوسکو ہی خوف و خطر سے
کہی گر لی تو بیچون اوسکو اکبار — نہین یہ کام کا ہی میرے زنہار — دہان اک شخص تہا تنکو سرانجام — کہ مالک تہا وہ صاحب ہوش کا نام
اوسنکو دی کے تب کئی ایک دینار — ہوا یوسف کا وہ مالک خریدار — ہوی خوش پاکے دینار وہ گول — نہین یوسف کا جانا آہ کچھ مول
کہ اک بیدار کی جسکی ہی قیمت — خراج مصر کی سارے ہی دولت — نہ کوئی یوسف کے قیمت خوبی جانے — زلیخا جانی یا یعقوب جانے
گیا جب کاروان اپنا محل — وہان سے مصر مین منزل بمنزل — گئی تب گہر مین بہائے مصلحت کے — کیا لوہوسی اوسکا پیر مین تر
لی آئی اوسکی تین یعقوب کے پاس — نلائی اپنی وی کچہ دلمین وسواس — کہا یعقوب نے یوسف کہان ہے — یہ کیسا پیرہن یہ کیا نشان ہے
کہا اون سبنی یوسف کو دہا پر — گیا ہی گرگ لی جنگل کے اندر — یہ پیراہن جو لائی ہین اوسکا — نشان ہمنی تمہین لاکر دکہایا
سنی یعقوب نے جب اونکی یہ بات — گرا بیہوش ہو بیہات بیہات — کی اوسنی درد فرقت سی یہ زاری — کہ جوی خون ہوا آنکہون سی جاری

پوچہنا مالک کا مصر مین اور بہیجنا بادشاہ کا عزیز کو مالک کی پاس حضرت یوسف کے لانیکو

وہان مالک نی جو یوسف کو پایا — کہا طالع مین میری اوج آیا — ہوا ازبسکہ خوش اوس گلبدن سے — سجا اوسکو نزدیکی پیرہن سے
جو دیکہا سیم تن اوس سیمبر کو — رکہا لاسر کے اوپر تاج زر کو — چلا تب مصر کو وہ ہوکی خوشدل — دو منزل کو کیا تب ایک منزل
جب آیا مصر مین خوشوقت مسرور — ہوا تب شہر مین یہ قصہ مشہور — کہ مالک آج آیا ہی ادہر کو — لی آیا اک غلام سیمبر کو
نہین ایسا کوئی مہر کہین ہے — یہان ایسا کوئی آیا نہین ہے — سمن بر و سیم تن شمشاد قامت — ادا و ناز جسکا ہی قیامت
سنی یہ بات شاہ مصر نے جب — بہت حیرت ہوئی اوسکی تئین تب — کہا شہ مصر کے خوبون سے بہتر — یہان کے ہین حسینان بہتر از حور

وہ جس سے مانگتا تہا دو وہ رو رو — وہ کوزہ پھینکتا دکہلاکی اوسکو — پدر کو جب پکار اکر کی زاری — کہ دیکہو اکی یوسف کے یہ خواری

کنیز کر زادی کرتی ظلم ہین اب — خدا کو اکیا ری بھولی یہ بے ڈب — ہوا ہی پر رہے پر رہے پاؤن کا حال — زبان سوکہی لہو ہی تر ہوا گال

نہ مجکو قطرہ پانی کا پلاتے — نہ مجکو میرے گہر ہین ہین لیجاتے — عجب کچہ حادثہ اکر پڑا ہے — مری حق ہین ہیدان کربلا ہے

غرض اس وضع وی اخوان بد خواہ — گئے یوسف کو لی وو کو سکی راہ — کہ ناگہ اک کنوئین کے پاس آئے — وہان لاکر کی یوسف کو بہائے

یہ سمجہا دلمین یوسف جا کنوئین پر — کہ پانی ابجی دینگی مقرر — نہ سمجہا تہا کہ سارے ہین یہ بد خواہ — اوسی ہین اوسکو دینگی ڈال ناگاہ

عجب تہا وہ کنوان تاریک اور تنگ — عجب بدبو تہا پانی اوسمین بدرنگ — کہلا منہ اوسکا شامل اژدہا تہا — بلا کا ایک معدن وہ بنا تہا

بہرا تہا مار و عقرب سے سراسر — بلا سارے جہانکی اوسکے اندر — کیا احوال یہ تب اوسکے تن کا — اوتارا پیرہن اوس گلبدن کا

پہر اک رسی سی باندہا ہاتہ اوسکا — اور اوس چہ مین اوسے مہات ڈالا — کنوئین کے بیچ مین تہا ایک پتہر — گرا جا کر کی یوسف اوسکی اوپر

کیا جا وہ کنوئین مین جب نشیمن — ہوا سارا کنوان اوسوقت روشن — وہ جو اوسکا تہا روی فنا ہے — کنوان اوسکو ہوا تب بیت اے

وہان مہکی جو اوسکی زلف کی بو — ہوا پھر مشک سے وہ چاہ خوشبو — شکر سی لب کے اوسکی تب سراسر — وہان پانے ہوا جیون شہد و شکر

تہا اک کرتا خلیل اللہ کا مسعود — ہوئی گلزار جس سے نار نمرود — اور اک تعویذ تہا اوس ماہ کدین کا — بہت خوش وضع جنت کی مکین کا

یہ دونون بے کی تب جبریل آئی — اور اوس مکس کو وہان جلدی پہنچائی — کہا پھر یون بنام ایزد پاک — کہ فرمایا خدا نی مت ہو غمناک

کہ تو جلدی کنوئین سے ہوگا باہر — ملے گا تجکو ملک و تخت و افسر — سنا جبریل سی جب اس سخن کو — ہوئی تب خرمی اوس گلبدن کو

سنے جبریل سی جب یہ حقیقت — گئی سب بجہ دلسی وہ مشقت

نکلنا حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوئین سے اور بیچنا بہائیون کا مالک قافلہ سالار کے ہاتہ

پڑا یوسف پہ جب محنت کا آون — ہوا اوس چاہ مین اوسکا نشیمن — کنوئین مین تین دن رہا ماہ تابان — رہا بجتون ہی اپنی ہمکی نالان

بہے آنسو کنوئین مین موج در موج — ہوا اکبار طلع اوسکا بر اوج — وہان اک کاروان تین کا آیا — بہت اسباب اپنے ساتہ لایا

چلا تہا مصر کے مین تجارت — اوتہائی راہ کی از بسکہ مدت — تو کی اوس جا پہ منزل کاروان نے — ہوا خوش آئی اسکو جو وہان کی

ہوا اور کاروان سب کو جو پانے — کنوئین کے پاس آکر ناگہی سے — کہا دلسی شتر کی یسمان کہول — کنوئین مین لاکے ڈالا اوس گہڑی ڈول

کہا جبریل نی یوسف کو اوس آن — کہ بیٹہو ڈول مین اے ماہ کنعان — یہ ہیچ دلوہی اور ہیگا تو ماہ — بہلا ہی ہیچ مین تج آئے ناگاہ

کنوئین مین جیسی تم آئی الم سے — جہان جا لا ماہ اوس کے ہوا رات — اندہیری کے جہان کے پر کدورت — جیسے جو چاند سی تیری یہ صورت

اسی دیجو پلا اوسوقت یہ شیر — یہ تنہا جی نہو دی رو کی دلگیر — بہت میوہ مٹھائی اوسکی لوسات — شکر اور قند مصری تم رکھو سات
کہا مارو اوسکو جب مانگی ہو مضطر — دوا اوسکی ہاتہ مین ہے شکر — درختون کے اسی سائی مین کھیو — جو بھوکے دھوپ تو گو مین لیجو
کہا تب کہ دھوپ مین نکلا نہین ہے — وہ بلکہ آسمان پہ کیہا نہین ہے — رہا ہی سایہ مین میرے وہ نادان — پلا ہی نار اور نعمت یہی ہر آن

یہ کچہ کرتی تہی جو یعقوب تدبیر — کہڑی ہو کر وہان ہنستی تہی تقدیر

یعجانا بھائیون کا حضرت یوسف علیہ السلام جنگل مین اور کنوئین مین گرانا اونکو اور آنا جبرئیل کا

ہزار افسوس یہ چرخ ستمگر — ستم کرتا ہی گلرویون کے اوپر
ستمگاری کی اس بدخو کو خوی ہی — نہ اسمین مہر کی وا صدر کو ہے
نہ اک دل اوسکی ہاتھون سے بچی خرم — دل آزاری مین رہتا ہے یہ پیہم

وہ مکار ون لے یوسف کو جو پایا — قدم اپنا شتابی مین اوٹہایا — سو صحرا کو چلے باہم خرامان — دلون مین اپنے اپنی شاد و فرحان
کبہی وہ گود مین لیتا اوٹہا کر — کبہی یہ لیتا اپنی کاندہی اوپر — پدر کی آنکہ سی جسدم ہوے اوٹ — دیا چہوڑا اور بہائی رکہ دیا مو
نگاہ چلتی جو وہ وانکی زمین پر — چلا سرور روان صحرا کے اندر — قدم کبی ایکدو سنی جب اوٹہاتا — تو رو رو بہائیون سے یہ سنایا
کہ بہائی اب نہین سکتا ہون چلنے — مرا اب جی نگاہی یان سے نکلنے — تمہارے ساتہ مین کسطرح سی جاون

وہ نازک پاؤن جو لالہ کا تہا پہول — ہوا سوسن سا لگ کر خاک اوپر لوٹنے — ستم کی خار تہی لالی کی گل پر
گئی ہو پر زی پر زنے پاؤن جسدم — پہپولے نی کیا پہر اور ماتم — جگر یاقوت کا اوس سے ہوا خون
گرا بیتاب جو بر سر خاک — رہا بیہوش و بیدم سادہ غمناک — وہ رشک نسرین آلودہ در گرد
وہ رنگین لب جو تہا اوسکا شکر بار — گیا ہو کہر بائی رنگ اکبار — کوئی کیا اوسکی اوپر رحم کہاتا
پسینے مین بہرا یون وہ تن نازک — کہ ڈوبی بحر مین جیون مہر انور — ستم کی ہاتہ سی مرجہا کی اکبار
جو دیکہا بہائیون نے اوسکا یہ حال — طپانچی مار کر رنگین کیے گال — ہوی اکبارگی مانند نیلم
وہ نیلم سے ہوا خون جگر جاری — نبا لعل بدخشان ایکبارے — پدر کو یاد کر آنسو بہاتے
وہان یوسف کی ہر دیدہ زاری — چلی لی کہینچ ہاتہ اوسکا بجبراری — کہا یہ کہ ہم سب جاتے ہین
کہان تیرا یہان باپ وہ پدر ہے — مدا تجہ سے ہو شام و سحر ہے — کہان وہ چاند و سورج بہکو تہا لا — تجہے مدت سے ہم پہچانتی ہین
نتیجہ اوسکا اوتنا یا نسی پایا — وہ جبکی آگی گرتا پانون اوپر — کہ جسکو خواب مین سجدہ مین دیکہا
رہان ہر مرتبہ اپنا جتایا — تہا اوسکو مارتا پاؤن سے ٹھوکر

کا حضرت یعقوب علیہ السلام سے واسطے لیجانے یوسف کے سیر جنگل کو

نہ دلمیں ہے حسد اونکی نہ تزویر — سدا اونکی کندتی ہی یہ تقدیر
محبت مین ہمیشہ ایک سہوین — سدا مثل صنوبر تازہ رہوین
ہوا جب وزتب ملکر وہ باہم — پدر کی پاس کائی ہوکی خرم
لبون پر تھی خوشی تھا دلمین کینہ — جگر مین بغض پر تھا غم سی سینہ
تملق سی لگی تب بات کرنے — زبان اوپر لی آئی اس سخنکو
پدر کی دل کو اپنی بات کرنے — سنا کر اوسکو باتین خوب دلجو
کہ ورنے بہت دلکو ستایا — ہوئی ہی خواہش سیر و تماشا
کہ کیجے آج خوش ہو سیر صحرا
اجازت ہو تو ہم صحرا مین جاوین — وہی سیر و تماشا اب ہے منظور
دل محزون کو بہلاوے لاوین — وہ یوسف بہائے جی ہی شیم کا نور
ہمارا دل کیون مغموم ہووے — وہ خوش ہووے اور ہمکو خوش کرووے
کرین ہم سیر و محروم ہووے — وہ نور چشم گر ہمراہ جاوے
ہمارے ہو بہت یہ سیر فرازے — خوشی سی کھیلین سب آپسمین ملکر
کرین بیتابتہ اوسکی ہم صحرا مین بارے — کرین جولان بھی صحرا کی اندر
کبھی بستی سی ہم لیکر نبرد میش — رکھین یوسف کے سر پر باتحمل
پلاوین دودہ اوسکو عیش اندیش — کبھی لاکر چمن سے رشتہ گل
کبھی کر صید جنگل سے ہرن کو — کرین یوسف کے دلکو شاد ہر دم
کرین خوشوقت اول اونکو پھر یہ — غم دنیا سی ہو آزاد ہر دم
سنا یعقوب نے جب اس بیان کو — کہا یون ایجوان قوی بخت
اوٹھا با دلسی تب آہ و فغان کو — کہ یوسف کے جدائی ہمکو ہی سخت
کہان یہ بات ہووی دلسی منظور — یہی یوسف مرا آرام جان ہے — اسی سے طاقت و صبر و توان ہے
کہ یوسف ایک پل آنکھون سی ہووے — اسی صحرا کی خدمت کسطرح ہووے
جدا ہوکر کہین جو ایک پل جاوے — بہانہ پھر کیا یعقوب نے یون
یہ ڈر ہی گر کہین صحرا مین جاوے — کوئی ہووے نخ اسپر انت پیسی
کوئی گر گ اوسکو آن کر ستاوے — وہ ہر کتا دل ہی انکی دام و دد ہے
جوان مکارون نے ایسی سنی بات — کہ ہم سب گ سی کیا ہین مگر کم — کہ گر گ اگر کریگا ہمکو ملزم
کیا پھر مکر تازہ یون پدر سان — کہ ہووے گر گ جس پنجی سی رنجہ — دم اپنی داب کر وہ بھاگ جاوے
اگر یوسف کو دیکھی بدنظر سے — بچی ہم سبکی کب تیغ و تبر سے — پکڑ کر جسطرح خرگوش کی کان
یہ باتین جب سنی یعقوب نی تب — کہا راضی ہون مین لیجاو تم اب — زبان پر بند ہو جاتی ہی تقدیر
رضا دی اوسنی اوسدن لان لیجانے — کہا تب اوس گڈری ہوکی گریان — مری یوسف کا اللہ ہی نگہبان
دیا تب دودھ کے کوزہ بکو کر سات — کہی بیٹو سچ اپنی رد کی یہ بات — رہی اس طفل سی دور اوسکا دیکھ

یوسف علیہ السلام کو اوسکے بھائیونکا اوسپر حسد کرنا اور مشورہ کرنا اوسکے قتل کا

حسد سے اوسکو کرنے قصان چہودے — ہمیشہ اوسکی لغزون شان ہووے

سنے خواب ناب یوسف ایک شب تھا — رخون پر خرمی دل مین طرب تھا — تہا اوسکی چشم مین اوسدم عشکر آب — کیا خندہ دہن اوس گل نے درخشان

ہوا یعقوب اوسکو دیکہہ مضطر — کہا دل پر ہوا اوسکی یہ شک — اوسکا جو خواجش ہی وہ شکر خند — کہا یعقوب نے ای میرے فرزند

ہنسا تو خواب مین یہ کیا سبب ہے — یہ ہنسی کا تری مجکو عجب ہے — کہا یوسف نے تب اپنی پدر کو — لبون سے کرکی شرمندہ شکر کو

کہ دیکہا خواب مین گیارہ ستارے — چمکائی سر کو سجدہ مین ہمارے — کیا سجدہ مجہی خورشید و مہتاب — ہنسا اسسے سنکے دیکہکر خواب

کہا یعقوب نی سنکے یہ گفتار — نکالو منہ سے یہ خواب نہار — مبادا بہائیونکو یہ خبر ہو — کہ جس سے تجکو اونسے کچہ ضرر ہو

کرین ایذا کی تیری دلمین تدبیر — بہت اس خواب کے رکہتے ہین تعبیر — پدر نی یہ نصیحت کی کہی بات — ولی کچہ اور تہا تقدیر کی ہات

کہا یوسف نے اک بہائی سے یہ راز — وہ پہر جاکر ہوا اوروں کا دمساز — ستارون نے اور سجدہ کیا آ — کہ یوسف کا ہوا در حبہی آپ

پدر یہ بات سن ایسا ہی مسرور — کہ ہم سبکو کیا اکبار گے دور — کہا آپسمین اونکے ایک گرگے سے — ہوی لوسی برے اپنی پدر کے

پدر کی سچ ہوئے ہی عقل زائل — ہوا اسسوا سطے یوسف کا مائل — ہماری شکل سی ہے تابی ہزار — ہوا یوسف کا وہ ایسی خریدار

نجانون کیا پدر کو دشمنی ہے — بھلا اتو پدر سے آپنی ہے — کہین لیجاکے اونکو باہر — چند اسوقت باہم مصلحت کر

یہان یوسف کا رہنا اب نہین خوب — سدا ہم سب کو بیعزت کریگا

یہ کہکر مشورت مین بیٹہے باہم — کوئی بولا کہلا دیجی اسی سم — کہا اک شخص نے کیجی اسے خون — تن اوسکا ڈالی کہکر بیجوون

سبھون نے یون کہا یہ کب ہی منظور — کہو اس بات سی سب سبکو معذور — کہا یون ایک نی اوسدم کہ بہائے — ہمارے عقل مین یہ بات آئے

کہ لیکر چہوڑیی صحرا مین ناکام — کہ پہاڑین اوسکو صحرا مین درندے — ہی بدتر مارنی سے یار یہ بات

ہر اک ہر طور سی کہتا تہا اوسپر — نہین کچہ بات ہوئے تہی مقرر — مگر اخیر مین جو سب سے بڑی تہے — یہ باتین اوسجگہ سنتی کہڑی تہے

اوسنھون نے یہ کہا کر فکر اور غور — نہین اسکی نہین ہے فکر کچہ اور — کہین ایسی لیجاکی اوسکو تو — بیابان مین اگر کوئی کنوان ہو

کوئی گر کاروان آوے ہوا پر — کہین لیجاوے اوسکو وہ اوٹھا کر — ویا پانی مین اوسکو ڈوبتا دیوے — بلا کوئی طرح یہ سر سے جاوے

غرض یہ ہے پدر سے وہ جدا ہو — برا اوسکا کہین ہووے بہلا ہو — ہوئی سبکو وہان یہ بات منظور — ہوئی اس بیچ مین تب ایک مسرور

اوٹھی یہ بات کر بیچ ہی سے اوسوار — کہ کل ہم چلینگے باپ کے پاس — پدر سے جاکی ہم یوسف کو لینگے — کنوئین کے بیچ اوسکو ڈالدینگے

درخواست کرنا برادران یوسف کی

محب قربہ بندہ خاص خدا ہین — جو باد سوا اس سے خالف سدا ہین

داستان تعشق یعقوب علیہ السلام کے حضرت یوسف علیہ السلام پر اور آنا عصا کا جنت سے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے

فگار اب سن زلیخا کی نزارے — ہوئی ہی دلکو از بس بیقراری
چل اب یوسف کو کنعانسی لے آنو — زلیخا سی اوہی لاکر ملا تو
بہت اوسکو ہوئی ہی بیقراری — بہت گندی ہی اوسکو انتظاری
سنا ہی یون بیان اس داستان کا — سخن مشہور ہی یون راستان کا
جو یوسف حسن و خوبی مین ہوا طاق — ہوی یعقوب اوسکے واسطے مشتاق
رخ اپنا اور فرزندونسی موڑا — سہون کے رشتہ الفت کو توڑا
عجائب ایک شجر تہا بارآور — کہ تہا یعقوب کی وہ گہر کی اندر
زمین پر کوہ کی مانند قائم — مثال صوفیان خلوت مین دائم
ہر اک کو فیض تہا اوس سے سراسر — اگر طوبی تہا وہ روے زمین پر
یہ عادت اوس شجر کی تہی مقرر — کہ ہوتا طفل جب یعقوب کے گہر
ہوا پیدا جو یوسف اوسکے گہر مین — نہ نکلی شاخ اوسدم اوس شجر مین
پت اوسکے ایک نہ زیر و زبر مین — کہان یوسف کہان وہ شاخ چوبین
کہا یوسف نے اکدن یون پدر کو — کرو خوش اب مری جان و جگر کو
کہ میرے ہو فزون نیکی پر شتے — خدا وی اک عصا مجکو بہشتے
فلک سی اک ملک اوسوقت آیا — زبرجد کا عصائی سبز لایا
ہوئی مقبول اوسکی یہ دعا جب — کیا شکر خدا یعقوب نے تب
فلک سی وہ زمین پر جبکہ آیا — زمردی تب اوسپر زر کہایا
رکہا الماس نے سینے اوپر سنگ — اوڑا پکہراج کی چہر یکا سب رنگ
ہوا یاقوت کو اس غم کا کٹکا — سرا نیلا لعل نے تہپر پہ پٹکا

حسد سی لعین تب باندہی خیالات

خدا کی ہو نظر جسپر کرم کی — سجدہ کرنا مہر و ماہ اور گیارہ ستارون کا خواب مین حضرت

داستان تعشق یعقوب علیہ السلام کے حضرت یوسف علیہ السلام پر اور آنا عصا کا جنت سے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے

بہت سی التات اوسکا جب اکر ہوا آن — پدر اوسپر ہوا مفتون و حیران
سدا یوسف سے تہا اوسکو سروکار — اور افلی مثل سی رہتا تہا بیزار
عجب وہ نخل تہا پر برگ و بار — ہر برگ سرو تہا خوش قامتو دار
بہ شاخ اوسکی تہی طوطی و بلبل — کیا اوسنی زمین پر سایہ دار
نکلتی اوسمین گہڑی اک شاخ اوسسے — ہر اک شاخ اوسکی پر برگ و بجل
کہ ہوتا طفل جب یعقوب کے گہر — زمردسی نمودار تہی جسکے
کہ ہووے شاخ کب یوسف کے ہمسر — عجب کچہ نہین اس باغ اوپر
ہوئی آزردہ خاطر سیم بر کے — نہ نکلی شاخ جسدم اس شجر کی
کرو دوزخ سے اوس حاجت روا سے — دعا مانگو مری حق مین خدا سے
کیا سجدہ خدا کا تب و محبوب — دعا یوسف کے حق مین مانگ یعقوب
کیا خرم بہت اوس دلربا کو — دیا یوسف کو لاکر اوس عصا کو
کہ اوسکا دوسرا ہرگز نہین تہا — عجب کچہ وہ عصا نازنین تہا
گرا پانی مین جاکر غمسی مرجان — کیا شکر خدا یعقوب نے تب
ٹپرا اوس داغ مین فیروزہ کہا سب — کیا نیلم نے نیلا غم سی زخسار
حسد کی تخم اپنی دل مین بو لے — عصا کو دیکہہ بہائی اوسکی روسے

کہا یہ کیا ہوا بیہودہ بیہات

ادسی کیا فکر ہووی لعین کو

بظاہر گرچہ تھی حرف حکایت ۔۔۔ ولیکن سخت دل مین تھی شکایت ۔۔۔ سحر سے شام تک وہ ماہ رخسار ۔۔۔ ہر اک صورت سے گرگذران لاجا

جب آئی رات تب تنہا وہ جاکر ۔۔۔ الم سے بیٹھی حجرے کے اندر ۔۔۔ تصور کر خیال یار جانی ۔۔۔ خیالاتی ہو کہتے یہ کہانی

کہا اے دلدار دای یار ستمگر ۔۔۔ وفا کی مجھ سے کیا تو فے سراسر ۔۔۔ عزیز مصر تو اپنا رکھا نام ۔۔۔ کوئی نادان بھی کرتا ہی یہ کام

بتایا مصر مین اپنا ٹھکانا ۔۔۔ کیا مجھے سر اسر یہ بہانا ۔۔۔ دغا اس بات سے بدتر ہی کہانی ۔۔۔ تجھے مین ڈھونڈھتی اس دیس آئی

ہوا فضل الہی میرا یاور ۔۔۔ نہ تھی رسوائی کچھ باقی نہ ننگ ۔۔۔ یہ دل کب تک بھلا تیر اسکے داغ ۔۔۔ سجانون کب تلک پھرے داغ

خدا کیواسطے اے ماہ رخسار ۔۔۔ مجھے جلدی دکھا تو اپنا دیدار ۔۔۔ تری فرقت سے غمگین ہو کے دام ۔۔۔ ہوا میرا صنوبر سخل ماتم

تعجب کیا اگر جلدی نہ تو آوے ۔۔۔ ہمارا جی نکل اکبارگی جاوے ۔۔۔ مرے مرنیکے پیچھے جب تو آوے ۔۔۔ مسیحا کیطرح مجکو جلاوے

کرون مین جان صدقے اپنی تجھپر ۔۔۔ جو یہ الطاف تیرا ہووے مجھپر ۔۔۔ یہ کہتی تھی وہ یوسف کی دوانی ۔۔۔ سحر سے شام تک درد کہانی

نسیم صبحدم جس وقت بہتی ۔۔۔ وہ یون باد صبا سے رو کے کہتی ۔۔۔ یہ کہہ تو ای صبا ہی کس چمن کی ۔۔۔ خبر کر کچھ مرے گل پیرہن کی

کہان وہ غنچہ او سکا ہی سخنگو ۔۔۔ کہان وہ نرگس او سکی عشوہ گر ہی ۔۔۔ کہان وہ غنچہ لب پرشکر ہے

کہان وہ زلف او سکی ہی گرہگیر ۔۔۔ ہوئی ہی کسکی گردن کی وہ زنجیر ۔۔۔ صبا لا تو خبر اوس گلبدن کی ۔۔۔ گذر کر جاکے بستی پرچمن کی

وہ گل پر کون بلبل ہی دوانہ ۔۔۔ وہ بلبل کا کہان ہے آشیانہ ۔۔۔ ہر اک شہر و زمین جاکر تخت اوپر ۔۔۔ خدا کیواسطے تک تو نظر کر

کہان ہے وہ مرا شاہ جوان بخت ۔۔۔ ہوا اوسکا نشیمن کونسا تخت ۔۔۔ گذر کر جاکے تو روی زمین مین ۔۔۔ تلاش اوسکو تو کر تصویر چین مین

غزالون مین ختن کے دیکھ جاکر ۔۔۔ مگر ہووے وہ مشکین مو وہان پر ۔۔۔ ملے تجھکو جہانپر وہ دل آرا ۔۔۔ قسم ہی میرے سر کی اوسکو لا آ

یہ کہکر غم سے گذرتی ہر زلیخا ۔۔۔ تری فرقت سے مرتی ہر زلیخا ۔۔۔ ذرا الفت سے اوسکو دیکھنے جاکر ۔۔۔ دل بیمار کی اوسکے دوا کر

تو ہی ہر اوسکے دل مین داغ پر داغ ۔۔۔ سنولا لے کے دل پر اسقدر داغ ۔۔۔ کوئی ہر گز نہوگا نجور ایسا ۔۔۔ نہ کوئی داغ ہونا سور ایسا

یہی ہر صبح اوسکی گفتگو تھی ۔۔۔ وصال یار کی نت آرزو تھی ۔۔۔ جو ہوتا سر در روشن تب وہ دلبر ۔۔۔ نکل کر بیٹھتے مسند پہ آکر

ہر اک سے گفتگو کرتی تھی لاچار ۔۔۔ ہر اک سے گفتگو کرتی تھی لاچار ۔۔۔ الم جسوقت کرتا جان پر جوش ۔۔۔ نکلتے سیر کو وہ ماہ گل پوش

گرہ دل کی نہ کھلتی باغ جمن جب ۔۔۔ گلون سے داغ تھا داغ مین تب ۔۔۔ نکل صحرا مین جاتی مثل مجنون ۔۔۔ الم کے ہاتھ سے ہو کر جگر خون

وہان بھی غصے جو وہ تلملاتی ۔۔۔ تو صحرا سے لب دریا پہ جاتی ۔۔۔ وہانپر اشک کی ندی بہاتی ۔۔۔ الم کے ساتھ اپنے گھر مین آتی

یہی تھا صبح و شام انجام اوسکا ۔۔۔ یہی تھا صبح و شام انجام اوسکا ۔۔۔ دن اپنا اسطرح باتون مین کھوتی ۔۔۔ جو شب ہوتی پنٹ بیچین ہوتی

نکالا کوچ کر خیل و حشم کو — چلے لیکر کے گلزار ارم کو — کی منزل جس جگہ وہ ماہرویان — ہوئی وہ سرزمین رشک گلستان

ہوا سرگرم اودم راگ اور رنگ — سر نو سی بجا پھر ربط و چنگ — غریز مصر اور اوسکی پرستار — ملے اب خرمی سے خندہ زنان

چیون چشم سے لیکن زلیخا — تراپا کرتی تھی دامن زلیخا — چلی آنکھوں سے وہ آنسو بہاتی — زمین کو لالہ گون خون سے بناتی

چلی منزل بمنزل میل در میل — کہ پہونچی جا لگا یک لب نیل — ہوا دریائے نیل اوسوقت اکبا — قدوم گلرخان سے مثل گلزار

کنارے نیل کے وہ ماہرویان — ہوئی سرو صنوبر سی نمایان — ہزاران اوسجگہ تک منتظر تھے — ہر اک جانب کھڑے کرتے نظر تھے

ہوئی اودم وہان یہ زرنشانی — پھپی زر زمین زلیخا کی عماری — وہانسے تخت زلیخا کا وہ محمل — ہوا دولتسرا کے آمقابل

غریز مصر کا وہ خواب گہ تھا — کہ جسکا پاسبان گردون نہ رہتا — زلیخا جب گئی اوس گھر کے اندر — قدم رکھتی ہوئی لعل و گہر پر

تو ہر اک سمت اوس گھر مین شہانہ — ولیکن تھی زلیخا اوس مکان مین — دن نے کیطرح آہ و فغان مین

عجب گلزار سارا وہ محل تھا — ہر اک سو ہو خزان در پے گلزار — ہر اک جا سرو اور قمری کا بانا

فوارے چھوٹتے بلبل رہی بول — چمن مین قمریون کا ہر طرف شور — وہ غنچونکے تلے دراج اور مور

مرصع کاریون کا ایک دالان — پڑے تھے کار چوبی در بہ پردے — کہ پر وہی جنکے ہون جسکے پردے

بیچی دالان مین اک مسند زیبا — زلیخا کو بٹھایا اوسکے اوپر — رکھا لاسر کے اوپر تاج و گوہر

تصدق کر بہت لعل و گہر کو — جواہر مین چھپایا سیمبر کو — جڑاؤ کوئی اور کوئی طلائی

گلے مین لاکے ڈالا پھول کا ہار — غریز مصر کے خویشون نے اکبار — ہوا پھول اوسکے حق مین مثل خنجر

پڑی سینے پہ جو وہ دھکدی تھی — وہ اوسکی جان کی اک دھکدی تھی — غرض وہ رات دن تھی بیٹھی بیغم تھی

گذرتی رات دن اوسپر مصیبت — دن اوسکے حق مین تھا روز قیامت — جو بلبل کے رکھے کوئی آگے بنفشہ

کہان خوش آوے پروانے کو خورشید — کہ اوسکی شمع رو ہے چشم امید — کہان وہ دیکھتی چاہے بجز گل

ملائی اوسکو خاطر مین زلیخا — سدا غمگین تھی اوس گھر مین زلیخا — اوسے اقبال و دولت سب بہم تھا

کنیزان و غلامان پریزاد — پرستارین بہت خدمتگین اوسکی — وفادارین بہت صحبت مین اوسکی

ہزاران دست بستہ روبرو تھین — ہر اک تھی رومی و زنگی و چینی — کہ کرتے جو پری کی نکتہ چینی

ہر اک کامون مین اوسکے ہوشیار تھین — بہت بی بی غریز مصر کے خویش — زلیخا پاس تھین سب عشرت اندیش

ہر اک گلچہرہ و گلرو و گلفام — اونھون کے ساتھہ ہر دم گفتگو تھی — ہر اک کو اوس صنم کی آرزو تھی

دکھا اب اوس کو آرام جان کو — کہ آئی جس سے اب آرام جان کو — زلیخا کو جو دیکھا اوسنے بیتاب — کہ ہے بیتاب و مانند سیماب

یہ سوجھا مکر و فن کا اوسکو بیحد — کہ کر خیمے مین بن جلدے اک چھید — زلیخا کو بلا خنہ دکھا کر — کہا تو دیکھ لے جی اپنا بھر کر

زلیخا دیکھکر اک آہ ماری — سہا کر اشک کے خیمے مین ڈاری — کہ واویلا یہ کیا ہے میری قسمت — پھر آیا سامنے روز مصیبت

نہین وہ یہ کہ جسنے دیکھا دریا — ہزار افسوس میرا ستارہ — نحوست مین گرا آکر دوبارہ

اوٹھایا گنج کی خاطر بہت رنج — بغیر از رنج کے پایا نہ کچھ گنج — مین گلچینی کو آئی تھی بگلزار — چبھا آکر تو میری آنکھ مین خار

وہ سوتے نہین پیاس کے مارے مجھکو — کہ دریا سو کھدے دیکھ مجھکو — اودھر محروم اور نکلی مین گھر سے — نہ ایدھر کی مین ہونگی نہ اودھر کے

وہ مین دریا مین ڈوبی ہونگی ہیہات — کنارے آلگی تھی موج کی سات — بچے دریا کی گر موج بلا سے — پڑا آ مجھکو پالا اژدہا سے

خدا جانے کہ میرا کام کیا ہو — مرے آغاز کا انجام کیا ہو — خدا کیواسطے اے خوف بد کیش — نکر اتنا ہمارے دل کو تو رپش

ندے جو ہاتھ میرے دامن یار — نکر اغیار کا باری گرفتار — یہ کہکے خیمے مین کرتی تھی وہ زاری — وہ آنکھون سے کہ اپنے اشک جاری

ہوئی جب رات وہ ماہ دل افروز — الم سے تھی وہ ہر دم ماتم اندوز — فغان و نالہ کرتی با دل زار — کبھی بکتی کبھی گرتی تھی رفتار

لیا ناموس نے جب اوسکو غم نے — رکھا سجدے مین تب سر اوس صنم نے — جبین سجدہ یمین کھکر کی جو زاری — کہا تک ہو رقم وہ بیقراری

فلک کی بخششون کا در ہوا باز — یکایک غیب سے آئی یہ آواز — کہ ای محزون نکر اتنی تو افغان — تری عصمت کا ہے اللہ نگہبان

نہ اگر وہ نہین ہے مقصد دل — نہو پھر اوس سے امقصد حاصل — اوسی سے یہ گرہ دل کی کھلے گی — اوسی سے آرزو دل کی ملیگی

زلیخا نے سنی جسدم یہ آواز — بلا و سوسہ اوسکے جا رہے پاس — کہ بیحد پھول اوسنے بن مین چھیدے

ہوئی جب صبحدم سارے ستارے — کہ ہوے سونی سی سونے موتی — یہ لذت کا نہین اوسکو یہ بھید — کہ کانٹے سے نہو سیمین بدن چھید

ہوئی لیلاے شب اوقت رہی — کہان ہے ہوم کی کنجی کو یہ زور — کہ لوہے کی وہ دیکھے قفل کا اور

غزنیہ دہر وہ خورشید تابان — فغان و آہ اوسنے اپنی کم کی — الم کی رات اوسنے صبحدم کی

آنا غزنیہ مصر کا دوسرے روز خیمہ گاہ زلیخا مین اور لیجانا زلیخا کا بہ تجمل و حشم اپنے محل مین

غزنیہ مصر تب خیمہ مین آیا — عماری ایک رین تھہ لایا — اوٹھا گود مین پھر اوس حسین کو

دکھا اوس عمار یکو یہ دولا — حمل کے برج مین خورشید نکلا — پیش اوسکے سارے ماہ تابان

قدم اون لالہ رو کے پڑتے جس جا — تماشا تھا وہان باغ ارم کا — ہزاران عاشق و معشوق باہم — مثال سرو اور قمری تھی خرم
عماری مین جو وہ خرسند تھی ما — یہ کہتی کسطرح سے اب گئے راہ — ولے وہ ماہر و تھی اس سے غافل — عبا لی کی بہت باقی ہی منزل
دو منزل مصر سے باقی رہی جب — خبر پہونچی عزیز مصر کو تب

پہونچنا زلیخا کا مصر مین اور استقبال کرنا عزیز کا

ہوا جسدم عزیز مصر آگاہ — کہ اب پہونچی ہی آدہ غیرت ماہ
کیا تب حکم یہ وہ نیک فرجام — کہ اجنے شہر مین ہین خاص و عام — کرین آرایش ہر کوچہ و راہ — نکالین اپنے اپنے خیل و خرگاہ
پر پریدان یکایک شہر کے سب — زر و گوہر سے ہو نکلین مزیّن — مغنی جلد آکر ہو وین موجود — لیے ساتھہ اپنے اپنے بربط و عود
مہیا ہو چکے جب ساز و سامان — لگے سب ساز بجنے کو تب اوس آن — کمانچی کی صدا دلپر ہوئی تیر — یہ کی آواز دف نے دلمین تاثیر
صدا مرونگ کی جی مین سمائی — کھچا موج نے جگہ دلمین بنائی — عزیز مصر یون نازونعم سے — چلا یہ آرزو پا کر خدا سے
زلیخا پاس پہونچا آئی جسدم — ہوا خیل و حشم دونون کا باہم — وہ بستی عیش کی تھی آدمی کے
وہ عشرت گاہ مین اک خیمہ نازک — زلیخا کا ہوا بر بادپر ساز — گویا اک دوسرا وہ آسمان تھا
طناب اوسکی زمغرب تا بمشرق — جواہر مین سراپا تھی مغرق — خوشی اور خرمی مین عیش اندیش
عزیز مصر جب آیا وہان پر — کہا دیکھہ اوسکے تئین اللہ اکبر — یہ خیمہ ہے کہ دیا برج فلک ہے
اوتر کر جب نا سپ رہنوار — وہ خیمے کی ہوا جانب روانہ — ہوے خدمت مین آحاضر اسپر
عزیز مصر نے تب پوچھہ احوال — ہوا اول بیچ اپنے بسکہ خوشحال — بہت رنج و محن تمنے اوٹھائے
جو کچھہ تحفہ لے آیا تھا وہ ہمراہ — حیا سب بھیجکر باعزت و جاہ — کہا مین خوش ہون تم مجھسے جو آئے — ہوا خیمے کی جانب کو وہ راہی
کہا رہنا ہوا ہی آج کی رات — کیا شرمندگی سی عذر خواہی — چلو لگا کل یہان سے آبرو سات

بیتاب ہونا زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے اور سننا غیب کی آواز کا

عجب یہ حیلہ گر چرخ کہن ہے — ہوا اوس خیمے کا تھا رونق افروز — زلیخا تو تو اوسدم مضطرب ہو — عجب حیرت کا یارو یہ چمن ہے
کمین پر ہو ہے جو کوئی پیاسا — ہوے ہین طالب دیدار اب نہین — بہت فرقت سی بیتابی ہوئی ہو — کوئین کے پاس آوی کر کے آسا
کوئین کے پاس جو پانی پیاوے — نہین ہے میرے دلکو اسگھڑی چین — تمنا ہے کہ اک دیدار دیکھون — تو کیا اوقت اوسکے بیچ اوے
غزیز مصر جب از بخت فیروز — نہین ہے میرے دلکو اسگھڑی چین — تمنا ہے کہ اک دیدار دیکھون — کہا دامی سی اپنی یونہین ورو

کہا میں لائق اوسکی ہونگا ہیہات — جو دلمین میں لے آؤں اپنی یہ بات — ولی شہ نے کیا جب مجھکو ممتاز — ہوا میں سن کے یہ باتین سرافراز

اگر ہو سوز بان میری دہان مین — اوا کب شکر اسکا ہو بیان مین — بنا کر پاؤن سر کو از دل و جان — مین اوسدم مصر سے ہوتا شتابان

ولیکن مصر کا شاہ جوان بخت — رکھا خدمت مین اسنے مجھکو سخت — اگر آگر آن اس سے دور ہے مین — غضب کا اوسکی بس مقہور ہے مین

یہ خدمت ہی مجھے معذور رکھنا — تکبر کا گمان سب دور رکھنا — اگر ہو حکم تو با عزت و جاہ — وہان پر بھیجدون بس خیل و خرگاہ

طلا لے اور مرصع کی عماری — وہ مہ رو کی لیی بھون سواری — کہ تا لی آوین اوس گل پیرہن کو — کرین فردوس لاکر اس چمن کو

کہا قاصد نے ای میرے سرافراز — جہان کے سرفرازون مین ممتاز — ہمارے بادشاہ کو حق تعالے — دیا بخت بلند اور جاہ والا

نہین ہے کچھ کمی خیل و حشم کی — خدا کی ہی نظر اوسپر کرم کی — تمنا سی جہانکی ہے وہ معمور — فقط ہی خاطر اوسکو تیری منظور

قبول خاطر آیا جب یہ پیغام — بخوبی مطلب ہوگا انجام — ہوا قاصد جو رخصت پا کے خوشدل — چلا آیا یہان منزل بمنزل

آنا قاصد کا مصری اور پہنچا زلیخا کا عزیز مصر کے پاس

جب آیا ایلچی لیکر یہ پیغام — کہا شہ سے کہ ای نیکو سرانجام — مبارک ہو تجھی کار زلیخا — کیا اظہار پیش شاہ برتر

ہوا اب گرم بازار زلیخا — جو کچھ سنکر وہ آیا تھا سراسر — زلیخا بس ہوئی یہ سنکی خوشدل — سرانجام جہیز اوسکا منگایا

کہا بخت آیا ہی میرا مقابل — پدر نے اوسکو جو خوشوقت پایا — کیا موجود اسباب عروسی — ہزاران ماہ رو دوشیزہ سے — زقید و بند یہ زینت آباد

ہزاران ماہ رو دوشیزہ سے — شکر لب لالہ رخسار و پری زاد — سمن بر سیم تن شمشاد قامت — نباز و عشوہ دل دوز و دل آزار

اداسین فتنۂ روز قیامت — کنیزان مع غلامان ستمگار — کلاہ و ناز مین پر لعل و گوہر — زری زربفت کی سبکے کمر بند

دہر بازیب و زینت کی اوپر — قبا مین تنگ ہیرون غنچہ ہا نہفتہ — ہزاران اشتر و فیل سیہ مست — بہت خرگاہ و خیمہ طمطراقے

کہ ہو دریا نیل اس فیل ہی دشت — ہزاران اسپ تازی عراقے — دو صد روح و دو رویل بدخشان — پریرویونکی رخسار و نسی بھی صافی

لب و دندان سے خوبونکی درخشان — بہت قالین بہت فرش نہ بافت — بہت طاقے کہ طاقی شامل نخل — رہی چشم فلک جسکی تئین تاک

قرابی کی قرابی عطر و صندل — عماری ایک شامل برج افلاک — جو اہر سے مرصع تھے وہ یکسر — ستارے ہون دیوانی جسکی اوپر

ستارے ہون دیوانی جسکی اوپر — ہر اک جانب جو تھا پردہ زری کا — نمونہ تھا وہ ماہ و مشتری کا

لگی چاروان طلعت سونے کے جاکر — کہ پروین ہووے اگر جسکا چاکر — کری جو دل کو بس سینے سی چورے

لگے آنے برج اندر مشتری کو — سنہرے سائبان مقیشی ڈورے — چلے لیکر بت اوسکو بہت ناز — چڑہا یا اسکی اوپر لا کے کو — چڑہی خوش ہوکی جو وہ مایہ ناز — سبھون نے لی وہان سے مصر کی راہ — گویا فردوس کے بستی روان تھے — اسی ریب و تجمل سے ہوا ہمراہ

تمراجس سے کہ دل مسرور ہووے — وہی میر کتین منظور ہووے — پدرنی نام سنکا کہ سنایا — ہمراک کی شہر و منزل کو بتایا
نہین اوسنے سنا جب مصر کا نام — اوٹھی افسوس کرتی وہ دلارام — کہوانکو نہیں اپنی وہ روان کر — غفان کی از سر نو یہ بیان کر
کہ ای بخت ستمگر تیری ہاتھون — کرون کیا مین نکل کیدیر کہان سے — نہوتی کاش مین دنیا مین پیدا — کیا تونی تو ایسا مجھکو شیدا
رکھا عالم مین تونا کام مجھکو — دیا غم دل مین صبح و شام مجھکو — عجب طالع جہا نمین لیکی آئی — کہ راحت مین نے اک لحظہ نپائی
اوٹھی بر یاسی گر ابر بہارے — کری ہر خار و گل کے آب داری — اگر وہ بھولکر ایدیر کو آجاے — بغیر از آگ مجھ اوپر نہ برساے
زلیخا با دو چشم گوہر افشان — ہوئی پھر غم کی ہاتھون سے پریشان — نکالا پردہ دل سے غفان کو — کرا نپی یاد اوس سرو روان کو
کہا نے کی طرح سی پشت خم کے — غفان ہر لحظہ اوسنی نیر دم سے — رکھ اپنا غم سر زانو کے اوپر — کیا رو روکی دل خالی سراسر
وہ روئے اوسقدر ہوکر کی بیدل — کہ تھا نزدیک آنکھونسے گری دل — پہنچے دیکھہ اوسکی بیقراری — کہا ہی اب بت بی اختیاری
کیا رخصت وہ جب قاصد کو کہا کر — کہا اوسنی کہ ہون از پس نہ جا پر — یہان اب میرا اوسکا دل ہوا ہے — دل اوسکا مصر پر مائل ہوا ہے

جانا قاصد کا عزیز مصر کی پاس پیام شادی زلیخا لیکر

ہوا یون بات کا جب پانے انجام — جانا قاصد کا عزیز مصر کی پاس — پیام شادی زلیخا لیکر — گیا ہر ایک قاصد ہو ہی ناکام
زلیخا کی جو تنہا وہ برجگر داغ — ہوا پھر غمنی اوسکی داغ پر داغ — خوشی کی بعد غم کر پھر جو آوے — یہ سچ ہی داغ پر پھر داغ لاوے
پدر نی دیکھا جب حال اوسکا — ہوا داغ اوسکی دل پر حال اوسکا — جو دیکھا اوسکو ہی از بسکہ مضطر — یہ کی تدبیر تب اوسنی سراسر
کہ بھیجے مصر مین اک ایلچی کو — تسلے تاکہ ہووے اوسکی جی کو — عزیز مصر کی وہ پاس جاوے — خبر نسبت کی جا کر کی لاوے
بلا اک ایلچی وہ نیک فرجام — عزیز مصر کو بھیجا یہ پیغام — کہ ای والا نسب فرخ شمائل — شریف و عاقلہ وہ جوز اصائل
ہمارے گھر مین ہی عصمت کا اک در — صدف گر دو نگا اوسکی شعور سے پر — کری پوشیدہ مہ اوسکا نظارا — نہ دیکھی گہ اوسے چشم ستارا
اگر محرم ہی اوسکی آرسی ہے — نگہ غیرون پہ اوسکی عار سی ہے — سدا نرگس سے ہے دامن کشیدہ — کہ نرگس ہے چمن کے شوخ دیدہ
نہ ہرگز چاندنی مین نکلی وہ ماہ — کہ تا سایہ نہووے اوسکی ہمراہ — لب پر بنجادی وہ دل آرا — مبادا چشم عکس اوسپر پڑی آ
سدا ہر چند ہی پردے کے اندر — ولی شور اوسکا ہے پردیکی باہر — بہت ہین اوسکی خواہان و شائق — ولی وہ ہی نہین ان سبکی خواہان
جہا نمین ہر کسے ہے اوسکی گو دہم — ولی وہ جانتے ہی اوسکو معدوم — اسی لئے مصر کی خواہش کری ہے — وہان کے آرزو مین وہ بھری ہے
تمہین گر وہ قبول خاطر آوے — مرا اور اوسکا یہ مقصد بر آوے — اسی دن بیچ مین بانت و جاہ — تمہارے پاس مین ہیگی خرگاہ
سنین کہتا کہ اوسکو دو عزیزے — کری جا کر تمہارے وہ کنیزے — عزیز مصر سنکر یہ پیغام — ہوا خوشوقت بس وہ نیک فرجام

زلیخانی سنا جب نام اوسکا — ہوا بس نام پاکر کام اوسکا — نشان مصر پاکر وہ پری زاد — ہوئی ساری غموں سے اپنی آزاد

خوشی کی جوش اوسکی دلستان پر — بہار آئی یکایک تب خزان پر — ہوئی وہ شادمان ایسے ہی اس آن — تن مردہ مین گویا آگئی جان

اگرچہ ہجر سی سوئی تھی غمناک — اوٹھی خوشوقت ہو وہ سحر چالاک — پرستارون کو یہ کہکر پکارے — کہ اب مجھکو ہوئی ہی ہوسیارے

کنیزون کو کہا اپنی کہ جاؤ — پدر کو جاکی یہ مژدہ سناؤ — جنون میرا گیا اب ہی یہ تدبیر — نکالو اب مری پاؤن کی زنجیر

یہ مژدہ باپ نی جسوقت پایا — کہ ابختِ جگر کو ہوش آیا — نکالا پاؤن سی زنجیر زر کو — نثار اوسپر کیا لعل و گہر کو

اوسی ٹہلایا لا بر مسند ناز — کہ اوسکو تاج زرین سے سرافراز — تمامی معرویان آگئی کیبار — ہوئین گرد اوسکی سب پروانہ کردار

وہ غنچی کی طرح سے کر تبسم — لگی کرنیکو باتین بی توہم — کیا باتون کو اوسنی جبکہ اتمام — لگی تب پوچہنی وہ مصر کا نام

سبہون نے نام شہرون کا سنایا — نہ کوئی شہر اوسکی دل کو بہایا — پڑی جب مصر کی آکر کی نوبت — ہی مصری سی زیادہ اوسکو لذت

تکلم مصر کا ہر روز و شب تھا — یہ مصر سے بہرا اوسکا دو لب تھا

آنا ایلچیون کا بادشاہون کے طرف سے واسطے خواستگاری زلیخا کے اوسکے باپ کے پاس

زلیخا بسکہ وہ سیمین بدن تھی — وہ قدمین رشک شمشاد چمن تھی

جہانمین شور تھا اوس ماہرو کا — ہر اک کو داغ اوسکی آرزو کا

ختن اوسکی تہی شاہونکی دلمین — ختن مین روم مین چین و چگل مین

وہ مجنہ پہ بہی ہوش مین آ — ہر اک شہرون سے قاصد کی ہوا جا — ہر اک کی ساتہ نامی آرزو کے — طلبگاری کو اوس آئینہ رو کے

زلیخا کی پدر کو نامے دیکر — ہوی یون ملتمس سا یہ آور — کہ ای شاہ قوی طالع جوان بخت — رہی قائم ترا یہ تاج اور تخت

اگر منظور ہو یہ خواستگاری — رہی طالع رہی قسمت ہماری — جدہر کو روکری وہ ماہتابان — اودہر ہون اوسکے بندی بادشاہان

کری گر روم مین وہ آپ آرام — مسخر اوسکا ہووے روم تا شام — اگر وہ سوے ترکستان روان ہو — مسخر ترک سی تاتر کمان ہو

وہ آہوی ختن گر چین جاوے — شہ چین کے تئین بندہ بناوے — زلیخا ہوئی جو واقف اسکیبار — کہ ہر ملکون سے آئی خواستگار

کہا کوئی مصر کا ہی نامہ آور — کہ کر تحقیق جا کر یہ سراسر — سنین حالت عجیب مشک چین کے — مجی بہتر ہی خاک اوس سرزمین سے

غبار آنکہون مین بہرے اوس مکان کا — خس و خاک اوسکی راہونکی ہو قسمت — مجی ہی آب گل و گلزار کشمیر

بیٹہا تہی وہان اس گفتگو مین — پدر نی یک بیک اوسکو بلایا — کرم سی اپنی زانو پر بٹہایا

کہا اے نور چشم بادشاہی — جہان کی خوبرویونمین سہاگی — لکہا شاہون نی میری پاس نامہ — ترے شادی کا جس مین ہے شمامہ

جو اوسپر ایک کل کا بار ہووے — مرا سو بار دل افگار ہووے — کہان برداشت میری دلکو اوے — کہ اوسکا پاؤن بخیر اوس جا وے

لگا جو ناوک عشق غم اندوز — سدا کبتی تہی اور روتے شب و روز — عجب آشفتگی کا اوسکا تہا حال — گیا تب اوسکو روتے روتے اک سال

لگی جب دل مین اگر عشق کا تیر — وہان کس کام مین آتی ہے تدبیر — جگر کی زخم سی لوہو بہاوے — جگر ٹکڑی ہو لوہو ہوسا تہ آوے

شکیب و صبر دل سی دور ہووے — دو چشم خون فشان ناسور ہووے

خوابین دیکھنا زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام کو تیسری بار اور پوچھنا نام اور نشان وطن کا قسم دیکر

نہین یہ عشق ہی پر کر تو دیر — خرومندونکی گردن کے ہی زنجیر

یہ زلف و خال و رخسار و لب و دام — ہی اونکی مرغ دلکی دانہ و دام

کبہی اوس دام مین دلکو پہنساوے — کبہی وہ چاہ زنداخین ڈباوے — غرض پایا جسی اونی بچوڑا — ہزارون شیشہ دلکو ہی توڑا

زلیخا ایک شب بصیر و بیتاب — بہاتی دیدہ پر نم سی تہی آب — خیال یار کی ہو کر خیالے — بہا آنسو کو دل کرتی تہی حالے

سرا اپنا کہولکر اور بال چہٹکا — نیا یا ماتمی چہرہ وہ اپنا — خیال یار کر دل مین تصور — بیان کرنی لگی بیتاب ہو کر

کہ ای بیدرد کیا ہی میرے تقصیر — نہائی پاؤن مین کیون میرے بخیر — نہین تقصیر ہی کچہ اور زنہار — کہ تیری اک نظر کی ہون گنہگار

تجہی کیا غم ہی جو مجہپر الم ہے — او یہین جانتے ہون جو کہ غم ہے — نہ کی کچہ آکی تو نی غمگسارے — یہ کیسی شنائی کیسے یارے

نہین اپنا تبا یا نام مجہکو — کیا رسوا کے خاص و عام مجہکو — نشان گر نام کا تیرے مین پاتے — سدا مین ورد کر سمرن بناتے

نہ کہتی مین کہ ہون تیرے خریدار — پرستارونکی تیری ہون پرستار — یہ حال اب تجہ بغیر اپنا ہوا ہے — نہین رسوا کوئی ایسا ہوا ہے

پدر پیزار مادر مجہسی تی رنگ — اوٹھایا سارا اپنا نام اور ننگ — پرستارونکی گی خوار ہو نہین — محبت سے تری نا چار ہو نہین

بجا ہی گر کری مجہپر تو ارش — بجہاوی میرے سینے کی یہ آتش — تری خاطر سدا در تاب و تب ہون — غرض فرقت سے تیری جان بلب ہون

یہ کہکر گر دن ذرا اپنی جہکائی — وہین اک خواب کی سی غفلت آئی — اچانک وہ ستمگر صاحب اعجاز — ہوا آجلوہ گر چون سرو طناز

ادا کرتا ہوا غمزے کا مائل — کہ جسمین ہاتھ سے جاتا رہی دل — متبسم لب پہ اور عشوہ بدن مین — سہرا نازو ادا سب تن بدن مین

زلیخا پاس آکر وہ ستم گر — کہڑا ہو کر رہا مثل صنوبر — پکڑ دامن زلیخا یہ صدا کے — کہ ای قربان مین تیرے ادا کے

عجب نام خدا تیری ادا ہے — کہ میری دلکو دیوانہ کیا ہی — قیامت ہو گئی ہی میرے دلبر

تجی سوگند ہی اب اوس خدا کی — جو جہکو تیری صورت پر بنایا — کیا ہی حسن سے جو تجہکو آباد — سرا ہی عشق سی سب خانہ برباد

نشان اور نام اپنا تو بتا دے — جہان بہتا ہی تو واں کا پتا دے — کہا اوس دلربائی ای ستمگر — نہ سر سز مصر مون ہی نہ مصر مین گھر

پھر آیا خواب مین وہ یار جانے — بہشتے شکل روح زندگانی — زلیخا کی نظر اوسپر پڑے جب — گری اکبار اوسکی پاؤن پر تب

کہا ای بیوفا یہ کیا غضب ہے — غضب ہے ہنا مری پر کیا سبب ہے — اگر برسونسی ہوویگی ملاقات — تو کب جینا مرا ہوویگا بہات

مجھی کیون نیم بسمل تو نی چھوڑا — مری جانے سے کیون منقو نی موڑا — مجھی تو مار ڈال اب ایکبار ے — مصیبت میری کٹ جاوے یہ سارے

قسم ہی تجکو اوس کبریا کے — کہ جسنی عشقبازی کی بنا کے — کیا سب دلبرونمین تجکو ممتاز — سکھایا ناز کا ہر ایک انداز

دیا اوس سرو کو تیری روانی — سمایا آپ آ اوسمین نہانے — تو مجھپر رحم کر بیتاب ہونمین — مثال ماہی بی آب ہون مین

یہ کہ تو حور ہی یا ہے پریزاد — ویا ہی تو زجنس آدمے زاد — کہان حور ہون مین تجسی پری ہون — کہون ہون تجسی ہیچ مین آدمی ہون

اگر تو جانسی ہی مجھپر عاشق — تو رہیو عاشقی مین اپنے صادق — سدا عصمت کا اپنی پاس کہنا — مری ملنی کی دل مین آس کہنا

نہ ایسا جاننا تو ای مرے جان — کہ تیری یاد کو بھولونمین اک آن — محبت مین تری دل ہی مرا بند — ہون عاشق تجھپہ مین بھی تجسی وہ چند

زلیخا دیکھکے اوسکی مہربانے — ہوا سا کن فرو اوسمین جو تھا شور — گئی وہ رات سارا دن ہوا بھور

یکایک غنیسی چونکی وہ دلدار — نہ پایا یار کا اپنے جو دیدار — پڑی تب اور کچھ اگر دمان بات

گریبان چاک کر وہ تلملائے — ملایا خاک مین اپنی بدن کو — اوڑایا پر زی پر زی پیرہن کو

جنون مین آگئی گر ہوش بنیاد — دوانی کیطرح صورت بنائے — اوڑایا چادر اوس وقت سے گھیرا کبار

اگر گھیری کی اندوہ نہ آتی — ہوئین گرد آکی اوسکی سب پر ستار — پدر کو یہ خبر جاکر سنائے

اگر گھر ہی لیں صحرا مین جاتے — تکل کر گھر سی لیں صحرا مین جاتے — زلیخا نے یہ شکل اپنی بنائے

پدر بیتاب ہو کر سنکی یہ حال — وزیرون کو بلایا فی الحال — سنایا حال سب کو اوس پر یکا

نہ ٹھہرے اور کوئی صورتکی تدبیر — کیا تب مشورہ اوس اتبری کا — پدر نی تب منگائی ہوکی لاچار

مقرر سب نے کی آخر کو نجیر — مرقع کی بنا زنجیر اکبار — جنون کی حال کے تدبیر آئی

زلیخا کے لیے نہ زنجیر آئے — ہوئی ثابت جنونکی اوسے تقصیر — پڑی عشق کی پاؤنمین زنجیر

نہ زنجیر مرقع تھی وہ رخسار — وہ زنجیر جنون لیون دلکو بھائے — کہ ناگن شاخ صندل پر آئی

کہ آیا گنج خوبی پر گویا مار — خوش آیا خانہ نہ زنجیر اوسکو — زلیخا سن کے زنجیر ونکی جھنکار — ہنسے تب حال پر اپنی وہ اکبار

جنون نے بس کیا دلگیر اوسکو — کہ زلف یار ہی بس مجھکو زنجیر — پڑی جسپر کہ زلف یار کا دام — اوسی زنجیر سے یار وہی کیا کام

کہا کس ظالم کو سوجھی یہ تدبیر — جو صورت خراب مین ہے ہنکو آئے — ملی پھر مجھکو آکر وہ ستمگر

یہ نہ زنجیر اوسکی پاؤنمین ہی بہائے — اگر ہے بخت میرا یار و یاور — کہ نہ زنجیر جنون مین وہ رہیگا

اسی زنجیر مین اوسکو کرون بند — رہین اک ساتھ ملکی دونون خرسند — کہا پھر یون کہ دل یہ سہیگا

بہت سی دیو ایسی ہین کہ اکبار — بدل صورت کو اپنی ہوتی ہین سوار — کسیکو خواب مین جلوہ دکہاتے — کسیکے دل مین ظاہر آسماتی
بخدا اسمین کچہ نہین بات — جو دیکہا تو نی ہی ہم وخیالات — زلیخا نی کہا اوسکو کہ دائی — سمجہ مین تیری یہ کیا بات آئی
پری مین ایسے کب جلوہ گری ہے — نہین وہ دیو اور نی وہ پری ہے — پری اور دیو کا کیا ہیگا مقدور — کہ ایسا چہرۂ روشن ہو پر نور
پری کے حسن مین کب یہ اثر ہے — کہ دل بیتاب جس سے اسقدر ہو — کہا دائی نی ای فرشتۂ صنوبر — مجہی تو سوجہتی ہی یہ مقرر
اگر تحقیق کر سمجہو جو یہ بات — مثل مشہور ہے خواب وخیالات — خیالاتون کو بہتر ہے اگر تم — کرو دور اپنی دلسی سے توہم
نصیحت سن کے مر تو امیر یجان — خیال وخواب سے مت ہو پریشان — زلیخا نے کہا تب اوس سے رو کر — کہ مین بے اختیار اب ہون سراسر
لگا ہی میرے دل پر تیر کارے — ہوئی ہی زندگی اب مجکو بہارے — نصیحت سی مرا گندا ہی اب کام — نصیحت کا خیال اب ہی یہان خام
بڑا ایسا ہے داغ یاد دل مین — جو پایا عشق مین دائی نی محکم — اوٹہی یکبارگی آنکہون کو کر نم

خواب مین دیکہنا زلیخا کا حضرت یوسفؑ کو دوسری بار اور اونکا احوال پوچہنا قسم دیکر

پدر کے پاس جاکے اوسکی یہ بات — غمین ہوکر کہی ہیہات ہیہات
ہوا یہ بات سنکر شاہ مخزون — کیا اس رنج سی اپنا جگر خون
نہائی فکر مین کچہ اپنی تاثیر — کہا اب کچہ کری جو اسکی تقدیر
عجب ہی عشقبازی کا سرشتہ — کہ بہید اسکا نہین پاتا فرشتہ — کری جب دلمین گر عشق منزل — دو عالم سی کری اکبار غافل
نہ ڈرا وسکو ملامت سی کسی کے — نہ پروا ہی نصیحت سی کسی کے — نہ اوسکو آرزو ہی سلطنت کے — نہ ہرگز ہی تمنا تمکنت کے
اگر تاراج کرنے پر وہ آوے — بنا کر مینوا اک پل مین جاوے — سراسر اوسکی بستی درد وغم ہی — تمامی اوسکی آبادی الم ہے
دل اوسکی ہاتہ مین اگر ہی مشکل — نکلنی پھر سکی ہاتہون سی کب دل — رہی اس داغ مین ہیہات کیسال — زلیخا عشق کی ہو کر کی پامال
وہ چہرہ ارغوانی ہو گیا زرد — وہ رخسارون کی گرمی ہو گئی سرد — رخون پر ہو اوسکی زعفران ہے — رخون اوسکے وہ صورت کہان ہے
پڑی جو حال پر اوسکی نبا ہی — ہوا کر رنگ چہرہ غم سی کاہی — ہوا جون شاخ نخل بید مجنون — وہ قد وقامت اوسکا ہو گیا خون
الم سی اک سب بیٹہی تہی روتے — پلک مین ہوتی آنسو کی پروتے — نصیحتون سے یہ اوسکو گفتگو تہی — شبہ یار اوسکی روبرو تہی
کہا ای بخت تو نے کیا ستم ہے — یہ کیا تیرا مری اوپر کرم ہے — دیا کس شوخ کا میری تئین داغ — کہ دلسی سے میری مٹتا ہی نہین داغ
کیا ہی خواب نے آنکہون سے ہمارا — کہ تا دیکہون نہ مین اوسکو دوبارا — ندیکہا اوسکی تسکین پھر اک نظر مین — یہ غم سی مر گئی ہون سر بسر مین
کبہی ہنستی کبہی وہ غصے روتے — کبہی کہتی کبہی خاموش ہوتے — یکایک نیند کی اک غفلت آئے — بہت تہی عشق سی وہ تلملائے

کہنے بات تھی یہ دلمین سمانے — کہ عشق اسکو ہوا ہی کہانے — ولیکن کچھ نہین ہوے مقرر — ہر اک ہر طور سی کہتی تھی رو کر

او نغونکی بیچ مین ایک پیر زن تھے — بڑی ہشیار پُر از مکر و فن تھے — زلیخا کو تھا گودی بیچ پالا — یہ دیکھے احوال مکر اپنا نکالا

گئے جب دو پہر رات — تو کی اوسوقت اوس پُر فن نے یہ گھات — چلی آئی زلیخا پاس اوس آن — کہا ہو تیری دائی تجھ پہ قربان

ترا کیون رنگ زرد ایسا ہے گلرو — پریشان کیون ہوا ہے تیرا کیسو — نکلتی آہ کیون ہی دمبدم تو

کہان ہے وہ ہنسی وہ بات تیرے — کہان ہین تیرا اور وہ رات تیرے — ہوا سیر و تماشا کیا وہ تیرا — ہوا کیا ناز سے پہرنا وہ تیرا

مین وہ دائی ہون تیرے امر پر جان — کہ خدمت مین ترے کرتی تھی ہر آن — تر کپن سے تری مین ہونگی غمخوار — سدا تجھسی ہا میرا سر و کار

نہ تھی اک پل جدا گودی سے کرتی — بلائی لی کی ہر دم تیری مرتے — ہمیشہ جان اپنے مین نے خوش رکھے

سما مین شیرینی دہوتے تھی لبکو — پلاتی دودھ تجھ عالی نسب کو — تجھے مین پالنے اندر سلا کر — تصدق آپکو کرتی تھی تجھپر

تو اوٹھتی نیند سی جب ہو کے خرسند — جلاتی دلکو اپنی مثل اسپند — اسی صورت سے مین اتنک تجھ اوپر — فدا کرتی ہون جان و دل سراسر

خدائی اب مجھی یہ دن دکھایا — جوانی کا ترے اب عالم آیا — تمامی عمر اپنی مین گنوائے — ضعیفی سر اوپر اب میرے آئی

محبت ہے تری مین ہون لبالب — نہوگی میری الفت تیری مین کب — یہ مین اسلئے کہتے کرتے ہون عرض — ہوا ہے مجکو کرنا عرض فرض

تو مجھکو ہمراز دل اپنا جتا اب — حقیقت اپنی تک مجھکو بتا اب — یہ کہ دلمین تری کسکا اثر ہی — کہ جس سے حال تیرا یہ بتر ہے

مگر وہ کون ایسا ہے پریرو — کہ دیوانہ کیا ہی ایسا تجھکو — ذرا اوسکی نشانی سن جاؤن — اگر ہو عرش پر جا کر لے آؤن

فرشتہ ہو تو کر سکتی نہین بیان سے — زمین پر لا اوتارون آسمان سے — اگر ہو پری فسون کو دم کر — رکھون لا سامنی شیشے کی اندر

دگر ہو وی جو کوئی آدمی زاد — کرون حلیہ یمین اوس سے دل تراشاد — چھپانا مجھسے کیا ہی راز اپنا — سمجھ میرے تئین دمساز اپنا

کوئی دائی دوا اسکی اپنے پیہات — چھپاتا ہی کہین کچھ دلکی ہی بات — زلیخا دیکھہ اوسکی مہربانے — شریک رنج اپنا اوسکو جانے

دنا کچھ شرم کہا اور مسکرا کر — کہا مین کیا کہون تجھسی ایماندر — عجب آیا لوٹیرا ایک درخواب — کہ دلکو کر دیا ہی میری بیتاب

مرا دل جیسی اوسنے سارا لوٹا — کہون کیا خواب مجھسے جو ہوا تھا — جمال ایسا وہ کہتا تھا ستمگر — کہ ہو گئی شکل اوسکی نقش دلبر

بتاؤن کیا تجھی اوسکی نشانے — نجانون کون ایسا ہی وہ دلبر — ٹھکانا اوسکا بتلاؤن مین کیونکر

نشان ہر اک کا عالم مین عیان ہے — ستمگر میرا بے نام و نشان ہے — سنی دائی نے جب یہ رنج حقیقت — ہوئی دل بیچ اوسکی بیکہ حسرت

مگر کی اوسنے یہ حیلہ سازی — کہا یہ ہی سب شیطانکی بازی — یہ سب آسیب ہیگا بی ٹھکانہ

سمجھکر دلمین اوسکی خوبروئے — زلیخا زندگی ہی ہاتہ دہوئے — اوسی جب دیکھکر حیران ہوئے وہ — یکایک طالب پیچان ہوئے وہ

وہ زلف مشکبو اور وہ شمائل — زلیخا کا ہوا قلّابہ دل — سراپا کر نظر اوس سیمبر کو — ہوئی حیرت زلیخا کی نظر کو

ہوئی ازبسکہ حیرتسی زبان بند — رہی وہ گفتگو کی آرزومند — یہ حیرت ہیچ گذری رات کہاں تک — جدائی ہوگئی مہمانات اکیاں

سحر تک دیکھیہ ایسا خواب شیرین — رہی بیہوش مثل نقش فالین — پرستارون نے جو بیہوش پایا — تو شیرین خواب ہی اوسکو جگایا

زلیخا نیند سی چونکی جو اکبار — نہ دیکھی اوسنی ہرگز صورت یار — جنون مین اوسگھڑی یہ بات آئی — گریبان پاس اپنا ہاتہ لائی

جنون مین کچہ نہتی تقصیر اوسکی — ہوئی پر شرم دامن گیر اوسکی — سنبہل کر رہ گئی اور آہ مارے — کہا بہتر یہ اب ہی رازدارے

کیا ناچار ضبط آہ و نالا — جگر کے داغ اوپر پردہ ڈالا — زبان اوپر نہ لائی اوس سخنکو — کہا سمجہا کسی صورت سے من کو

ہوا وہ دن اوسے روز قیامت — پڑی جو تازہ اوپر وہ مصیبت — گذر کرون گیا جب تاب و تب سے — پڑا کام اوسکو پہر اگر کی شب سے

ہوئی جو رات وہ ہجری کی اندر — پڑی بیہوش ہوکر حال پلنگ پر — نہ آئی تاب تب دل کھول روئے — ہوئی بیتاب اور اک پل نہ سوئے

خیال یار کر دل مین تصور — لگی یون کہنی سودائی وہ ہوکر — کہ ہی دلپر یہ کیسی آشنائے — جو تونی اک جہلک اپنی دکہائے

جگر مین مار اپنی عشق کا تیر — چہپائی ہمسے تونی اپنی تصویر — یہی ہوتی ہی شرط آشنائی — جو کچہ کے ہمسے تونی بیوفائی

نہ نام اپنا بتایا نہ وطن کا — نہ کوئی طور ملنے کی جتن کا — جہان گو عشق بیکا یکا ہے — کوئی پر بے نصیب ایسا کہان ہے

کہان دیکہون تجہی جاؤن نہین کس دیس — تری کارن فقیر ہی بنا کر بہیس — یہان رہتی تہی خوش اپنی محل مین — یکایک آپڑی مین اس خلل مین

نہین کچہ عشق بازی کی خبر تہی — یہان پر خیر شام و سحر تہے — کیا کیا یہ اری ظالم کیا کیا

نہین اب نیند بہی ہی مجہکو آتی — جو تجکو اس بہانے سے بلاتے — خدا جانے مآل کار کیا ہو — نظر آتی ہین بد طور کیا ہو

یہی کہتی تہی رو رو کر زلیخا — پڑی رہتی تہی بستر پر زلیخا — کہان ہے وہ ہنسی اور سکرانا — کہان وہ سیر کو باغون مین جانا

وہ زلفون مین کہان وہ ناز اوسکے — کہان ہے چلبلی گی اوسکی وہ ناز — کہان ہین وہ ادا کہ وہ اوسکے انداز

وہ چہری پر جو تہا گل کیطرح رنگ — چلا وہ زرد ہوکر بسکہ دل تنگ — نکلتی آہ سینی سے لگی سرد

وہ رخسارہ جو تہا جیون شمع کا نور — ہوا مثل چراغ صبح بی نور — پرستارون نے دیکہی یہ جو صورت — کہا دل مین یہ ہی کی کیا حقیقت

لگین آپس مین سب کہنی یہ چرچا — کسینے پہنا یا بھیجا اوسکا — کوئی بولی کہ آسیب پڑے ہے — مرض ہی یا کہ سودا ہین ہی ہے

کوئی کہتی تہی یہ ہی سحر سارا — کہ وجا کی کوئی اوسکا اوتارا — کوئی اسطور کہتا اوسکی تعبیر — کسیکے چشم بد کی ہے یہ تاثیر

کف دست اوسکا رگین تر گل تھا — کہ جسپر بلبلون کا شور و غل تھا — قلم سی اپنی انگشتون کی یکسر — قلم کھینچا محبت نی دلون پر

خمیر نور سینے کے صفائے — وہ صبح نور کی تھی روشنائے — نہ پوچھو اوسکی پستانکو کہ کیا ہی — کملونا دست قدرت کا بنا ہی

سرستان ہی لیکر اوسکی تانا نان — بزنگ گل تھا نرم نازک وصاف — ہوئی ہی ناف اندر فکر نایاب — عجب ہے حسن کے دریا کا گرداب

کہان ہشوں اوس کمر کی فکر تک جائے — سر موجو گری اوسپر لچک جائے — کمر کی نیچی کیا جانون کہ کیا ہے — میان غفلت کا پردا پڑ گیا ہی

کہان ہی غیب دانے مجکو بیہات — کہون کیونکر کہ ہی پردے کی یان بات — دو زانو جیون عمود صبح خندان — دو شاخ پا مثال شاخ مرجان

کہا پاصاف اوسکا جیون صندف تھا — گلونکو اوسکی رنگت سے شرف تھا — غضب بکڑا قیامت قد بالا — بدن اوسکا گویا سانچی کا ڈہالا

جوانی کی ترنگ ایسی نمودار — کہ ہو جاوے پری اوسکی گرفتار — ممور و قائم و سنجاب و اطلس — اسی ملبوس سے رہتی ملبس

مرصع زیورون سے کر بدن کو — نکلتے تھی سدا سیر چمن کو — قدم رکھتی جہان وہ مایۂ ناز — وہان چشم فلک تھی پاپی انداز

کنیز اوسکی ہزارون ماہ رویان — سدا خدمت مین رہتے تھے بیقین شتابان — سدا عشرت تھے اور عیش و طرب تھا — گذرتا خرمی مین روز و شب تھا

سدا گانا بجانا ناچ اور رنگ — سدا باغ و بہار و سیر آہنگ — نہ دل مین فکر کی خاطر مین غم تھا — جہان مین ایسا بیغم کوئی کم تھا

سنو اک رات کی یان اب حقیقت — خواب مین دیکھنا زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام کو پہلے بار اور فریفتہ ہونا اون پر اور ادے سے ظاہر کرنا — عجب اوس رات نی پائی تھی دولت

عجب وہ رات تھی ظلمات ثانی — سمایا جسمین آب زندگانی — خوشی ساری جہان مین دیکھو اودہر تھے

بہر عشرت سی شب وہ اسقدر تھے — ہوا ٹھنڈی نسیم ایسی نمودار — ستارونکی فلک اوپر چراغان — کہی مشعل کو روشن ماہ تابان

ہوا تھا عاشقونکا گرم بازار — وہ شب کے دیکھ سرسائی زلیخا — پلنگ اوپر وہین آئی زلیخا — گلو مین گاہ بدن مہ کی سوئے — ملی اس گل سے گل کو آبروے

رکھا سر اپنا جب اوسنے بالین — وہ نرگس موندکر کی خواب شیرین — کہون کیا خواب اوس سرو رواں کا — گذرا کر ہوا اک نوجوان کا

عجائب شکل ایسی تھی کہ اوسکو — کسی نی خواب مین دیکھا نہین ہو — قد اوسکا سرو بستان جوانے — لب اوسکا تر آب زندگانی

وہ حسن اوسکا تھا اور مہ پیکر تاباں — کہ دل ہو جاوے جسکو دیکھ بیتاب — ہلاک اپنی ذرا جسکو دکھا دے — قیامت تکنے اوسکو ہوس اوسے

نہین آدم مین یہ صورت سمانے — یہان کچھ اور ہی نظر و نین آتے — نہ صورت حور کی نی یہ پری کے — عجب کچھ شکل ہی جادو گری کے

کر شرمائے نکلے مین لب مین تبسم — زلیخا خواب مین دیکھے اوسے صورت — بنی حیرت سی اک مٹی کے مورت

جو دیکھی اوسکی وہ زیبا شمائل — ہوئی سودا سے اوپر اوسکی مائل — لگا سینے مین آکر عشق کا تیر — پڑی آشوق کی پاؤ نمین زنجیر

ہوئی خوشوقت پاکر اوس دلربا کو — بجا لائی وہ حکم خدا کو — یہ تھا اوسوقت مین حکم شریعت — کہ جسکا مال ہوتا گہری غارت
وہ چرا اپنا پکڑ کر گھر مین لاتا — غلام اپنا اوسی لاکر بناتا — وہ بی بی نے یہ حیلہ کر کی سامان — لی آئی اوسکی تئین گہر بیچ اوس آن
کیا دیدار اسی آنکھونکو روشن — ہوا گھر اوسکا رشک صحن گلشن — گذرا اسپر گئی جب ایک مدت — وہ بی بی نے کیا دنیا سی حیلت
گئی یوسف کو لیقوب گھر مین — سدا رہنے لگی اپنی نظر مین — ہوئی اسطور مائل اوسکے اوپر — کہ سب فرزند بھولی دلسی یکسر
عجب صورت تھے اوس آئینہ رو کے — عجب کچھ شکل اوسکے مو بمو کے — کہ اوسکو خواہین دیکھا جو اکبار — زلیخا ہوگئی اوسکی گرفتار
وہ لیوسی خواہین جو یاتہ سی دل — تو اوسکو دیکھکر دل کیون ہو نہ مائل — رہی ہی اس جگہ تک یہ روایت — سنو اب تم زلیخا کی حکایت

داستان پیدا ہونا زلیخا کا اور بیان حسن و یا کا

لکھی ہے راویون نے یون کہانی — داستان پیدا ہونا زلیخا کا اور بیان حسن و یا کا — یہ کی ہی کاغذ اوپر زر فشانی
کہ تھا مغرب مین مین اک شہنشاہ — ملک مال و غرور دولت و جاہ — سکندر رتبہ دارا ے ثانی — گذرتی خوش تہی اوسکی زندگانی
جہان کے آرزو سب اوسکو حاصل — نہین کچھ آرزو تہی اوسکو دل مین — سدا رہتا تھا وہ بانام و ناموس — شہ عالی نسب نام اوسکا طیموس
زلیخا نام تہی اک اوسکی دختر — فلک مین بادشاہی کے وہ اختر — کرون تعریف کیا اوس ماہرو کے — سراپا اوسکی ہر اک مو بمو کے
مجی تاب اوسکے وصفونکی کہان ہے — کہان توصیف ہو اوس دلربا کے — بیان ہو کسطرح قدرت خدا کے
ولی کرنا طبیعت آزمائے — رسائی کیجیے گر ہو رسائے — قدا وسکا سرو سے رعنا سوا تھا — بلا ہے عالم بالا ہوا تھا
سمجھکر اوسکے اندازی کو یکسر — ہوئی شرمندہ شمشاد و صنوبر — یہ پیشانی کی اوسکی تہی صفائی — کہ آتی تہی نظر اوسمین خدائی
نہین چین بر جبین وہ نازنین مہ — کہان نکہن کہ آئینہ مین چین ہے — وہ ابرو تیغ تہی یا طاق ایوان — کمان تہی یا کہ ماہ نو نمایان
خمار حسن سے آنکھین سیہ مست — نگہ کرتی تہی آہو کی طرح چست — پلک تہی یا کہ برچھی کی انی تہی — بلا تہی یا کہ تیر کے کی کمانے تھے
وہ زلفونمین عجب ناگن کی تہی لہر — کہ جسکے لہر کا دل پر چڑہے زہر — وہ زلفون بیچ ایسا خال ہیا تھا — کہ سنبل کے تلی آہو ہوا آیا
عجب خمارہ اوسکا نرم و شاداب — کہ مخمل نے نہین دیکھا ہو ویسا خواب — کہون کیا اوسکا مین اوصاف بینے — اگر بینے دگر خود مانہ بینے
دہن غنچی سے اوسکا نازک و تنگ — گل و خورشید کی مانند گلرنگ — لب اوسکا لعل تھا یا وہ شفق رنگ — طبق مرجانکا یا گل تھا وہ خوشرنگ
عجب وہ لب تھا دانتون سیاہ رنگین — نمایان جیون شفق کی بیچ پروین — عجب چاہ زنخدان آبرو کا — کہ جس سے فیض لین خضر و مسیحا
غضب کے خ پر تہی مثل مار کاکل — زنخدان کا عجب تھا چاہ بابل — رکہی ہوش اوسکے دیکہی ہی یا قوت — بنی زہرہ یہان مانند ہاروت
صفا مین اوسکی گردن مثل کافور — یہ قدرت کا اک فوارۂ نور — دو بازو حسن کی دریا کی ماہی — کہ ہین غوطہ مین در نور الٰہی

لگا جب پھرنے اپنی پاؤن پاؤن
کہا تب کبک نی کیا سیر کو جاؤن
قد بالا تمہارا رشک سرو آزاد
صنوبر اوسکی آگی بیشت و شمشاد

پڑی گلشن مین اوس گل کی جب دھوم
ہوئی سب گلرخان گلشن کی مغموم
کہان گلرو کہان وہ گل پیرہن
ہوئی تاراج گلرویون کی بستی

ہوا نام خدا جب دوبرس کا
زبان کو تب ہوا باتون کا چسکا
یکایک ان نی کی اوس سے جدائی
قضا حکم خدا سی اوسکی آئی

ہوا یعقوب کا دل لیکہ نالان
رہا یوسف کو تنہائی کے حیران
کہا تب اوسنی یہ اپنی بہن کو
کہ لیجاؤ تم اوس گل پیرہن کو

کرون پرورش اوسکی محبت سے
رہو غمخوار اوسکی جان و تن سے
سدا الفت اوسکی ہو از شربت و شیر
کرومت اوسکی تم خدمت مین تقصیر

پھوپھی نی جب یہ بیتیا ایسا پایا
وہ لخت دل کو لی سینے لگایا
سدا رہتی تہی خوش اوس پہ ہر دم
تصدق ہوتی اوسکی گفتگو سے

ہوئی مفتون اوسپر ایکبارے
ہوئی یوسف سے دلکو بیقرارے
کئی دن جب رہا نظر و نسی وہ دور
کیا یعقوب کو تب غم نے مجبور

جدائی سی ہوا یوسف کی ہر یان
کہا اپنی بہن کو ہوکی گریان
کہان ہی مجھکو یوسف کے جدائے
کرو اس درد کے میرے دوائے

مجھے یوسف کو دو دورنہ الم سے
مروگا کوئی دن مین اوسکے غم سے
ہوا ناسور اوسکا داغ مجھکو
نہ بستی بھائی ہی نہ باغ مجھکو

یہن نے دلمین کے سنکر خلش و رنج
کہ کینو نکر دیجی ہاتھون سے یہ گنج
مری جنی کی ہوگی کون صورت
جو یہ جاویگا مجھکو دی کدورت

تامل کر کی اک حیلہ آئے
یہ ظاہر مین کہا لیجاؤ بہائے
بلا بی بی نے تب اوس سیم تن کو
کیا شانہ دو زلف پرشکن کو

دو جانب سی وہ دو زلف گرہ گیر
ہوئی خورشید کی گرد کی زنجیر
وہ سیمین تن کو تب کپڑا پہنایا
کتان مین ماہ کو گویا چھپایا

سجیلا تاج اک پر یہ نور رین
سجات سر اوپر اوسکی خوش آئین
کمر بند ایک وہ بی بی نے آئی
کہ میراث پدر مین تہی جو پائے

وہ بی بی نی کیا اوسوقت یہ گہات
چھپا یعقوب کے نظر و نسی بہات
کمر مین باندہ کر اوس خوش کمر کی
تصدق پہلے ہوا اوس سیم بر کے

کہا لیجاؤ اب یوسف کو بہائے
کرو اب درد کے اپنی دوائے
ہمارا داغ اب ہمکو مبارک
تمہارا یوسف اب تمکو مبارک

کیا ہر چند اب رنجور مجھکو
تمہارے ہی خوشی منظور مجھکو
ہوا خوشوقت پا یوسف کو یعقوب
چلا خوش ہوکی لیکر اپنا محبوب

جو اوس گلرو کی تین اوس نی پایا
دل آیا روح آئی جان پایا
گئی دو چار کے پیچھے وہ بی بی
یکایک یون محل مین دھوم دائے

گیا گھر سے کوئی لیکر کمر بند
ہوا ہی درد غم اب مجکو وہ چند
گرا اپنی چور کو اسوقت پاؤن
مزا چوری کا اوسکو مین چکہاؤن

بہت وہ ڈہونڈہا ڈہکی اپنی گھر مین
چلی آئی وہ تب بہائی کے در مین
ہر اک کی پاس اکر جستجو کے
پہر آخر سوی یوسف اپنا رو کے

کمر مین جب کمر بند اوسکی پایا
پکڑ چور اپنا تب غوغا مچایا
کہا لوگو ذرا دیکھو تو انصاف
لگی چوری ہی اب کرنیکو اشراف

یہ گردون بیچ اوسکا زور ہیگا
بہتیجا کسکا ہی یہ چور ہیگا
زنون کی مکر کا کسکو ملال ہو
گئی لیکر بنا اوسکی یہ چور

علیہ السلام کا کنعان مین بخانۂ حضرت یعقوبؑ اور پرورش پانا پھوپھی کی سایۂ عاطفت مین

عجب ہی عشق کی رنگین بیانی — در فردوس رضوان اوسپہ کھولے — ہزاران گل کھلی ہین اسمین رنگین — عجب ہے حسن کی یہ گل فشانی
نہین یہ داستان ہیچ بوستان ہے — جو کوئی اس چمن کی گل کی بولے — تعجب جلوۂ سیر دوستان ہے
دل اپنا کھولکر ٹک سیر کرلے — گلون سے جیب و دامان اپنا بھرلے — کھو تم آدی اس گلشن مین گلچین
سنا یون راویون کے ہے زبانی — روایت مین نے ارشیرین بیانی — حسن یوسف و عشق زلیخا
پیمبر حق کے اورت کے رہبر — کہ کنعان شہر مین رہتے تھے یعقوب — جہان کی لاڈلی اللہ کے محبوب
بہت اوسپر عنایت تھی خدا کے — زن فرزند و جاہ و مال و دولت — خدا نے سب کیا اونکو عنایت
زمین پر رحم مادر سے گرا جب — زمین و آسمان روشن ہوا تب — اوجالا ہوگیا ساری نگر مین
دو حصہ سارے عالم کو ملا ہے — اوسی حصون سے اپنے دلکی اندر — فقط یوسف نی اوسمے چار پایا
عجب شک پر ہے حسن خداداد — کہ خود بھی دیکھکر جسکو تھرایا — کرو یوسف کے صورت کو تصور
عیان اوسکی ہوا صورتین آکی — نمونہ ساری قدرت کا خدا کی — کہ آتی ہی نظر مجھکو خدائی
فرشتے غش ہوے دیکھے جو اوسکو — عجب کچھ حسن تھا اللہ اللہ — کیا سجدہ وہین سر کو جھکاکر
وہ اوسکی بیچ آپ آکر سمایا — غرض یعقوب نے یوسف کو پایا — بلاگردان ہوئی اوسپر سراسر
اوسی مانے جو دیکھا ماہ تابان — ہوئی سو جان سے اوسپہ قربان — بلائی لی کی ہر دم اوسپہ مرتے
جب اوسنے شیر سی لب اوسکا دھویا — نہین اک پل جدا نظر اوسکی تھی — ستارے جسکو دیکھین چور چورے
ہوا پیدا جو یوسف آرزو کا — جڑاؤ پالنا مقیشے ڈورے — جڑاؤ مینی کاری و طلا کا
ملائک پالنا اگر جھلاتے — فرشتی اوس فرشتی کو جھلاتے — کیا قرآن کی صورت تب حاصل
دیا تب نیل کا ماتھی پہ ٹیکا — کہ چشم بد کسے کی نہ لگے آ — جدا یوسف سے وہ اک پل نہ ہوتے
جلاتی دم بدم اسپند لاکر — تصدق ہر گھڑی ہوتے تھی اگر — تو لی طوطی نی تب اوہ بیابان
کبھی ہتا وہ دلبر پالنی پر — کبھی ماں باپ کے گودی کی اندر — اوسے نیشکر نے شہر چھوڑا
گرا پانی مین جا کر شکر و قند — ہوئی حیرت سے مصر کے زبان بند — جب اوسنے شہد کی لذت توڑا

عجب تنہائی مین دل تھا مرا شاد — جہان کہنہ سے جس وقت آزاد — خیال آیا یہ تنہائی کا عالم — عجب کچھ ہیگا زیبائی کا عالم

صفائی کی جو مجلس تھے وہان پر — فقط اک شمع محفل تھے وہان پر — گئی پروانے اوسکی گرد بیتاب — پڑی دل بیچ اونکی شمع کی تاب

کہا دل مین کہ شمع شب افروز — رفیقون سے جہان کے ہی یہ دلسوز — رفیق بزم گر مجکو ہوس ہے — رفاقت کی لیی اک شمع بس ہے

عجب دلسوز ہے اور یار غمخوار — سراپا مین کٹری تا صبح بیدار — جلا کر آپ کو روشن کری گھر — نہ آوی شرم سی پردے کی باہر

عجب ہے موم دل پر دیکے یہ سات — کہ کٹ جاتے ہے سن گلگیر کی بات — ولیکن جس کا ہے اور اسرار — کہ ہو تا حسن پردے سے نمودار

جہان پر ہو وے اوسکا عکس انداز — وہان پر عشق کا ظاہر ہی اعجاز — وہ پروانون کی بیتابی نظر کر — کہا مین دل مین اپنے ہو کی مضطر

عجب یہ عشق سی حیران ہوا ہے — کہ جسے دنیا اسی آسان ہوا ہے — جلایہ عشق کا سمجھا جو انداز — دلی اس سے نہ آئی ایک آواز

عجب یہ عشق دیکھو کارگری — کہ پنچھے اور پکھیرو کو اثر ہے — نہو وی عشق جس کے دل کی آنی — بلاشک جانور سے ہی وہ کمتر

ہوا واقف جو مین راز نہان سے — کیا بیخود مجھے دونون جہان سے — ہوئی تب آرزو یون ناگہانے — کہ کہیے عشق کی کوئے کہانے

ہر اک معشوق عاشق کی خیالات — وہین دل بیچ گذری عشق کی بات — ولیکن قصہ عشق زلیخا — ہر اک قصے سے تیر دلکو بھایا

کہ ہندے کیجے یہ رنگین کہانی — جہان مین چھوڑے اپنی نشانی — کہ خاص و عام سمجھین جسکو کہار — کھلے اس عشق کا ہر اک پہ اسرار

مگر ہو عشق سی کوئے دیوانہ — لگی عشقو کا اوسکو تازیانہ — ہزاران آفرین بر روح جاوے — یہ قصے کو کیا جو اوسی نامے

مری جانب سے ارنیکو سرشتی — دعا یہ ہی کہ وہ مرد بہشتی — خدا سی مغفرت عقبی مین پاوے — کتاب اپنی لیی جنت مین جاوے

یہ قصے کی عجب کچھ غرد شان ہے — کہ جس قصے کا قرآن مین بیان ہے — خدا کی ہی پیمبر کے کہانے — یہ قصہ بیچ ہی فیض نہانے

جو کوئی کر یقین دل بیچ اکبار — سنے اس قصۂ رنگین کی اسرار — جو کچھ نیت کری وہ دل مین پاوے — خدا سی اوسکا مقصد بر آوے

جو کچھ مانگا خدا سے مین نے پایا — ہزاران شکر ہی اوس کبریا کا — جو قصے مین سخن ہی فوج در فوج — سخن کا ہیگا دریا موج در موج

ہر اک موجون مین ہے گوہر سمایا — سراپا عشق کا انداز ہے گا — ہر اک مصرع پہ طبیعے کی خیالات — ہر اک لفظون مین مرزونکی اشارات

اسی سمجھی جو اربس عشقون ور ہے — جسے رمزون اشارون کی خبر ہے — اسی ہو نیا ہی مین نے اجذ اکو — خدا سی مانگتا ہون اس عاکو

کہ ہووے ارجمند اب یہ جہان کا — ملے ہر اک کو فیض اس داستان کا — نگارے داستان کو ایکبار — بنا جلدی کری گی انتظار

کیا ہی عشق نے بیتاب دلکو — نہین اس سے زیادہ تاب دلکو

آغاز داستان تولد ہونا حضرت یوسف

سنو اے دوستون اس داستان کو — کرو تک سیر تم اس بوستان کو

ترا ہر ذرہ مین عشق اسمایا — ہر اک شی نے ترا جلوہ دکھایا — نمود ی آسمان مین گرتر انور — تو اکبا ری شوشی کی طرح چور

زمین پر گر نہین تیرا کرم ہو — تو وہ اکبار گی خاک عدم ہو — فلک قدرت سی تیری ہی معلق — زمین حکمت سے تیری ہی مطبق

جو دیکھا خوب از مہ تا بماہی — بجا ہی صرف تیری بادشاہی — تری ہستی کی پرتو سی یہ ہستی — تری ہستی کی لبتی ہی یہ ہستی

تو اپنا عشق میرا رہنما کر — مری اس درد دل کی تو دوا کر — ہوا یہ داغ دل ناسور ایسا — مشبک خانۂ زنبور جیسا

تو اپنی مہر کا مرہم لگا وے — مری اس درد دل کی تو دوا وے — کیا تو نے مرا اب لطف سی نام — تو اپنی لطف سے اب دے مرا کام

مین اپنا کام سونپا تجکو اکبار — شفاعت کا مرے احمد ہی مختار

نعت سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا جب عشق پیدا کاف و نون سے — قدم اپنا نکالا لاکب مکون سے

نگاہ اسکی طرف وہ دیکھنی جب — نظر آیا اوسی لوح و قلم تب — محمد کا وہ پیارا نام فی الفور — پہر اوسنی لوح کی اوپر جو کی غور

وہان نامون مین وہ نام معظم — لکھا تھا لوح کی اوپر مقدم — جب اوسکی شان پر اوسنی نظر کی — دوئی سب اپنی دل سی درگذر کی

ہوا اکبار گی دل بیچ وہ شاد — کیا وسواس سی دل اپنا آزاد — کہا دل مین ہوئے اب کارسازی — مری ہوویگے اس سے سرفرازی

قدم مین تہی مجھی یہ خاکدو سوا س — نجاتون جاؤن مین نیا مین کس کار — محمد اصر عدم سی مین جو آیا — محمد کو مین لائق اپنے پایا

محمد جب ہوا پیدا جہان مین — سرایت عشق نے کی اوسکی جان مین — دیا جب مہر مان نے اوسے شیر — کیا اوس شیر مین عشق اکی تاثیر

ہوئی جب عشق کی اوسکو مدد ات — شرافت سی ملی مہر نبوت — ہوا عشق الہی بیچ قائم — رہا شوق الہی مین وہ دائم

شرافت کیا کہین اوس مہر کی ہم — لکھا تھا اوسکی اوپر اسم اعظم — خدا سی اوسکو جو کچہ دسترس ہے — گواہ اسکا کلام اللہ بس ہے

بلند اسکا جو کچہ ہی تاج شاہی — شب معراج کی بس ہی گواہی — اگر توصیف اوسکی کیجی ادراک — تو بس تعریف اوسکی ہی گی لولاک

خدا کو جسکی ہی تعریف منظور — یہان انسان کا پہر کیا ہی مقدور — ملی جب قرب باز و سے — نبی سنے نور پایا تب ہی سے

ہوئی سرسائی دین کے اشکارا — ہوا گہر دین کا آباد سارا — وہ تھا معصوم اوسکی آل ابرار — درود اب اوسکی پر اولاد و انصار

محمد دین کے پاکیزہ گہر تھے — اور اوسکے آل اوسکی بارہ در تھے — نبی کی آل اوپر وارجانا — اسی بارہ در سے پار جانا

جو ہین اصحاب حضرت کی فدائے — ہی راضی جنسے محبوب الہے — ثنا مین اونکے گذری صبح اور شام — زبان حال سی بس یہ رہی کام

عجب مین ایک شب بیٹھا تھا دل مین — جہان کے سب علاقے دل سی کر دور — نہ اپنا کوئی تھا نہ غیر کا ذکر

نہ دل مین غم نہ خاطر بیچ کچہ فکر

سبب تالیف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی عشق سی اپنی تو کر شاد — مرا دل کر ترا اپنا عشق آباد — عناصر کی یہ میری ہی جو ہستی — بسا تو عشق کی اس بیچ بستی

نکال اب راہ ہمین چاک دل سے — بنا دو گمان و وہم آب و گل سے — خط باطل مرے دل سی مٹا دے — تو اپنی حسن کا جلوہ دکھا دے

مثال شمع کر داغ جگر کو — منور کر مرے دل کی نگر کو — پڑی دلمین مرے ایسا ترا نور — کہ خاکستر یہ دل ہو صورت طور

ہوس مٹ جا دل سی ماسوا کی — رہی باقی ہوا تیرے بقا کی — زبان منصور سی میرے روان ہو — سخن دل کا زبان اوپر عیان ہو

نہ غم اپنا رہی نہ دار کا ڈر — انا الحق کے سوا اللہ اکبر — مجھے کر عشق سی اپنی سرافراز — کہ ہو جاوے خرد یہ پائے انداز

جنون ایسا گریبان کیر ہووے — کہ ہر دم طالب زنجیر ہووے — گریبان چاک ہووے تا بدامان — مین دیکھون عشق مین تیری بیابان

پیالہ بیخودی کا تو پلا دے — تماشا اپنی قدرت کا دکھا دے — دکھایا تو نے موسی کو در انور — رہا بیہوش خاکستر ہوا طور

تری جلوی سی ابراہیم ادہم — فقیری مین رہا خوشوقت و خرم — پڑا پرتو ترا آبو علے پر — ہوا آزاد و سرمست و قلندر

تری اس عشق سی بہلول دانا — ہوا دانائی چھوڑا اپنی دیوانہ — خرابی تر ا ہو شمس تبریز — کیا جام تعشق اپنا لبریز

ہوا تجھ عشق سے محمود مسعود — کیا حسن ایاز اپنا وہ مقصود — جو یوسف نی ترا یہ جلوہ پایا — زلیخا کو دیوانہ تب بنایا

ہوا ہے عشق تیرا آ مقابل — ہوا مجنون کا دل لیلی کا محمل — تری اس عشق سی اکبار فرہاد — کی اپنی جان شیرین اوسنی بر باد

جو پروانے نے تیرا عشق پایا — گرا آ شمع پر جی کو گنوایا — دیوانی عشق مین تیرے ہو بلبل — ہوئی حیرت سے مائل بر رخ گل

تمنا ہی عشق مین مغز سخن خیز — ہوا گلبانگ عشرت سے شکر ریز — کیا عشق آ کی نیلوفر مین تاثیر — رہا وہ دیکھکر سورج کے تصویر

Gaikwad Library

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمن و زمان

نیرنگ عشق

مطبع نامی منشی نولکشور میں مزین ہو کر طبع ہوئی

INDIAN INSTITUTE

Zulaikhā Urdū.

D
15-E-75-
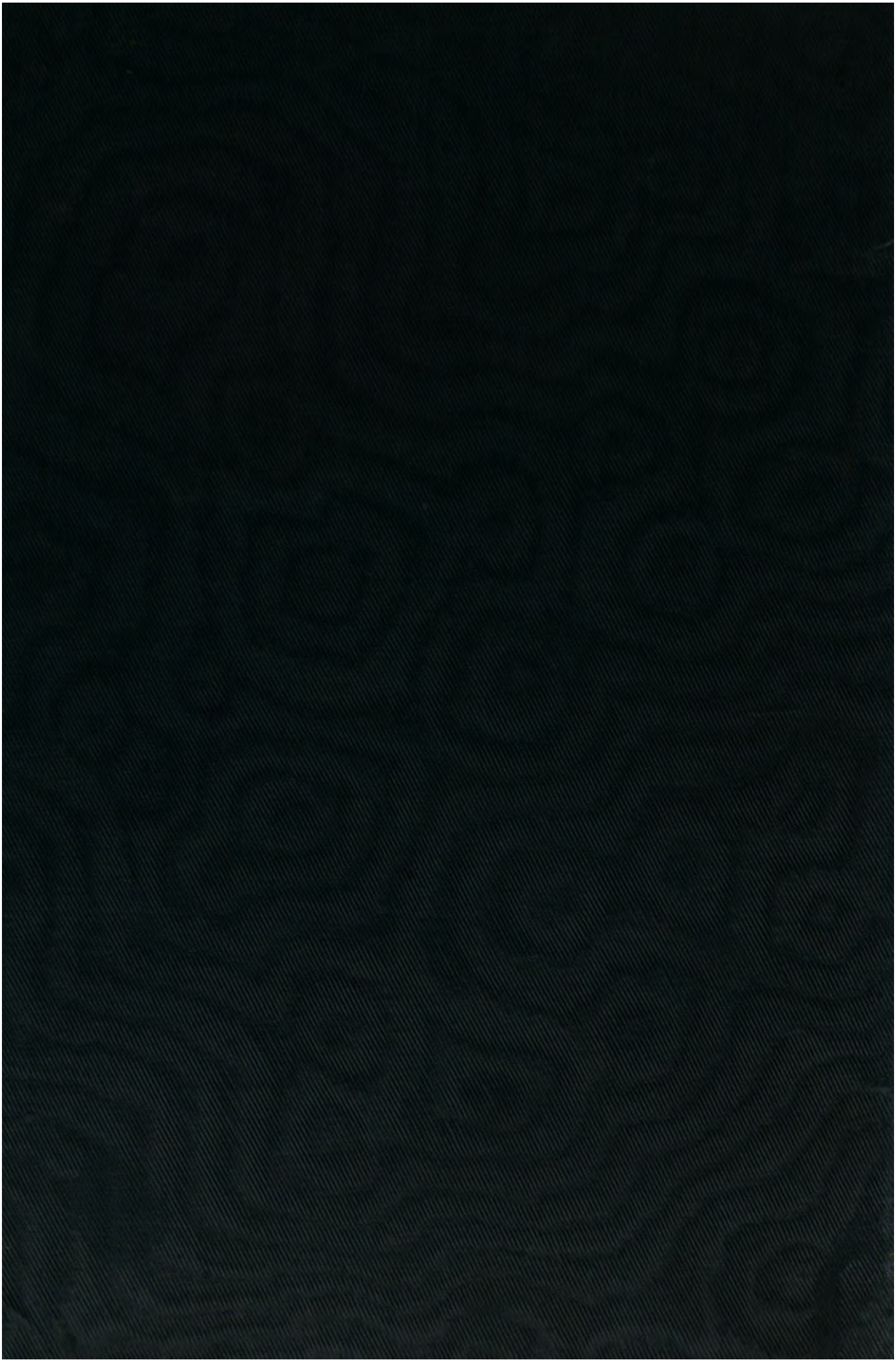
Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.